توضروری
از مکینہ شیخ

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

تو ضروری

از قلم: مکینہ شیخ

"توضروری" کہانی ہے ایک ایسی دوستی کی جس میں محبت نے اپنی جگہ ایسے بنائی کہ خود کردار بھی اس میں الجھ کر رہ گئے یہ کہانی ہے ایک ایسے خاندان کی جس کے ہر فرد میں آپس میں صرف محبت اور خلوص کی گنجائش ہے مگر کہتے ہیں نہ انسان اپنی راہ خود چنتا ہے اور خاندان کا ہر فرد مختلف ہوتا ہے اس کہانی میں جہاں ہر کوئی محبت میں قربان ہونے کو تیار ہے وہی ایک شخص اپنی حسد میں کسی کو بھی قربان کرنے کو تیار ہے۔اس محبت اور حسد کی جنگ میں نقصان کس فرد کا کتنا گہرا ہو گا جاننے کے لئے پڑھیے "توضروری"۔

بارش پوری آب وتاب سے برس رہی تھی۔ بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج ایسی تھی کے دل سہم جائیں۔ یہ ایک سڑک کا منظر تھا جہاں تاریکی نے اپنا جال بچھایا ہوا تھا۔ اس سڑک کے ایک طرف جنگل تھا گھنا اور اندھیر، رات کہ اس پہر بارش کہ قطرے پتوں سے ٹکرا کر ایک الگ ہی شور برپا کر رہے تھے۔ سڑک کے دوسری جانب ایک گھر تھا جس کا بیرونی منظر اندھیرے کہ باعث صاف دکھائی نہ دیتا تھا۔ مگر یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ گھر کافی وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس محل نما گھر کا اندرونی منظر بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ پورا گھر اندھیرے کی سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ ایک کمرے سے کسی کے چلانے کی آواز آئی تھی وہاں کوئی تھا۔ کون۔۔۔؟؟ ریوالونگ چیئر پر کوئی شخص بیٹھا تھا۔ جو فون پر مسلسل کسی کو سختی سے ہدایت جاری کر رہا تھا۔ کمرے کی کھڑکیاں بند تھی۔ بارش کے قطرے کھڑکیوں پر گرتے ایک آواز پیدا کر رہے تھے۔ مگر کھڑکیوں کے پردے برابر ہونے کی وجہ سے وہ شور اندر داخل نہیں ہو پا رہا تھا۔ کمرہ بھی مکمل تاریک تھا۔ ریوالونگ چیئر پر

بیٹھے شخص کہ ایکاہاتھ میں فون تھاجبکہ دوسرے ہاتھ میں سگریٹ۔جس سے وہ وقفہ وقفہ سے گہرا کش لے کر دھوئیں کو فضامیں چھوڑ رہاتھا۔اور فضاء میں پھیلی سگریٹ کی بواس بات کااندازہ لگانے کیلیئے کافی تھی کہ یہ کام وہ بہت دیر سے انجام دے رہاہے۔سگریٹ کا کوئی شعلہ جلتاتوایک اندیکھی سی روشنی پیدا کرتااس اندھیر ماحول میں اس شخص کا چہرہ تو دکھائی نہ دیتاتھا مگراسکی آواز سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھاکہ وہ شدید غصے میں ہے فون پر وہ مسلسل کسی پر چلارہاتھااور پھر یکدم ہی وہ شخص ریوالونگ چیئر سے اٹھااور ہاتھ میں موجود فون پوری شدت سے سامنے دیوار پر دے مارااور ساتھ ہی ساتھ وہ پوری شدت سے چلایاتھا"ایک بار پھر۔۔۔۔۔ایک بار پھر تم میرے ہاتھ سے نکل گئی"۔

ساری لڑکیاں لاؤنج میں بیٹھیں ابراہیم کی شادی کے فنکشنز کی تیاریوں اور اپنے اپنے کپڑوں کے انتخابات میں مصروف تھیں تب ہی شارق بھاگتا ہوا لاؤنج میں آیا وہ چیخ رہا تھا "بھئی بچاؤ، بھئی بچاؤ، بھئی بچاؤ، بھئی بچاؤ کاکروچ آگیا، کاکروچ آگیا،" اور سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ساری لڑکیاں وہاں سے غائب ہو چکیں تھیں۔ اور اسی وقت ایک بھاری مردانہ آواز پورے لاؤنج میں گونجی تھی "یہ کیسا شور ہے؟؟" ایک دراز قد، کسرتی جسامت اور گندمی رنگت کا مالک بلیک ڈریس پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے اپنا کوٹ ہاتھ میں لئے، بالوں کو پیچھے جیل سے سیٹ کیے، وہاں کھڑا تھا اسکی شخصیت میں ایک الگ سا رعب اور چہرے پر کشش تھی۔

جب ہی پیچھے سے ارمان کی آواز آئی تھی۔ "کچھ نہیں شاہزین یہ شور تو صرف ہم نے لڑکیوں کو یہاں سے ہٹانے کے لیے پیدا کیا تھا اور ہمارے اس کام کو شارق نے بہت اچھے سے انجام دیا شاباش میرے شیر۔۔"

"کیا میں جان سکتا ہوں یہ شور پیدا کیوں کیا گیا تھا؟"

"جی جی شاہزین میرے بھائی میں بتاتا ہوں۔"اس بار جواب ارسلان کی طرف سے آیا تھا۔

"دراصل بات یہ ہے کہ یہ لڑکیاں سارا سارا دن لاؤنج میں ڈیرہ ڈالے بیٹھیں رہتی ہیں ہمیں بھی تو انجوائے کرنے کا موقع ملنا چاہیئے نہ آخر ہمارے بھائی کی بھی تو شادی ہے۔تو اب یہ ہمارا انجوائے کرنے کا ٹائم ہے"اور اسی بات پر سارے لڑکے زور سے چیخیں تھے "چلیں بھائی اب آپ آ ہی گئے ہیں تو پھر اب ہمارا ہی ساتھ دے دیں۔"پندرہ سالہ شارق بولا۔

"نہیں آج نہیں مجھے ابھی بہت ضروری پریزنٹیشن بنانی ہے ابراہیم کہ ساتھ مل کر اسی لیے گھر جلدی آیا ہوں تم لوگ انجوائے کرو۔۔۔اور ہاں ارمان حیات کدھر ہے؟" بھائی وہ اپنے کمرے میں یونیورسٹی کا اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی اب تک تو مکمل ہو گیا ہو گا شاید اور اس نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا ہے تین بج رہے ہیں کہہ رہی تھی کام مکمل کر کے ہی کھائے گی۔

"چلو ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔"

فواد شاہ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، سب سے بڑے بیٹے ارباز شاہ جن کی بیوی کا نام طاہرہ تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے، شاہزین اور ارمان۔

دوسرے بھائی کا نام بلال شاہ تھا، جن کی بیوی کا نام سمیرہ تھا اور اُنکی ایک ہی بیٹی تھی، حیات فاطمہ۔

اور تیسرے بھائی کا نام تھا وجدان شاہ اور انکی بیوی کا نام زنیرہ تھا اور انکے تین بیٹے تھے ابراہیم، ارسلان اور شارق۔

www.novelsclubb.com

بڑی بیٹی کا نام فاطمہ تھا جن کی ایک بیٹی تھی سارہ۔

اور چھوٹی بیٹی کا نام تھا سمینہ جن کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا بڑی بیٹی زینب، دوسرا بیٹا جنید اور چھوٹی بیٹی منہل۔۔۔

شاہزین نے دروازے پر دستک دی تھی۔"حیات کیا میں اندر آسکتا ہوں؟"

اندر سے کسی کی مدھم سی آواز آئی تھی۔"یَس کم اِن زین".

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ کمرے کی حالت دیکھ کر فکر مند ہوا تھا کمرہ بری طرح بکھرا ہوا تھا اور ایک خوبصورت سی لڑکی جس کا رنگ صاف تھا بے حد صاف اور آنکھیں گرے رنگ کی تھیں انتہائی نازک سے وجود کے ساتھ وہ بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ اور سادہ سے حلیے میں بھی انتہائی حسین واقعہ ہوتی تھی جواب گود میں رکھی کتابوں کے صفحات کو پلٹنے میں مصروف تھی۔

"کیا ہو گیا ہے حیات کچھ پریشان لگ رہی ہو اور روم ایسے بکھرا ہوا کیوں ہے تمہارا؟"

شاہزین نے بات کا آغاز کیا تھا۔

حیات نے گود میں پڑی کتابوں کو بند کیا تھا۔"میں سامنے بک شیلف سے کچھ بکس ڈھونڈ رہی تھی بے دھیانی میں میرا ہاتھ لگا اور بکس گر گئی اور پریشانی میں سب سیٹ کرے بنا ہی کام کرنے بیٹھ گئی میں، کل اسائیمنٹ سبمٹ کروانے کا آخری دن ہے اور میرا بہت سارہ کام رہتا ہے۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں زین؟ مجھے پہلے سے تیاری کر کے رکھنی چاہیئے تھی مگر روز شادی کی تیاریوں کے سلسلے میں کہیں نہ کہیں شاپنگ کے لیے مجھے جانا پڑتا ہے آخر گھر کی اکلوتی بیٹی ہوں نہ، لیکن مجھے مینیج کرنا چاہیئے تھا اپنے اسائیمنٹ کو بھی کسی طرح اور میں نے نہیں کیا اسلیئے اب خود پر آیا غصہ ان تکیوں اور بے جان چیزوں پر نکال رہی ہوں۔"وہ واقعی بہت پریشان ہو رہی تھی،اور اسے پریشان دیکھ کر کوئی اس سے زیادہ پریشان ہو چکا تھا۔

"اب پریشان ہونے کے بجائے جلدی سے کھڑی ہو جاؤ پہلے ہم لنچ کرینگے اور پھر میں خود تمہاری ہیلپ کرونگا اس اسائیمنٹ کو مکمل کرانے میں چلو شاباش اب ہم لنچ کرینگے جب تک زینت تمہارا روم صاف کر دے گی۔"

ڈائینگ روم میں داخل ہوتے ہی زینت انہیں کچن سے باہر نکلتی ہوئی دکھی تھی۔

"زینت" شاہزین کی اس بات پر زینت ان دونوں کے پاس آچکی تھی۔

"جی شاہزین صاحب۔"

"امی سے کہہ دو پلیز کہ ہم دونوں کا لنچ لگادیں ہم ویٹ کر رہے ہیں اور حیات کا روم جا کر تم صاف کر دو"

"جی ٹھیک ہے۔" وہ جواب دے کر جا چکی تھی۔

اور وہ دونوں میز پر آمنے سامنے بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

اچھا زین آج آپ جلدی کیوں آگئے آفس سے؟

"دراصل مجھے ایک امپورٹینٹ پریزنٹیشن بنانی تھی ابراھیم کے ساتھ مل کر اور شادی کی وجہ سے کچھ ڈیز سے وہ آ بھی نہیں پا رہا آفس تو میں نے سوچا گھر جا کر ہی بنالو نگا اس کے ساتھ بیٹھ کر۔"

www.novelsclubb.com

"اوا چھا یعنی آپ کام سے آئے تھے چلیں ٹھیک ہے آپ پہلے اپنا کام کر لیجئے گا پھر آپ میری مدد کروانے آیئے گا."

"نہیں پہلے تمہارا اسایئنمنٹ کمپلیٹ کرے گے میں اپنا کام بعد میں کر لو نگا." وہ جانتا تھا کے حیات کے اسایئنمنٹ میں بہت وقت لگے گا اور اسے اپنی پریزنٹیشن بھی صبح 9 بجے سے پہلے پہلے تیار کرنی تھی جس کے لیے اسے پوری رات جاگنا پڑے گا لیکن حیات کی پریشانی کے آگے شاہزین کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہتا تھا۔

شاہزین نے اسکے ساتھ مل کر اسکا اسایئنمنٹ مکمل کروادیا اب وہ کمرے میں آکر بیٹھا تھا رات کے گیارہ بج رہے تھے شاہزین کے بولنے پر ابراھیم پریزنٹیشن پر کام کرنے بیٹھا ہی تھا کہ اسے اس کے دوست ساتھ شاپنگ پر لے جانے آگئے تھے پریزنٹیشن بناتے بناتے 5 بج گئے تھے وہ جب صبح سو کر اٹھا تو 8:30 بج رہے تھے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا وہ تیزی سے باہر جارہا تھا کہ موبائل میں میسج کی ٹیون بجی تیزی سے چلتے قدم رکے تھے جب موبائل اسکرین پر حیات کا میسج لکھا آرہا تھا

www.novelsclubb.com

"میں ارسلان کے ساتھ کالج جارہی ہوں آپ کو میری وجہ سے اپنا کام رات جاگ کر کرنا پڑھا صبح اسی لیے تائی امی کو آپکو اٹھانے سے انکار کر دیا تھا میں نے، چھٹی میں آپکا انتظار کرونگی بیسٹ آف لک فور یور پریزنٹیشن مجھے پکا یقین ہے یہ ڈیل آپکو ہی ملے گی."

میسج دیکھ کر شاہزین اطمینان سے مسکرایا تھا۔۔۔

گھر کی عورتیں کسی نہ کسی کام میں مصروف تھیں گھر میں شور و گل کا سماں تھا کیونکہ آج سمینہ اور فاطمہ پھوپھو بھی اپنے بچوں کے ساتھ آئی ہوئی تھیں

سارے بچے مل کر شادی کی پلیننگز میں مصروف تھے اتنی دیر میں ارمان سب کو انتظار کرنے کا کہہ کر غائب ھو گیا تھا اور ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ اپنے گلے میں ڈھول ڈالے آیا تھا جسے وہ بنا رکے بجا رہا تھا ڈھول کو دیکھتے ہی یکدم سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے ناچنے کے لیے، ارمان ڈھول بجا بجا کر تھک چکا تھا اس نے ارسلان کے گلے میں ڈھول ڈال کر اسے بجانے کا کہا اور سارہ کی طرف اپنا رخ موڑا تھا۔ "چلو ارسلان ڈھول بجاؤ اب سارہ کی باری ہے ڈانس کرنے کی کیونکہ سب نے تو ڈانس کر لیا اب تو صرف سارہ ہی رہ گئی ہے، ارے

تم تو ہماری پیاری فاطمہ پھوپھو کی اکلوتی زہریلی او! میرا مطلب پیاری بیٹی ہو تو چلو پھر ارسلان بجاؤ اب کرے گی یہ ناگن ڈانس شروع ہو جاؤ یار چلو۔"

"میں تمہیں ناگن لگتی ہوں جو مجھ سے ناگن ڈانس کروانا چاہتے ہو۔"

"ارے نہیں، نہیں ناگن لگتی تو نہیں ہو ارمان اس کے چہرے کا جائزہ لے کر بولا پر ہاں سب کو ڈسنے کے لیے ہمیشہ تیار ضرور رہتی ہو۔" ارمان کی اس بات پر لاونج میں کھڑے ہر وجود نے باآواز بلند قہقہہ لگایا تھا.

"کیوں تنگ کرتے ہو اسے اتنا" ارمان لاؤنج میں آتی ہوئی آواز پر چونکا، "ارے سمیرا چاچی وہ خود بھی تو منہ بنائے رکھتی ہے نہ، اچھا یہ سب چھوڑے مجھے یہ بتائے کہ آج لنچ کے لیے کیا بن رہا ہے؟"

"آج تمہاری سمینہ پھوپھو تم سب کی فیورٹ تکہ بریانی بنا رہی ہے چلو اب یہ شور شرابہ بند کرو اور شاہزین کو کال کر کے پوچھو کے وہ حیات فاطمہ کو یونیورسٹی سے لینے جا سکے گا یہ نہیں کیونکہ اسکی ضروری میٹنگ تھی آج آگر وہ بزی ہو تو جاؤ پھر تم حیات فاطمہ کو جا کر لے آؤ."

"ٹھیک ہے میری پیاری چاچی میں ابھی کال کر کے آتا ہوں۔"

فون کٹ کرنے کے بعد ارمان نے سیڑھیوں سے ہی کھڑے ہو کر زور سے اپنی چاچی کو مخاطب کیا تھا۔

"زنیرہ چاچی سمیرہ چاچی سے پلیز کہہ دیجئے گا کہ شاہزین بھائی حیات کو یونیورسٹی سے پک کر لینگے خود۔"

یہ بات وہاں کھڑے ایک اور وجود نے سنی تھی جسے یہ بات سخت ناگوار گزری تھی اور ارمان اس بات کو محسوس کر چکا تھا اور اسے چھیڑنا اس نے اپنا فرض سمجھا تھا۔

"کیا ہوا سارہ کہیں تم وہاں جم تو نہیں گئی؟ اگر میری مدد کی ضرورت ہے تو بتاؤ میں آگ لگا کر یہ برف پگھلا سکتا ہوں کیونکہ ابھی تو پاؤں جمے ہیں اگر یہ برف دماغ تک پہنچ گئی تو تم مذاق مذاق میں ماری نہ جاؤ کہیں۔"

www.novelsclubb.com

سارہ نے شدید غصے سے لب بھینچے تھے اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ ارمان وہاں سے بھاگ چکا تھا۔

ارمان اس تیزی سے بھاگ رہا تھا کہ اسے اندازا ہی نہ ہوا کہ سامنے سے زینب ہاتھ میں اپنا ناول لیے اپنے خوابوں میں کھوئی چلی آرہی تھی اور چند سیکنڈ میں ایک چھوٹا سا ٹکراؤ دار دھماکا ہوا تھا ارمان اور زینب زمین بوس ہو چکے تھے لیکن جس کا نقصان سب سے زیادہ ہوا تھا وہ تھی بے جان ناول کی کتاب جو اڑ کر پاس پڑے پانی کے ڈرم میں جا چکی تھی ارمان فوراً اٹھ کر زینب کی طرف بڑھا زینب کی طرف ہاتھ بڑھا کر وہ فکر مندی سے پوچھنے ہی لگا تھا کہ تم ٹھیک ہو کہ اس کہ الفاظ پورے کرنے سے پہلے ہی زینب چیختے ہوئے کھڑی ہوئی۔

"یااللہ! میرے فیورٹ ناول کی بک کدھر چلی گئی ڈھونڈو اسے۔"

ارمان جو کہ اس کتاب کو اڑتا ہوا جا کر ڈرم میں گرتا دیکھ چکا تھا مگر زینب کی اس کتاب کے لئے محبت دیکھ کر وہ سکتے میں آچکا تھا اور بس اس ڈرم پر آنکھیں ٹکائے کھڑا تھا اس کی آنکھوں کے تعاقب میں جب زینب نے آگے جا کر دیکھا تو وہ صرف اتنا ہی کہ سکی۔

"میرا فیورٹ ناول تھا یہ" ارمان نے بات کو آگے بڑھایا۔"جو کہ اب اس پانی میں غوطے کھا کھا کر ڈوب چکا ہے تم نے اسے تیرنا کیوں نہیں سکھایا یار؟" یہ کہتے ہوئے وہ جیسے ہی پیچھے پلٹا زینب کی آنکھوں سے بہتے آنسوں اسے اپنے دل میں گرتے محسوس ہوئے.

"اچھا تم رو کیوں رہی ہوں؟ آئی ایم سوری پلیز اب یہ آنسوؤں کو صاف کرو مجھے ناول کا نام بتاؤ میں تمھیں آج کے دن ہی دوسرا لا دونگا." وہ اسے روتا دیکھ کر واقعی پریشان ہو گیا تھا.

زینبِ نے اسکی بات سن کر آنسوں صاف کیے "کیا تم سچ میں مجھے لا دو گے دوسرا ناول۔"

ارمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا تو مجھے دو اور ناول چاہیئے تھے لیکن شادی کی مصروفیات کی وجہ سے جا نہیں پا رہی تھی تو ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی لا دینا پلیز۔"

"جی آپ کے لیے تو ہم پوری لائیبریری لا سکتے ہیں تین ناولز کیا چیز ہیں لیکن اس کے لیے آپ کو میرے ساتھ چلنا پڑھے گا کیونکہ مجھے ناولز کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"چلو ٹھیک ہے پھر ہم لنچ کے بعد چلے گے۔"

"حیات مجھے پہنچنے میں دس منٹ لگے گے کیونکہ راستے میں تھوڑا ٹریفک ہے تم یونیورسٹی میں ہی انتظار کرنا میرا باہر مت نکلنا اوکے."

سامنے سے "اوکے زین" کہہ کر حیات فون رکھ چکی تھی۔

"دس منٹ تو ہونے والے ہیں چلو جب تک باہر نکلوں گی زین پہنچ جائینگے" وہ خود سے بات کرتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر پہنچ کر وہ اِدھر اُدھر زین کی تلاش میں دیکھ ہی رہی تھی کہ بائیک پر دو لڑکے اس کے پاس آکر رکے۔

"کیا ہوا بے بی ڈول ہم گھر چھوڑ دیں کیا؟"

آگے بیٹھے ہوئے لڑکے نے خباثت بھرے لہجے سے کہا جس پر پیچھے بیٹھے ہوئے لڑکے نے زوردار قہقہہ لگایا.

کچھ پل یونہی وہ اسے پریشان کرتے رہے تھے کہ دفعتاً آگے بیٹھے شخص نے ٹھٹھک کر اپنی دائیں جانب دیکھا جہاں ایک چھ فٹ کا لڑکا اس کا گریبان دبوچے کھڑا تھا اور چند سیکنڈز میں وہ اسے اپنے زوردار مکے سے زمین بوس کر چکا تھا بائیک کے گرنے کی وجہ سے اس کا دوسرا دوست بھی گر چکا تھا۔

"تم ٹھیک ہو حیات تمہیں منع کیا تھا نہ جب تک میں نہ پہنچو باہر مت آنا کیوں آئی تم باہر سنتی کیوں نہیں ہو تم میری بات، چلو تم گاڑی میں بیٹھو میں ابھی آیا." وہ اسے گاڑی کے دروازے کی طرف جانے کا اشارہ کرتا ہوا بولا.

وہ شدید غصے میں تھا حیات جانتی تھی کہ وہ اسے بٹھا کر ان لڑکوں کی طرف جائے گا جو بائیک پیروں پر گرنے کی وجہ سے اب تک وہی پڑے تھے اور وہاں کھڑے کوئی لوگ لڑائی میں نہیں پڑنا چاہتے تھے مگر ایک شخص پولیس کو فون کر چکا تھا۔

"زین پلیز چھوڑے انہیں چلتے ہیں یہاں سے حیات نے بمشکل بولا."

"تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے حیات۔" شاہزین نے بے حد نرم لہجے میں اسے اطمینان دلانے کی کوشش کی تھی۔

"ہم بس ابھی دس منٹ میں چلتے ہیں تم یہ لو پانی پیو" اس نے گاڑی سے پانی کی بوتل اٹھا کر آگے کری تھی۔

"مگر یہ لوگ اپنے پیروں پر نہیں جا سکتے انکی ہمت کیسے ہوئی میری حیات کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی."

یہ بول کر وہ غصے میں انکی طرف بڑھا تھا اس نے بائیک کو اٹھا کر پٹکھنے کے سے انداز میں زمین پر گرایا تھا۔

"ہمت کیسے ہوئی تم لوگوں کی اسے تنگ کرنے کی." وہ غصے میں چیختا ہوا دونوں کو باری باری مارے جا رہا تھا مگر پانچ دس منٹ کے اندر اندر ہی پولیس وہاں پہنچ چکی تھی جس کی وجہ سے وہ لوگ زیادہ مار کھانے سے بچ گئے تھے یہ دیکھ کر حیات گاڑی سے باہر آ چکی تھی پولیس ان دونوں کو لے جا رہی تھی حیات شاہزین کو گاڑی میں لے جا چکی تھی۔

"آئی ایم سوری زین مجھے اپکی بات ماننی چاہیئے تھی دس منٹ ہونے والے تھے میں نے سوچا آپ پہنچنے والے ہو گے اسلیئے میں باہر نکل آئی تھی پلیز اب موڈ ٹھیک کر لے مجھ سے ناراض مت ہو نازین۔"

اس بات پر گاڑی روک کر شاہزین حیات کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"کیسے ہو سکتا ہوں میں تم سے ناراض حیات مگر تمہیں میرا انتظار کرنا چاہیے تھا نہ خدا نخواستہ اگر کچھ ہو جاتا تو، ناؤ پرومس می آئندہ تم ایسا نہیں کرو گی۔"

"اچھا ٹھیک ہیں نیکسٹ ٹائم نہیں ہو گا ایسا آئی پرومس اور ویسے بھی زین جیسے بیسٹ فرینڈ اور کزن کے ہوتے ہوئے حیات فاطمہ کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا."

اس بات پر وہ دونوں مسکرائے تھے۔

"اچھا اچھا یہ سب چھوڑے مجھے یہ بتائے کہ آج تو آپ کی میٹنگ تھی نہ اس کا کیا بنا مجھے امید ہے آپ کو ہی وہ ڈیل ملی ہو گی."

"صبح کسی نے بیسٹ آف لک کا میسج کیا تھا تو ڈیل تو مجھے ہی ملنی تھی نہ."

شاہزین مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

"کونگریٹولیشن زین اب ہمیں پارٹی کب مل رہی ہے یہ بتائے؟"

حیات ابرو اچکائے پوچھ رہی تھی۔

"آج رات ہی اس ڈیل کی خوشی میں گرینڈ پارٹی اور گنائیز کی ہے جس میں ہماری فیملی کے ساتھ ساتھ تمام بزنس فیلوز اور دوست احباب بھی شرکت کریں گے، اگلے ہفتے سے تو شادی کے فنکشنز شروع ہو جائینگے اور ابھی شادی کے لیے بھی بہت سی تیاریاں کرنا باقی ہیں اسی لیے پارٹی آج رات ہی ارینج کروالی ہے میں نے اور پھر شادی کی وجہ سے پاپا، اور دونوں چاچو بھی زیادہ تر مصروف رہ رہے ہیں تمہیں تو پتہ ہی ہے جس کی وجہ سے بزنس کا بھی کام زیادہ تر مجھے دیکھنا پڑ رہا ہے پر خیر دو، تین ہفتوں کی بات ہے مینیج ہو جائے گا."

وہ گاڑی چلاتے ہوئے بول رہا تھا

اسی دوران حیات کو ایک بات یاد آئی تھی، "یہ سب کرنے میں تو آپ ماہر ہیں اور باآسانی سب کر بھی لینگے لیکن یہ بتائے ابھی شادی کی تیاریوں سے مجھے یاد آیا آپ نے اپنی شاپنگ کی ہے شادی کی زین؟"

www.novelsclubb.com

حیات اپنا رخ موڑے اسے دیکھ رہی تھی اس بات پر زین کو خاموش پا کر وہ سمجھ گئی تھی کہ اسکا خیال سہی تھا۔

"مجھے یقین تھا کہ آپ سارے کاموں کے بیچ اپنی شاپنگ کرنا بھول چکے ہونگے."

باتیں کرتے کرتے وہ کب گھر پہنچ گئے تھے انہیں اندازہ ہی نہ ہوا۔

"کل ہم ساتھ چلینگے آپ کی شاپنگ کے لیے."

سامنے سے صرف دو الفاظ میں جواب آیا تھا ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ، "جو حکم" وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے اتر چکی تھی۔

لنچ کا وقت تھا سارے گھر والے ڈائننگ ہال میں جمع تھے اور ینگ جنریشن کی خوش گپیوں کا سلسلہ بھی عروج پر تھا اتنے میں ارمان کی آواز آئی تھی۔

"پھوپھو آج تو بتا ہی دیں کہاں سے بنانا سیکھی اتنی لزیز تکہ بریانی قسم سے اب تو لگ رہا ہے کہ اگر اور کھائی تو میرا پیٹ پھٹ جائے گا اس بریانی کہ چکر میں کسی کا انتظار کرے بِنا ہی

سب سے پہلے کھانے بیٹھ گیا تھا لیکن دل نہیں بھر رہا پیچ میں اور سب ذرا ہاتھ ہولا رکھنا کیونکہ رات کو بھی میں یہی بریانی کھاونگا ختم نہیں ہونی چاہیے۔"

ارمان بریانی کی ٹرے کو دیکھتا ہوا بول رہا تھا۔

"اچھا ارمان تم پارٹی میں نہیں چلوگے ہم سب کے ساتھ یہاں بریانی کھاؤ گے گھر میں رہ کر؟"

ابراھیم کی اس بات پر سب مسکرائے تھے۔

"او میں تو بھول ہی گیا تھا پارٹی کے بارے میں، اچھا ہوا یاد دلایا لیکن کوئی بات نہیں وہاں سے آکر ہو سکتا ہے بھوک لگ جائے دوبارہ۔"

ارمان کی بات پر سب ایک بار پھر مسکرا دیے تھے۔

اس سے پہلے ارمان اور کچھ بولتا ارباز شاہ اپنی بات کا آغاز کر چکے تھے۔

"پورا دن تم ادھر اُدھر بھٹکتے رہتے ہو کچھ بھائی کا آفس میں ہاتھ ہی بٹا دیا کرو دیکھو کتنا برڈن ہو گیا ہے اس پر آفس کا ہم تینوں بھائی بھی آج کل وقت نہیں نکال پا رہے بزنس کے لیے۔"

اس بات پر ارسلان فوراً سے بات کے بیچ میں کودا تھا کیونکہ وہ جانتا نہیں تھا کہ ایسا کر کہ وہ اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار رہا ہے۔

"ہاں ارمان تمہیں شاہزین کا ہاتھ بٹانا چاہیے وہ بچارے اکیلے کتنا بوجھ اٹھائے گے بزنس کا۔"

ارسلان کی بات پوری سننے سے پہلے ہی ارباز شاہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"ارسلان ارمان کی ٹانگ کھینچنے سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم کیا کرتے رہتے ہو پورا دن تم دونوں ہی فارغ ہوتے ہو آج کل لاسٹ منتھ ہی تم دونوں کے ماسٹرز کے پیپرز ہوئے ہیں اب تو یونیورسٹی بھی نہیں ہے تم دونوں کی لیکن بس تم دونوں پورا دن گھر میں ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہو اور کوئی کام نہیں ہے تم دونوں کا ہی, تم دونوں کی عمر میں ابراھیم اور شاہزین ہم تینوں بھائیوں کا آدھا بوجھ کم کر چکے تھے۔"

اس بات پر وجدان شاہ اور بلال شاہ دونوں ہی شاہزین اور ابراھیم کو سراہنے لگے تھے۔

"اور اس بار تو شاہزین نے اکیلے ہی محنت کر کے یہ ڈیل حاصل کری ہے ماشاءاللہ، وی آر پراوڈ آف یو مائے سَن."، وجدان شاہ نے بات میں اضافہ کیا تھا۔

سب باری باری شاہزین کو مبارکباد دے رہے تھے تب ہی ارمان سارہ سے مخاطب ہوا،

"تم نہیں دو گی شاہزین کو مبارکباد؟"

سارہ بنا جواب دیے اپنا رخ موڑ کر شاہزین کی طرف متوجہ ہوئی، "کونگریٹولیشنز فوردِس سکسیس زین۔"

سارہ کے آخری الفاظ پر حیات کو غصہ آیا تھا۔

"انکا نام شاہزین ہے سب انہیں شاہزین کہتے ہیں تم بھی وہی کہو."

سارہ کو یہ بات سخت ناگوار گزری تھی۔ "تم بھی تو انہیں زین کہتی ہو تو پھر میں کیوں نہیں کہہ سکتی؟"

"میں بھی نہیں صرف میں ہی انہیں زین کہتی ہوں اور نہ کوئی کہتا ہے نہ کہہ سکتا ہے."

"پر کیوں؟" سارہ نے جھنجھلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

اب کی بار جواب شاہزین کی طرف سے آیا تھا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا، اور میں زین صرف حیات کا ہوں باقی تم سمیت پوری دنیا کے لیے میں شاہزین ہوں۔" شازین کے لہجے نے اسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔

حیات سارہ کے اس رویے سے اپسیٹ ہوئی تھی اسے یہ بات آج تک سمجھ نہ آئی تھی کہ آخر سارہ اس سے ایسا برتاؤ کیوں کرتی ہے؟ وہ کچھ دیر وہی ڈائننگ ٹیبل پر کھانے سے ہاتھ روکے بیٹھی رہی تھی پھر کچھ دیر میں سب کو یہ کہتی ہوئی ڈاینگ ہال سے باہر چلی گئی۔

"میں کھا چکی ہوں اور یونیورسٹی میں بہت کام تھا آج تھکن ہو رہی ہے میں تھوڑی دیر ریسٹ کرونگی."

اس نے پوری کوشش کی تھی کہ کوئی یہ اندازہ نہ لگا سکے کہ وہ سارہ کی وجی سے اپسیٹ ہوئی ہے۔

"دیکھا ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا میری بچی نے تمہیں پتہ بھی ہے کتنی حساس ہے وہ شاہزین کے معاملے میں بچپن سے ہی شاہزین نے اسے بہت لاڈ میں رکھا ہے دونوں کی بچپن سے ہی اتنی گہری دوستی ہے کیوں بولتی ہو انکے بیچ میں؟"

اس بات پر غصہ ہو کر سارہ ڈاینگ ٹیبل سے اٹھنے ہی لگی تھی سمیرہ چاچی کے ہاتھ پکڑ کے اشارے سے منع کرنے پر وہ کھڑی نہیں ہوئی تھی۔

"خیر ہو گئی فاطمہ بچی ہے جانے بھی دو میں حیات کو کھانا کھلا دونگی بعد میں۔" سمیرہ کی اس بات پر فاطمہ کو کچھ اطمینان ہوا تھا۔

حیات کے جاتے ہی شاہزین کے لیے وہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حیات اپ سیٹ تھی کچھ دیر میں وہ وہاں سے کال کا بہانا کر کے اٹھ چکا تھا اور سب سے پہلے کچن میں گیا تھا اور حیات کے لیے کھانے کی ٹرے بنا کر اب وہ اس کے روم کی جانب بڑا تھا۔

شاہزین کے جانے کے بعد سب کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔اب کی بار بات کا آغاز زنیرہ نے کیا تھا۔

"اور بتاؤ زینب، سارہ پڑھائی کیسی جا رہی ہے آپ دونوں کی؟"

زینب نے پانی کا گلاس ہاتھ سے رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"جی ممانی جان بہت اچھی چل رہی ہے سارہ اور میں ہے تو ایک ہی یونیورسٹی میں بس ہمارے ڈپارٹمنٹ الگ الگ ہے اور ابھی تو تھرڈ سیمسٹر کا سٹارٹ ہی ہے تو اتنا کام نہیں ہے کیونکہ اسائنمنٹ وغیرہ کی سبمیشن ڈیٹ بھی بہت آگے کی ہے اسلیے اچھا ہے ہم لوگ شادی اچھے سے انجوائے کر سکتے ہیں."

زینب مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔

"چلو اچھا ہے ماشاءاللہ بس اللہ پاک ہمارے سارے بچوں کو کامیاب کرے اور جنید اور منہل تم دونوں کے کیا حال ہے پڑھائی کے؟"

"میرے حال تو بہت اچھے ہے ممانی جان ابھی میرے میٹرک کے بورڈ کے امتحانات ہونگے بس دعا کریے گا باقی تیاری بہت اچھی ہے۔"منہل نے کھلے دل سے جواب دیاء"

اور پھر ہمارے بعد انٹر والوں کے پیپرز ہونگے۔"

"یعنی جنید کے بس اللہ ہی حافظ ہے اسکا تو. "سمینہ کی اس بات پر سب ہنس دیے تھے

سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کاموں میں لگ چکے تھے۔

"حیات میں اندر آجاؤ۔" شاہزین دروازے پر دستک دے رہا تھا، "آجایئے" اندر سے صرف اتنی سی آواز آئی تھی۔

"کیا ہوا ہے حیات کیوں آگئی کھانے سے ایسے اٹھ کر تم نے کھانا بھی نہیں کھایا دیکھو میں تمہارے لیے کھانا لایا ہوں چلو جلدی سے کھانا کھالو شاباش۔"

شاہزین کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"مجھے نہیں کھانا ہے آپ جایئے فلحال زین۔"

وہ کچھ ڈسرب تھی۔

"تم سارہ کی بات کی وجہ سے اپ سیٹ ہو تو چلو میں سوری بول رہا ہوں نا سارہ کی طرف سے اب سے ایسا نہیں ہو گا آئی پرومس اب ان سب چیزوں میں کھانے کا کیا قصور ہے مجھے بتاؤ؟"

www.novelsclubb.com

شاہزین بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا تھا جہاں وہ تکیہ ہاتھ میں لئے اداسی سے بیٹھی ہوئی تھی

"تو وہ مجھ سے بحث کیوں کرتی ہے آپکے معاملے میں ہمیشہ مجھے اچھا نہیں لگتا، وہ مجھ سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرتی زین مجھے بڑا لگتا ہے وہ میری کزن ہے جیسے زینب، منہل

ہے میرے لیے ویسے ہی وہ ہے پر وہ پتہ نہیں کیوں مجھے پسند نہیں کرتی آپکو تو پتہ ہے نہ کہ میں زینب اور طوبہ تو ہماری پڑوسن ہے پر ہم تینوں کتنے اچھے دوست ہے لیکن وہ ہمارے ساتھ بیٹھتی ہی نہیں کبھی پتہ نہیں کیوں چڑتی ہے اتنا۔"

حیات اداس لہجے میں بولی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے آئی نو کہ اسکا نیچر یہاں کسی سے نہیں ملتا یہاں تک کے پھوپھو میں بھی نہیں لیکن دوسروں کے لیے ہم خود کو تو تکلیف نہیں دہ سکتے نہ جو ہونا تھا ہو چکا نہ اب اداس ہونے سے کیا فائدہ؟"

شاہزین نے پانی کا گلاس بھر کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"زین بہت دفعہ میں نے اکیلے میں آرام سے اس سے بات کرنے کی ءاس کے کو مپلیکسس کو دور کرنے کی بھی کوشش کی ہے پر وہ کچھ سننا ہی نہیں چاہتی وہ ہمیشہ خود کو کو مپئر کرتی ہے مجھ سے میں نے اسے ہمیشہ کہا ہے کہ ہر انسان ایک سا نہیں ہوتا سب کی قابلیت الگ ہوتی ہے ضروری نہیں کہ میں جس چیز میں اچھی ہو وہ بھی اسی چیز میں اچھی ہو اسکے اندر کوئی اور گٹز بھی تو ہو سکتے ہے نہ، پر وہ کیوں نہیں سمجھتی زین۔"

حیات پانی کا گلاس ہاتھ سے لے کر دوبارہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی تھی۔

"حیات تم جو کر سکتی تھی تم نے کیا نہ اب جب وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تو تم کیا کر سکتی ہو ہم صرف امید کر سکتے ہیں کہ وہ وقت کے ساتھ سمجھ جائے بس, چلو اب جلدی سے اپنا موڈ ٹھیک کرو اور کھانا شروع کرو شاباش اور ہاں میں ابھی باہر گیا تھا کچھ دیر پہلے تو تمہاری فیورٹ آئسکریم لایا تھا تم کھانا شروع کرو میں لے کر آتا ہوں ٹھیک ہے؟"

شاہزین ٹرے اس کے ہاتھ میں تھماتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں کھانا کھا رہی ہوں آپ جلدی سے لے آیئے آئسکریم."

حیات نے اس بات پر فوراً ہی ٹرے پکڑی تھی۔

شاہزین مسکرا کر کمرے سے باہر جا چکا تھا اور حیات کھانے میں مصروف ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

سب پارٹی کے لیے تیار ہو رہے تھے اسی وقت بلال شاہ ارسلان کے پاس آئے تھے

"ارسلان بیٹا ہم سب نکل رہے ہیں تم حیات سے جا کر پوچھو زرہ وہ تیار ہو گئی ہے کیا؟"

"جی تایا ابو میں پوچھتا ہوں."

وہ سیدھا اپنی دائیں جانب حیات کے کمرے کی طرف بڑھا تھا.

"حیات تم ریڈی ہو تایا ابو پوچھ رہے ہیں انہیں نکلنا ہے شاید۔"

حیات نے مصروف سے انداز میں اسے دیکھے بنا ہی جواب دیا تھا۔

"نہیں مجھے تھوڑی دیر لگے گی تم انہیں کہہ دو وہ باقی سب کے ساتھ وہاں پہنچے میں زین کے ساتھ آجاؤ نگی۔"

حیات ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزیں الٹ پلٹ کر کے کچھ ڈھونتے ہوئے بولی تھی۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

ارسلان بلال شاہ کو ڈھونڈتے ہوئے انکے کمرے میں آ پہنچا تھا اور آخر کار وہاں اسے بلال شاہ اپنا کوٹ پہنتے ہوئے دکھے تھے۔

"تایاابو حیات شاہزین کے ساتھ آئے گی اور میں اور ارمان بھی تو ہم سب ساتھ آجاینگے۔"

"چلو ٹھیک ہے پھر ہم لوگ نکلتے ہے تم لوگ بھی جلدی پہنچنا زیادہ دیر مت لگانا ٹھیک ہے۔"

اس بات پر ارسلان اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر آچکا تھا جہاں اس کا سامنا طوبہ سے ہوا تھا جسے دیکھتے ہی وہ کچھ سیکنڈز کے لیے وہی رک گیا تھا جو آج لائٹ پنک فراک پر چوڑی دار پاجامے میں اپنا کا مدار دوپٹہ کندھے پر لیے ہلکا سا میک اپ کیے سامنے سے چلی آرہی تھی، ارسلان کو طوبہ جانے کب سے پسند تھی لیکن آج اسکا دل اس بات کا اقرار کر رہا تھا۔اسے قریب آتا دیکھ وہ فوراً سے سنبھلا تھا۔

"طوبہ تم اس وقت یہاں اب تک نکلے نہیں تم لوگ پارٹی کے لیے کہیں پارٹی کے بجائے کہیں اور جانے کا ارادہ تو نہیں کر لیا؟"

وہ مزاکیاں لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں نہیں میں بس ریڈی ہوں سب میرا ہی ویٹ کر رہے ہیں گھر میں دراصل اینڈ ٹائم پر میری ہیلز ٹوٹ گئی ہے اس ڈریس سے میچینگ اسلئے حیات سے اسکی ہیلز لینے آئی تھی ہم دونوں نے ایک ساتھ سیم سینڈلز لیے تھے شاہزین بھائی کی سکسیس پارٹی کیسے مس کر سکتے ہیں ہم لوگ آخر بچپن کی دوستی ہے انکی زاویار بھائی سے۔"

وہ وضاحتی لہجے میں بول رہی تھی۔

"ہاں اور تمہارا ابھی تو بہت گہرا رشتہ ہے اس گھر سے۔"

ارسلان کی زبان سے فوراً ہی یہ الفاظ نکلے تھے۔

"کس رشتے کی بات ہو رہی ہے ارسلان ہمیں بھی بتاؤ؟"

پیچھے سے آتے ارمان نے ارسلان کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھا تھا۔

"ارمان وہ بھی تو حیات کی بچپن کی دوست ہے نہ میں وہی بات کر رہا تھا بس اور ہاں جاؤ تم شاہزین سے جا کر پوچھو کتنی دیر لگے گی نکلنا ہے جلدی۔"

ارسلان نے بات ٹالی تھی۔

"ٹھیک ہے میں کباب میں ہڈی نہیں بنتا۔ یو کیری اون."

ارمان ارسلان کے کان میں بس اتنی سی سرگوشی کر کے بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے غائب ہوا تھا.

"اچھا سب ویٹ کر رہے ہیں میں حیات سے سینڈلز لے لو جلدی سے چلے اللہ حافظ۔"

وہ بولتی ہوئی آگے بڑھنے لگی تھی

"اچھا ویسے ایک بات کہوں؟"

ارسلان نے جھجھکتے ہوئے اجازت طلب کی۔

"ہاں ارسلان بولو۔"

طوبہ صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"اس کلر میں تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔"

طوبہ کو ایسی کسی بات کی توقع نہیں تھی وہ اس بات پر پزل ہوئی تھی کچھ سیکنڈز وہاں کھڑے رہنے کے بعد وہ بنا کچھ جواب دیے حیات کے روم میں چلی گئی تھی۔

"حیات چلو بہت دیر ہو گئی ہے"

ارمان کی آواز پر وہ فوراً ہی باہر آئی تھی

"ہاں چلو بس یہ میرے سینڈل کا سٹریپ مجھ سے ٹھیک سے بند نہیں ہو رہا۔"

"کیا ہوا ہے حیات؟"

شاہزین کی آواز پر وہ پیچھے کی جانب مڑی تھی جسے دیکھنے کہ بعد شاہزین سانس لینا بھول چکا تھا آج حیات نے بلیک کلر کا گھیر دار فروک پہنا تھا جس کی لمبائی اس کے سینڈلز کو چھو رہی تھی، کانوں میں ہلکے سے ائر رنگ اور ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ گلے میں شاہزین کا دیا ہوا لوکٹ پہنے (جسے وہ کبھی نہیں اتارتی تھی) ایک کندھے پر ڈوپٹہ سیٹ کرے معصوم سے چہرے کے ساتھ اپنی ہیلز کو دیکھتی ہوئی وہ بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی جس کے حصار سے وہ خود کو کبھی باہر نہیں نکالنا چاہتا تھا۔

"کچھ نہیں بس یہ سٹریپ نہیں لگ رہا۔"

حیات کی اس بات پر شاہزین واپس حقیقی دنیا میں آیا تھا۔

"اس میں پریشان ہونے کی کونسی بات ہے یہاں بیٹھو میں لگا دیتا ہوں۔"

اس نے سائڈ میں پڑی چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"جب تم سے نہیں ہو رہے تھے تو پہلے مجھے بلا لیتی یہ دیکھوں اتنی بیدردی سے بند کرنے کی بار بار کوشش کرنے کی وجہ سے ریڈ کر لیا ہے تم نے اپنا پیر پہلے ہی میرے پاس آجاتی حیات."

وہ حیات کا پیر ہلکے سے سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔

"سب بزی تھے آپ خود تیار ہو رہے تھے دیر ہو رہی تھی اسلیے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہ رہی تھی کسی کو زین."

www.novelsclubb.com

وہ شاہزین کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"چاہے پوری دنیا مصروف ہو لیکن حیات کے لیے زین ہمیشہ ہو گا یاد رکھنا یہ بات۔"

شاہزین نے دونوں سینڈلز کے سٹریپس کو ٹھیک سے بند کیا تھا۔

"اب دیر نہیں ہو رہی؟" سارہ نے چڑے ہوے لہجے میں بولا تھا۔

پیچھے سے سارہ کی آواز پر شاہزین چونکا تھا البتہ ارمان اور حیات کو معلوم تھا وہ انکے ساتھ جائے گی۔

"تم پھوپھو لوگوں کے ساتھ نہیں گئی؟"

"نہیں نکلتے وقت میرے ڈریس پر شارق سے جوس گر گیا تھا اور چینج کرنے میں ٹائم لگتا اسلیئے ماموں نے کہا تم لوگوں کے ساتھ آجاؤں۔"

سارہ کا انداز سرسری تھا

"چلو سب گاڑی میں بیٹھو اب۔"

شاہزین کی آواز پر سب باہر کی طرف چل دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

پارٹی میں سب پہنچ چکے تھے وہاں فیملی میمبرز کے ساتھ ساتھ دوست اور بہت سے بزنس مین بھی شامل تھے جن میں سے کچھ انکی رایول کمپنیوں کے لوگ بھی تھے۔جن میں شیراز یزدانی اور اسکے بیٹے نوفل یزدانی سرِ فہرست تھے۔کیونکہ اس ڈیل کے لیے اس کی کمپنی نے بھی بہت ہاتھ پیر مارے تھے مگر آخر کار یہ ڈیل شاہزین کی کمپنی کو مل چکی تھی جو کہ اس نے بہت محنت سے حاصل کی تھی سب ایک دوسروں سے باتوں میں مصروف تھے جب ہشام صاحب شاہزین اور ابراھیم کے پاس آئے تھے انکے ساتھ ایک اور لڑکا تھا جو قریباً چوبیس، پچیس سال کا لگتا تھا شارق صاحب کی کمپنی کی ساتھ ڈیل ملنے کی خوشی میں ہی آج کی پارٹی رکھی گئی تھی یہ ڈیل جتنی شاہزین کی کمپنی کے لیے ضروری تھی اتنی ہی ہشام صاحب کی کمپنی کے لیے بھی ضروری تھی کیونکہ دونوں ہی ویل اسٹیبلش کمپنیاں تھی اور اس ڈیل سے دونوں کمپنیوں کو فائدہ تھا۔

"کیا حال ہے؟اور ابراھیم کیسی چل رہی ہے تمہاری شادی کی تیاریاں؟"

ہشام صاحب نے آتے ہی سوالات پوچھنا شروع کر دیئے تھے۔

"جی سب ٹھیک ہے اور شادی کی تیاریاں بھی اچھی جا رہی ہیں ماشاءاللہ اور آپ لوگوں کو لازمی آنا ہے شادی میں۔"

ابراھیم نے انتہائی خلوص سے جواب دیا۔

"ہاں بلکل آئینگے تم بے فکر رہو اس سے ملو تم دونوں یہ میرا بھتیجا ہے۔اہتشام، پچھلے ہفتے ہی انگلینڈ سے آیا ہے پڑھائی مکمل کر کے۔"

"اچھا دیٹس گریٹ اب تو آپکو بزنس میں بھی ہیلپ مل جائے گی۔نائیس ٹو میٹ یو مین۔"

شاہزین نے گرمجوشی سے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھایا تھا کچھ دیر وہ لوگ یونہی بزنس کی باتیں کرتے رہے تھے۔

حیات زین کے طرف جا رہی تھی شاہزین کی حیات کی طرف پیٹ ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا ورنہ وہ خود اب تک اس کے پاس جا چکا ہوتا لیکن کوئی اور تھا جو اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا کافی دیر سے حیات کے چلتے قدم رکے تھے جب اس نے اپنے ٹھیک پیچھے کسی کو محسوس کیا تھا وہ فوراً ہی پلٹی تھی اور کچھ قدم پیچھے کو ہوئی تھی۔

Hello beautiful girl I m ahtasham faraz , i am foreign qualified but believe me i have never seen such a beauty ever ,you are absolutely gorgeous .

"آپ جو بھی ہیں مجھے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے."

حیات بولتے ہوئے پلٹنے لگی تھی شاہزین جیسے ہی پیچھے پلٹا حیات کو اہتشام سے بات کرتے دیکھ شدید غصے میں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حیات کسی انجان لڑکے سے بات کرنا پسند نہیں کرتی اور وہ فوراً ہی انکی طرف بڑھا تھا اور اتنے میں حیات جانے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے اہتشام نے حیات کا ہاتھ پکڑا تھا وہ اپنے انجام سے انجان تھا۔

"At least listen to …."

اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے جب شاہزین اسکا ہاتھ موڑ کر اسکی کمر تک لے جا چکا تھا اہتشام درد سے چیخا تھا۔اور اسکی اس چیخ پر پارٹی کے سارے لوگ متوجہ ہو چکے تھے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی اسکا ہاتھ پکڑنے کی اسی ہاتھ سے پکڑا تھا نہ اسکا ہاتھ اب انجام کا ذمہ دار تم خود ہو گے جان لے لونگا میں آج تمہاری۔"

شاہزین نے ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا تھا

حیات نے سارے گھر والوں کو معاملہ بتایا تب ارسلان، ارمان اور ابراھیم بھی غصے میں اسے مارنے کے کئے آگے بڑھنے لگے تھے تب وجدان شاہ نے انہیں روکا تھا کیونکہ شاہزین ویسے ہی بہت غصے میں تھا اور یہ سب بھی کچھ کرتے تو معاملہ اور بڑھتا لیکن شاہزین اس کو اچھا خاصا سبق سکھا چکا تھا۔

"تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے تھا ہشام اسے ہاتھ لگا کر غلط کیا تم نے تم جیسے لوگ ہوتے ہیں جو نو کا مطلب نہیں سمجھتے جب لڑکی نو کہتی ہے تو اسکا مطلب ہوتا ہے نوووو۔" اس بات پر اسکا گریبان پکڑ کر ایک زوردار مکہ رسید کیا تھا۔ اب وہ فون نکال کر نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"تمہیں جب جیل کی ہوا لگے گی نہ تو عقل ٹھکانے آجائے گی۔"

پولیس ہشام کو لے جا چکی تھی شاہزین ہشام صاحب کو کہہ چکا تھا کہ وہ اب یہ ڈیل نہیں کرے گا سب بہت پریشان تھے

"لیکن ان سب کے بیچ اس پارٹی میں اور کوئی تھا جو بہت خوش تھا کون تھا وہ؟"

ہشام صاحب اس لڑائی کے فوراً بعد ان کے پاس آئے تھے۔

مگر شاہزین وہاں سے جا چکا تھا حیات کو اپنے ساتھ لئے اور اب باقی گھر والے بھی اس کے پیچھے نکلے تھے۔

سب گھر میں پہنچ چکے تھے اور اب سب لاؤنج میں بیٹھے پارٹی میں ہونے والے مسئلے پر بات کر رہے تھی جب سارہ نے بیچ میں بولا تھا۔

"شاہزین آپکو اتنا بڑا تماشہ کرنے کی ویسے کوئی ضرورت نہیں تھی حیات کا معاملہ تھا وہ خود بھی تو اس کا ہاتھ جھٹک کر ہٹ سکتی تھی وہاں سے بات بڑھتی ہی نہیں۔"

"پہلی بات حیات کا ہر معاملہ میرا معاملہ ہے اور حیات اس کا ہاتھ جھٹک کر ہٹ بھی جاتی تب بھی میں اُسے چھوڑنے نہیں والا تھا۔"

شاہزین کا جواب سن کر سارہ اور کچھ نہ کہہ پائی تھی اب کی بار بات حیات کی طرف سے آئی تھی۔

"سارہ ٹھیک کہہ رہی ہے زین ایٹلیسٹ آپکو پولیس تک بات نہیں لے جانی چاہیے تھی آپ ویسے ہی اسے اچھا خاصہ سبق سکھا چکے تھے اور ان سب کے باوجود آپ نے ڈیل بھی کینسل کر دی جس کے لیے دن رات آپ نے محنت کی تھی میری وجہ سے آپ کو اتنا بڑا سٹیپ نہیں اٹھانا چاہیئے تھا زین۔"

اس بات نے شاہزین کو بہت ہرٹ کیا تھا

"یہ تم کہہ رہی ہو حیات تم نہیں جانتی کیا کہ شاہزین شاہ اپنی حیات کے لیے ایک ڈیل کیا پوری دنیا بھی چھوڑ سکتا ہے لیکن اس انسان کو نہیں چھوڑ سکتا جو تمہارے ساتھ کچھ غلط کرے اور آج بھی اگر میرا بس چلتا تو جان لے چکا ہوتا میں اب تک اس کی۔"

ارباز شاہ کچھ کہنے ہی لگے تھے کہ اتنی دیر میں زینت وہاں آئی تھی۔

"بڑے صاحب وہ کوئی ہشام صاحب آئے ہیں"

"ٹھیک ہے انہیں بٹھاؤ ڈرائنگ روم میں ہم آتے ہیں."

"وہ اب کیا کرنے آئے ہیں یہاں۔"

شاہزین ہشام صاحب کے آنے سے سخت خفا تھا۔

"بیٹا وہ گھر آئے ہیں بات کرنے تو ہم اطمینان سے انکی بات سنے گے ان کے سامنے ہائپر مت ہونا تم مجھے بات کرنے دینا۔"

ارباز صاحب شاہزین کو سمجھانے کی انداز میں بولتے ہوئے گھر کے باقی مردوں کے ساتھ ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ چکے تھے اور ان کے پیچھے شاہزین بھی وہاں گیا تھا۔

وہ سب ڈرائنگ روم کے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے بات کی شروعات ہشام صاحب کی طرف سے ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارباز صاحب میں آپ سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں جو آج ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا میں مانتا ہوں کہ ہشام نے غلط کیا لیکن اس غلطی کی اسے اتنی بڑی سزا مت دیں اس کے خلاف ایف آئی آر درج مت کروایں اسکا فیوچر خراب ہو جائے گا پورا پولیس ریکارڈ میں

اسکا نام آجائے گا جو اس کے لئے بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے ابھی تو وہ بچہ ہے یقین جانے میرا آپکی بچی اور اسکی عزت مجھے بھی بہت عزیز ہے میں خود بیٹیوں کا باپ ہوں آپ لوگ چاہیں تو میں اسے دوبارہ باہر بھیج دونگا وہ خود آکر آپ کی بچی سے معافی مانگ لے گا مگر ایسا مت کریں آپ لوگ اسکی لائف خراب ہو جائے گی

اگر ایک بار ایف آئی آر کٹ گئی تو کیونکہ جیل سے تو میں نکلوالونگا اسے لیکن پولیس ریکارڈ میں اسکا نام ہمیشہ رہے گا ایسے پلیز معاف کر دیں اسے میں خود اسے اس بچی سے معافی منگوانے لے کر آؤنگا۔"

ہشام صاحب کی اس بات پر شاہزین غصے میں صوفے سے کھڑا ہو چکا تھا

"وہ حیات کے سامنے آیا تو مجھ سے بڑا کوئی نہیں ہو گا اسے معافی نہیں ملے گی صرف سزا ملے گی اور وہ اسی کے لائق ہے۔"شاہزین غصے میں اپنی بات مکمل کر کے واپس باہر کی جانب بڑھا تھا جہاں دروازے کے باہر کھڑی حیات کے الفاظوں نے اسے روکا تھا۔

"زین معاف کر دیں اسے ویسے ہی آپ اس کی عقل ٹھکانے لگا چکے ہیں اور میں اسے معاف کر چکی ہوں آپ اندر جا کر کہہ دیں ان سے بات مت بڑھائیں اور۔"

حیات نے شاہزین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

"میں نہیں کر سکتا اسے معاف کبھی نہیں، حیات فاطمہ کے ساتھ کچھ غلط کرنے والے کو شاہزین ارباز شاہ کبھی معاف نہیں کر سکتا۔"

وہ غصہ میں بولا تھا۔

"آپ چاہے نہ کریں معاف بس اسے جیل سے نکلوادیں اور اندر جا کر کہہ دیں میں نے معاف کیا اسے میں کوئی ایکشن نہیں چاہتی اس کے خلاف بات اور بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے زین سمجھے آپ اس بات کو."

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں ایسا کچھ نہیں کرونگا حیات۔"

اس نے ہر الفاظ پر زور دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن حیات تھی وہ جس کے سامنے شاہزین نہ جیت پاتا تھا اور نہ ہی جیتنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے سائڈ پر ہو میں اندر جا کر ہشام صاحب سے یہ بات کہہ دیتی ہوں اگر آپ نہیں جا رہے تو."

اس نے ایک قدم بڑھایا تھا۔

"رک جاؤ جارہا ہوں میں۔"

شاہزین نے زچ ہو کر کہا تھا جس پر حیات مسکرائی تھی۔

اندر جا کر شاہزین اپنا فیصلہ بتا چکا تھا جو اصل میں اس کا نہیں بلکہ حیات کا فیصلہ تھا ہشام کو رہائی دینے کے لیے شاہزین کال کر چکا تھا سارا معاملہ سیٹ ہو چکا تھا۔

"میں ہمیشہ آپ لوگوں کا احسان مند رہونگا بہت شکریہ اسے معاف کرنے کے لیے اور اب جب سب سیٹ ہو چکا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ یہ ڈیل بھی کینسل ہو ہم مل کر اچھا کام کر سکتے ہیں مجھے پورا بھروسہ ہے کہ یہ ڈیل ہم دونوں کہ لیے بہترین ثابت ہو گی۔" ہشام صاحب نے پر جوش انداز میں بات کی تھی اور اس بات سے وہاں موجود ہر شخص بھی اتفاق رکھتا تھا سوائے شاہزین کے مگر وہ اب کچھ اور مسئلہ نہیں بڑھانا چاہتا تھا اس لیے خاموش رہا تھا ڈیل کینسل ہونے سے بچ گئی تھی اور ہشام صاحب وہاں سے جا چکے تھے اور یہ بات گھر میں سب کو پتہ چلنے کے بعد سب اطمینان سے اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے

۔

شاہزین اپنے کمرے میں ایک گفٹ باکس لیے بیٹھا تھا جسے وہ کبرٹ میں رکھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے حیات روم میں داخل ہوئی تھی۔

"زین کیا کر رہے ہیں آپ؟اور یہ گفٹ کس کا ہے؟اپکو کسی نے گفٹ دیا ہے کیا؟ یہ آپ نے کسی کہ لیے خریدا ہے کیا؟"

حیات اپنے سوالات اور بڑھاتی اس سے پہلے ہی شاہزین نے جواب دینا بہتر سمجھا تھا۔

"حیات بس اب اور سوال مت کرنا میں بتاتا ہو کس کا ہے یہ گفٹ، دراصل یہ گفٹ لیا تو میں نے ہی ہے جسے وقت آنے پر میں اس کے اصل حقدار تک پہنچاو نگا مگر فلحال میں اسے اپنے پاس ہی رکھو نگا۔"

اس گفٹ کو رکھنے کے لیے شاہزین نے جیسے ہی کبرٹ کھولا اس میں اس طرح کے اور بہت سارے چھوٹے بڑے گفٹ بوکسس تھے۔

"زین اتنے سارے گفٹ کس کہ لیے ہیں یہ سب ایسا لگ رہا ہے آپنے سالوں سے یہ گفٹس جمع کیے ہیں، لیکن پہلے کبھی تو میں نے آپکی کبرٹ کا یہ خانہ کھلا ہوا نہیں دیکھا۔" اسے تعجب ہوا تھا۔

"کیونکہ اسے میں سال میں صرف ایک دن کھولتا ہوں اور وہ دن ہے آج کا دن یعنی آٹھ مارچ اور تم سہی کہہ رہی ہو یہ گفٹس میں نے سالوں سے جمع کیے ہیں ایک بہت خاص انسان کے لیے۔"

شاہزین گفٹ اندر رکھتا بول رہا تھا۔

"اچھا اور کون ہے وہ خاص انسان؟"

حیات نے شرارت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

"بس ہے کوئی رگِ جان سے عزیز وقت آنے پر ضرور بتاؤنگا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم کسی کام سے آئی تھی کیا؟"

شاہزین نے بات بدلی تھی۔

"ویسے تو آپ بات بدل رہے ہیں لیکن ٹھیک ہے میں بھی انتظار کرونگی جب تک آپ خود نہیں بتادیتے اچھا ہاں میں آپسے یہ پوچھنے آئی تھی کہ آپ آفس کے لیے نکل رہے ہیں نہ تو مجھے یونیورسٹی ڈراپ کردیں میں لائبریری سے بکس لائی تھی وہ بھی واپس کرنی ہے اور ایک دو کام ہے کیونکہ پھر شادی سٹارٹ ہے اسلیے یونیورسٹی تو جانا ہو گا نہیں اور سب کام کر کے میں آپ کو کال کردونگی تو مجھے پک کرنے آجانا آپ اور اگر اس وقت آپ مصروف ہو تو کسی اور کو بھیج دینا۔"

حیات وضاحت کررہی تھی۔

"میں ہی آونگا تمہیں لینے کال کردینا فارغ ہو کر۔"

وہ دونوں ناشتہ کر کہ نکل چکے تھے۔

ایک ریسٹورنٹ کے سب سے کونے والے ٹیبل پر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا ہے تم نے؟"ایک مضبوط اور روعب دار شخص کرسی سے ٹیک لگائے سامنے بیٹھی لڑکی سے سوال کر رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں نوفل یزدانی کے تم ہماری رایول کمپنی کے مالک کے اکلوتے بیٹے ہو اور جو ڈیل حاصل کرنے کے لیے تم کوششیں کر رہے تھے وہ باآسانی شاہزین کی وجہ سے ہماری کمپنی کو مل چکی ہے اس رات لڑائی کے بات ڈیل کینسل ہونے والی بات پر تم جس قدر خوشی سے اپنے کسی دوست سے بات کر رہے تھے میں نے تمہاری ساری باتیں سن لی تھی ۔"

وہ وجود بڑے اطمینان سے اپنی آنکھوں دیکھا حال بتا رہا تھا۔

"اچھا تو کیا سنا تھا تم نے ذرا ہمیں بھی پتہ چلے۔"

وہ کرسی پر آگے کو ہوا تھا۔

"تم فون پر بات کر رہے تھے کہ ڈیل کینسل ہو گئی ہے اب تم یہ ڈیل کسی طرح حاصل کر لو گے اور تم شاہزین کی ایک کمزوری کے بارے میں بات کر رہے تھے جس کے ذریعے تم شاہزین کو سبق سکھانا چاہتے تھے لیکن تمہارے سارے خواب تو ٹوٹ گئے وہ ڈیل تو واپس شاہزین نے حاصل کر لی بلکہ اس پروجیکٹ کی پوری ذمہ داری بھی بڑے ماموں نے شاہزین کو دے دی ہے اور سارے ماموں تو ویسے بھی اب بزنس کے معاملات کم ہی دیکھتے ہیں تم شاہزین کو ہرا تو نہیں سکتے میں چاہتی تو میں یہ بات اسے بتا سکتی تھی کہ تم اس کے اور حیات کہ بارے میں فون پر کیا بات کر رہے تھے لیکن میں نے نہیں بتایا ورنہ تم سہی سلامت نہ بیٹھے ہوتے کیونکہ جب بات حیات کی ہو تو شاہزین کا دماغ کام کرنا بند ہو جاتا ہے۔"

وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے پوری بات بول گئی تھی۔

اس بات پر وہ آگے کو جھکا تھا اور ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے تھے۔

"یہ بات تو میں اس دن پارٹی میں دیکھ چکا تھا اسکی اس کمزوری کو میں اسی دن پہچان گیا تھا اور جہاں تک بات رہی میری باتیں سن کر کسی کو نہ بتانے کی تو اس میں یقیناً تمہارہ مفاد چھپا

ہے یہ بات تو میں جانتا ہوں سارہ جمال پر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو وہ تو تمہاری فیملی ہے تم لوگ کزنز ہو آپس میں آخر چاہتی کیا ہو تم مجھ سے ؟"نوفل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں تم شاہزین کی کمزوری کو اپنی مٹھی میں لینا چاہتے ہو تاکہ تم ہمیشہ کی طرح اس سے ہارنے کے بجائے جیت سکو اور میں اس کمزوری کو تم تک باحفاظت پہنچانا چاہتی ہوں اس سے مجھے حیات سے چھٹکارا ملے گا اور تمہیں تمہاری ہار سے لیکن ہاں یہ بات یاد رکھنا کہ تم شاہزین کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔"

سارہ آگے کو ہو کر ہر ایک الفاظ پر زور دیتے بول رہی تھی۔

"اچھا یعنی میں صحیح تھا تم اپنے مقصد کو میرے ہاتھوں انجام تک پہنچا کر اپنا راستہ صاف کرنا چاہتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

نوفل نے آبرو اچکائے بولا تھا۔

"لیکن اس سے فائدہ تمہیں بھی ہو گا سوچ لو آفر بڑی نہیں ہے۔"

سارہ نے فوراً جواب دیا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے مان لیتے ہیں تمہاری بات مجھے اس لڑکی کی ساری خبریں چاہیئے اور میرے ساتھ ہوشیاری کرنے کا سوچا تو تمہاری قبر سب سے پہلے کھدواؤنگا یاد رکھنا میری بات مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرا نمبر کدھر سے ملا؟"

وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"ابراہیم کے فون سے نکالا تھا چھپ کر۔"

سارہ نے بنا سوچے بولا تھا۔

اب میں چلتا ہوں اپڈیٹ کرتی رہنا۔"

بات مکمل سن کر نوفل وہاں سے جا چکا تھا اور سارہ کچھ دیر وہی بیٹھ کر کچھ سوچتی رہی تھی۔

"بہت ہو گیا حیات اب تمہاری باری ہے بہت گھمنڈ ہے نہ تمہیں خود پر اب کیا کرو گی تم اس بار تمہیں شاہزین بھی نہیں بچا سکے گا تمہیں راستے سے ہٹانے کے لیے مجھے دشمن سے ہاتھ ملانا پڑا ہے حیات اس بار تمہیں انجام تک پہنچا کر رہو نگی اور شاہزین کو حاصل کر کے رہو نگی میں۔"

گھر میں داخل ہوتے ہی سارہ کا سامنا ارمان سے ہوا تھا جو اسے زچ کرنے کے لیے بس موقعے کی تلاش میں رہتا تھا۔

"اوہو کہاں سے آرہی ہے تمہاری ٹولی مِس زہریلی؟"

"میں جہاں سے بھی آرہی ہوں تمہیں کیا مسئلہ ہے کیوں تم میرے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے رہتے ہو۔"

"اڑے میں تو پیدا ہی معاملات میں ٹانگ اڑانے کے لیے ہوا ہوں اور مجھ سے کیا شرمانہ بتا دونہ کے جنگل سے آرہی ہو وہ بھی ایمازون کے وہی تو تم جیسی عجیب و غریب اور زہریلی مخلوق پائی جاتی ہے نہ ویسے میں نے سنا ہے کہ وہاں ایسے جانور بھی پائے جاتے ہیں جس کے بارے میں نہ ہم نے کبھی سنا نہ دیکھا لیکن وہ سب تمہارے تو دوست ہونگے نہ اچھا اور تمہارا کوئی روپ بھی تو نہیں بدلتا انڈین سیریلز کی ناگن کی طرح، اچھا چلو ہم آرام سے آج

بیٹھ کر بات کرتے ہیں مجھے بہت شوق ہے اس جنگل کے جانوروں کے بارے میں جاننے کا تم بتاؤ گی نہ مجھے چلو ہم لاؤنج میں چلتے ہیں"

ارمان اپنی بات کہہ کر قدم بڑھانے ہی لگا دہ کے سارہ نے اسکے پیر پر اپنی ہیلز سے سوراخ کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"آئندہ سے مجھ سے الجھنے سے پہلے اپنے پیر کے اس زخم کو یاد رکھنا۔" وہ کہہ کر وہاں سے جاچکی تھی، ارمان وہی کھڑا اپنا پیر سہلا رہا تھا اور من میں اسے کوس رہا تھا۔

"زہریلی سارہ تمہیں تو میں دیکھ لونگا۔" اب وہ بھی یہ کہتا ہوا وہاں سے جاچکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

گھر کے پی ٹی سی ایل پر رنگ ہوئی تھی جو کے ڈرائنگ روم میں تھا اور اس روم میں سارہ اکیلی بیٹھی کافی پی رہی تھی اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

"ہیلو میں حیات بات کر رہی ہوں زینت ارمان یا ارسلان سے کہہ دو کے وہ مجھے یونیورسٹی سے لینے آجائے میں زین کو کال کر رہی ہو کب سے انکا فون بند جا رہا ہے اور میرے موبائل میں چارج بہت کم رہ گیا ہے اسلیے اسے کہنا یونیورسٹی پہنچ جائے وہ دس منٹ میں اور باہر ہی کھڑا ہو جائے میں دس پندرہ منٹ میں خود آجاؤنگی باہر ٹھیک ہے." سامنے سے صرف "اوکے" کا جواب آیا تھا اور کال کٹ چکی تھی۔

کال کٹ کرنے کے ساتھ ہی سارہ نے اپنے موبائل سے کسی کو کال لگائی تھی۔

"حیات یونیورسٹی سے کچھ دیر میں نکلے گی آج وہاں شاہزین نہیں ہو گا اور نہ کوئی اور یونیورسٹی سے اگے وہ اکیلی ہی ہو گی اب آگے کام تمہارا ہیں وہ پورے راستے پیدل ہی ہو گی اکیلی کیونکہ وہ اکیلے رکشہ میں بیٹھنے سے ڈرتی ہے۔"

"ٹھیک ہے میں دیکھ لونگا مجھے کیا کرنا ہے."

رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

حیات باہر کافی دیر تک کھڑی رہی تھی مگر کوئی اسے لینے نہیں آیا تھا اسکا موبائل بھی بند ہو چکا تھا وہ بے حد پریشان تھی اتنے میں پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی وہ اسکی یونیورسٹی فیلو رابعہ تھی۔

"حیات تم تو کب سے نکلی ہو اب تک یہی کھڑی ہو؟ گئی کیوں نہیں اندر تو تم ہمارے ساتھ بیٹھی بھی نہیں کیونکہ تمہیں تو جلدی جانا تھا نہ کوئی لینے کیوں نہیں آیا اب تک؟"

"رابعہ میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں پتہ نہیں کیوں اب تک کوئی لینے ہی نہیں پہنچا میں نے کال تو کی تھی گھر پر اور میرا موبائل بھی ڈیڈ ہے اور نمبرز بھی نہیں یاد مجھے ٹھیک سے زین کا یاد ہے شاید بلکہ وہ بھی بھول گئی ہوں مگر انکا موبائل بند جا رہا تھا فائدہ بھی نہیں ہے۔"

وہ پریشان لہجے میں بولی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو میں اپنے ڈرائیور سے کہتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ دے گا چلو آجاؤ میرے ساتھ۔"

اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔

"ہیلو باس وہ لڑکی کسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئی ہے وہ اکیلی نہیں گئی ہے کیا کرنا ہے پیچھا کریں انکا؟"

سامنے ایک گاڑی پر نظریں جمائے وہ کسی کو فون پر اطلاع دے رہا تھا۔

"نہیں واپس آجاؤ۔" سامنے والا شخص اپنے لہجے سے صاف غصے میں معلوم ہوتا تھا۔

شاہزین گھر میں آتے ہی ارمان کو پکارنے لگا تھا۔

"ارمان حیات کو لے آئے ہو تم؟"

وہ بے چین ہوا تھا۔

"نہیں شاہزین اسے تو تم لانے والے تھے نہ مجھے تو کسی نے نہیں کہا اسے لانے کا اور ویسے بھی ابھی اسکا اوف ٹائم نہیں ہوا ہے۔"

ارمان اطمینان سے کہہ رہا تھا۔

"ارمان آج اسے صرف دو تین گھنٹے کے لیے یونیورسٹی جانا تھا کچھ کام تھا اسے کلاسز اٹینڈ کرنے سے منع کیا تھا اسنے میں نے اس سے کہا تھا کہ میں لینے آؤنگا کال کر دے وہ مجھے مگر آفس میں میرا موبائل گرا تھا اس وقت تو ٹھیک چل رہا تھا پر پھر پتہ نہیں کب وہ خود سے بند ہو گیا ہو گا ابھی کام سے فارغ ہو کر موبائل دیکھا تو بند تھا یقیناً حیات نے کال کی ہو نگی میں سمجھا کہ تم لے آئے ہو گے اس نے تمہیں کال کر کے بلا لیا ہو گا میرا فون بند دیکھ کر لیکن فلحال یہ سب چھوڑو کال ملاؤ حیات کو پوچھو کدھر ہے۔"

شاہزین پریشانی کے عالم میں بول رہا تھا۔

"ہاں میں ملاتا ہوں۔" ارمان نے دو تین دفع کال ملائی تھی مگر فون بند جا رہا تھا سارے گھر والے پریشان ہو رہے تھے شاہزین یونیورسٹی جانے کے لیے نکل ہی رہا تھا کہ جب حیات گھر میں داخل ہوئی تھی۔

شاہزین اسے دیکھ کر فوراً اسکی طرف بھاگا تھا۔ باقی گھر والے بھی اس کے پیچھے گئے تھے

"حیات کدھر تھی تم فون کیوں آف ہے تمہارا؟" فاطمہ نے پریشانی میں پوچھا تھا۔

"اندر آو پہلے بیٹھ جاؤ حیات بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو پہلے پانی پی لو پھر بات کرتے ہیں"

شاہزین نے فکر مندی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

کچھ دیر گزر چکی تھی حیات سب کچھ بتا چکی تھی اور اب شاہزین زینت کی اس غیر ذمہ

داری پر بے انتہا غصے میں تھا۔

"زینت تم کیسے بھول سکتی ہو یہ جب حیات نے کال کری تھی تو تمہیں ارمان کو بتانا چاہیے

تھا نہ اگر اسکی دوست وہاں نہ ہوتی تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا اتنی غیر ذمہ دار کیسے ہو سکتی ہو تم

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔"

وہ غصے میں تیز آواز سے بولا تھا

"شاہزین صاحب میری بات تو سنے آپ میں نے تو کوئی کال آٹھائی ہی نہیں فون بجا تھا

میں جب تک وہاں پہنچی تو سارہ بی بی فون اٹھا چکی تھی میں سمجھی انہیں کے لیے ہو گا کال

شاید میں کبھی حیات بی بی کے معاملے میں اتنی غیر سنجیدہ نہیں ہو سکتی اور اتنی بڑی لا

پرواہی میں کیسے کر سکتی ہوں شاہزین صاحب۔"

وہ اپنی صفائی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

زینت کی بات سن کر جہاں سارہ کو شاک لگا تھا وہاں شاہزین غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا سارہ کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ کسی نے اسے فون اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

"تم نے ایسا کیوں کیا؟" وہ چلانے کے سے انداز میں بولا تھا۔

"م۔۔۔مے۔۔میں نے کیا کیا کال آئی تھی اور میں بتانے بھی جا رہی تھی ارسلان کو لیکن میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی سر میں شدید درد تھا مجھے چکر آنے لگے تھے اور میں ریسٹ کرنے چلی گئی تھی اور پھر میں بھول گئی تھی آئی ایم سوری حیات."

وہ سرسری سے لہجے میں بولی تھی شاہزین کو اسکی بات پر اور غصہ آیا تھا۔

"تم اتنی امپورٹینٹ بات بتانا کیسے بھول سکتی ہو سارہ اگر تمہاری وجہ سے حیات کو اتنا سا بھی نقصان پہنچتا تو میں تمہارا حشر بڑا کر دیتا آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا." شاہزین کا غصہ بڑھ رہا تھا سارہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے نکلے اس مسئلہ سے پھر آخر اسے اپنی طبیعت پر بات لا کر ہی ختم کرنا واحد حل لگا تھا۔

"آپ سب ایسا کیوں سوچ رہے ہیں میں نے کچھ جان بوجھ کر تھوڑی کیا ہے میری طبیعت خراب تھی میں بھول گئی تھی سوری بھی کہہ چکی ہو اب مجھے کیوں بلیم کر رہے ہو

آپ سب میری طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے آپ لوگ اور فضول کا پریشر ڈال رہے ہیں مجھ پر."

بات کرتے ہوئے وہ چکر کھا کر صوفے پر گر گئی تھی سب پریشان ہو کر سارہ کی طرف بڑھے تھے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے اس نے اپنی بات پر یقین دلانے کے لیے یہ ناٹک کیا تھا مگر بہت سے لوگ اسکے ناٹک کو پہچان چکے تھے جس میں ارمان سرِ فہرست تھا۔اور اب حساب برابر کرنے کی باری ارمان کی تھی۔

"چاچی رکے میں نے سیمینار اٹینڈ کیا تھا جس میں بتایا تھا کہ ایسے جو شخص بے ہوش ہو جائے اسے کیسے ہوش میں لاتے ہیں آپ لوگ بس دو منٹ دیجیئے مجھے۔"

وہ ٹھیک دو منٹ میں واپس آیا تھا اور سیدھا سارہ کی طرف بڑھا تھا اور اپنے ہاتھ میں سے کچھ چیز اسنے سارہ کے ناک کے آگے رکھی تھی جس کی بدبو سے سارہ کے ساتھ ساتھ اس کے پاس بیٹھی ہوئی سمیرہ اور سمینہ بھی ناک پر ہاتھ رکھ کر اٹھے تھے وہ ایک سفید رنگ کا جراب لایا تھا جو پہن پہن کر کسی نے شدید گندہ اور کالا کر دیا تھا.

"یہ کیا بدتمیزی ہے ارمان ایسا کوئی کرتا ہے کیا؟" سارہ فوراً اٹھ کر چیخی تھی۔

"اس بد تمیزی سے تو لاکھ گنا اچھی تھی جو تم کر چکی ہو اور تمہیں تو میرا شکر ادا کرنا چاہیے تمہیں ہوش میں لانے کے لیے میں بھاگ بھاگ کر چوکیدار کے پاس گیا انکو کرسی پر بٹھا کر انکے دونوں موزوں کو کھینچ کر بھاگا اور تمہارے پاس لے آیا دیکھو کتنا کیرینگ ہونا میں اب تھینکس بول کر شرمندہ مت کرنا میں یہ واپس کر دون چوکیدار انکل کو کہی انکی بدبو سے میں سچ میں ہی اس دنیاءِ فانی سے جنت میں پریوں کے پاس نہ پہنچ جاؤ۔"

ارمان اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے غائب ہو چکا تھا ارسلان اب تک اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا شاہزین حیات کو لے کر روم میں جا چکا تھا سب اپنے کاموں میں لگ چکے تھے۔

"حیات آئی ایم سوری" شاہزین نے حیات کو کمرے میں جاتے ہوئے پیچھے سے پکارہ تھا۔

"زین آپ سوری کیوں بول رہے ہیں اس میں آپکی کیا غلطی؟"

"میں اپنا موبائل پہلے دیکھ لیتا تو کسی طرح کونٹیکٹ کر لیتا تم سے میری غلطی ہے میں تمہارے معاملے میں اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہوں جب گھر آکر مجھے پتہ چلا کہ تم نہیں آئی ہو مجھے اسی وقت تمہاری یونیورسٹی کے لیے نکل جانا چاہیے تھا تمہارا فون بھی بند جا رہا تھا میں بہت پریشان ہو گیا تھا اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا حیات میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا شاہزین شاہ حیات کے بنا ادھورا ہے حیات پلیز مجھے معاف کر دو آئندہ میں کبھی ایسا نہیں ہونے دونگا آئی پرومس" شاہزین کی آنکھیں نم ہو آئی تھی وہ ہزیانی کیفیت میں بولے جا رہا تھا۔

حیات نے اطمینان سے شاہزین کا ہاتھ پکڑ کر اسے پاس پڑی کرسی پر بٹھایا تھا اور خود گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زین پہلی بات آپ نے کچھ جان کر نہیں کیا اور آپ میرے معاملے میں کبھی غیر ذمہ دار نہیں ہو سکتے میں جانتی ہوں اور اب تو میں گھر واپس آگئی ہوں نہ تو آپ کیوں پریشان

ہورہے ہواس بات کے لیے جو ہوا ہی نہیں میں صحیح سلامت آپ کے سامنے ہوں ٹینشن مت لوزین حیات زین کو چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی۔"

شاہزین کو اسکی بات سے کچھ اطمینان ہوا تھا۔

"پرومس می واٹ ایور ہیپنس یوول نیور لیو می"

"آئی پرومس زین حیات کی زندگی میں کچھ باقی نہیں رہے گا اگر وہ زین کو چھوڑ دے.بیلیو می حیات ول نیور لیوزین نیور ایور زین۔"

حیات کی اس بات نے شاہزین کو اندر تک مطمئن کر دیا تھا

"حیات پہلے فریش ہو جاؤ پھر ساتھ لنچ کرینگے ہم۔"

حیات مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اپنے روم کی طرف بڑھ چکی تھی اور شاہزین اس کے منظر سے غائب ہو جانے تک یونہی کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔

باہر لاؤنج میں سب کزنز جمع تھے اور شادی کی ڈانس پریکٹس میں مصروف تھے۔ارمان کے "اٹینشن پلیز" بولنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"ارسلان اور میں میش اپ سونگ پر ڈانس کرینگے سب اپنے اپنے پاٹنرز اور سونگس سلیکٹ کرلو اور ایک پر فورمینس ہم سارے کزنز مل کر کرینگے ایک سونگ میں اور کرونگا منہل اور اور زینب کے ساتھ "شادی سے ریلیٹڈ سونگ پر، شارق اور جنید تم لوگ دونوں بھی کوئی سونگ دیکھ لو سارہ تم کس کے ساتھ کرو گی ڈانس؟"ارمان سارہ سے پوچھتے ہوئے کولڈ ڈرنگ کا گلاس منہ سے لگا چکا تھا۔

"شاہزین اور حیات بھی تو رہ گئے ہیں وہ لوگ کس کے ساتھ کرینگے ڈانس؟"

"اڑے حیات کے ساتھ تو شاہزین کو نسٹینٹ ہے انکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں."ارمان نے جتاتی نظروں سے سارہ کو دیکھا تھا۔

اس بات پر سارہ کے دل میں حیات کے لئے حسد اور بڑھی تھی۔

"حیات ادھر آؤایک کام ہے۔"ارمان حیات کو لیتاہوااان سب سے کچھ فاصلے پر گیا تھا کچھ دیر تک وہ لوگ وہی کھڑے کسی بات پر بحث کرتے رہے تھے اور آخر کار حیات کو وہ اپنی بات پر راضی کر چکا تھا اور اب وہ سب کے ساتھ بیٹھ چکا تھا جب کے حیات باہر جا چکی تھی۔

دس منٹ بعد لائٹ چلی گئی تھی

"یہ لائٹ کیسے چلی گئی میں دیکھ کر آتاہوں تم سب یہی بیٹھنا."شاہزین نے اپنا موبائل اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا مگر اسکا موبائل اس کے پاس موجود نہ تھا۔

"میرا موبائل کدھر چلا گیا؟تم لوگوں میں سے کوئی لائٹ ہی جلالو میرا موبائل نہیں مل رہا۔"

"میرا بھی نہیں مل رہا۔"

"میرا بھی."سب نے باری باری اپنا موبائل ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی مگر سب کا موبائل غائب تھا۔

"سب کے موبائل کدھر چلے گئے ہیں لائٹ بھی اچانک سے چلی گئی اتنا اندھیرا ہے کچھ دکھ بھی نہیں رہا کہ بندہ باہر جا کر دیکھے۔" شاہزین نے حیرت زدہ انداز سے کہا تھا چند منٹ یوں ہی گزرے تھے۔

"وہاں دیکھوں کوئی کینڈل لے کر آرہا ہے لیکن رکو یہ بجھ کیوں گئی؟" منہل نے چلانے کے سے انداز میں کہا تھا

اور ٹھیک دو منٹ بعد منہل، زینب اور سارہ کی چیخوں سے پورا گھر گونج اٹھا تھا۔

کسی لال شرارے پر لال رنگ کے دوپٹے سے گھونگھٹ کیے دو شخص اچانک سے موم بتی جلائے انکے چہرے کے بلکل سامنے آئے تھے اور اب اچانک پیچھے سے گانا بجنے لگا تھا جو کہ اس خوفناک ماحول کو اور زیادہ خوفناک کر رہا تھا۔

منجھو لیکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میوزک ہی کسی کو خوف دلانے کہ لیے کافی تھا۔

اور اب وہ دونوں وجود اس گانے پر جھوم جھوم کر ہاتھوں میں موم بتی لیے ناچ رہے تھے انکے پیروں میں پہنائے گئے گھونگھروں کی آواز ماحول کو کسی ہورر فلم سا بنا رہے تھے اور پھر اچانک سے وہ دونوں دوبارہ انکے سامنے آ بیٹھے تھے اور اپنا گھونگھٹ اٹھا کر ایک

خوفناک آواز نکالی تھی جس سے وہ سارے اپنی جگہ سے چیختے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اسی وقت لائٹ آئی تھی ان کا چہرہ سفید کسی پاوڈر سے بھرا ہوا تھا ہونٹوں پر لال رنگ کی گاڑھی لپسٹک لگی ہوئی تھی جسے کسی نے ہاتھ سے پھیلایا تھا وہ لوگ انکا خوفناک چہرہ دیکھ کر چیختے ہوئے بلکہ بہت زور سے چیختے ہوئے بھاگے تھے اور وہ دونوں اور کوئی نہیں ارمان اور ارسلان تھے۔

"اور پھر کیسا لگا ہمارا یہ مذااک؟" ان دونوں نے قہقہہ لگا کر سوال کیا تھا اور پیچھے سے آتی ہوئی حیات کو تالی ماری تھی مگر وہ سب اب تک وہاں سے بھاگ چکے تھے۔

"مجھے امید تھی یہ حرکت تم دونوں کی ہی ہو گی کب سدھرو گے تم لوگ اور موبائل کدھر ہے چلو واپس کرو۔" شاہزین نے ارمان اور ارسلان کے ہیلے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"شاہزین ہمارے ساتھ آپکی ہر دل عزیز حیات بھی شامل تھی اس بارے میں آپکا کیا خیال ہے۔"

ارمان نے حیات کا کندھا اپنے کندھے سے ٹکراتے ہوئے کہا تھا۔

"شاہزین میں نے منع بھی کیا تھا اسے۔" حیات نے بے چارگی سے شاہزین کو دیکھا تھا۔

"مجھے پتہ ہے حیات ایسے فضول آیڈیاز اسے ہی آ سکتے ہے تم ایسی حرکتیں نہیں کر سکتی۔"

شاہزین نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"نوٹ فیر شاہزین آپ کی ڈکشنری میں حیات کے آگے سوخون معاف کا ٹائٹل ہمیشہ رہتا ہے نہ؟"

ارمان ناراضگی سے بولا تھا۔

"حیات ایسی حرکتیں ہی نہیں کرتی کہ اسے معافی کی ضرورت پڑے اور اگر غلطی کر بھی دے تو اس کے معافی مانگنے سے پہلے اسے معاف کر سکتا ہوں میں۔"

اس بات پر حیات اور شاہزین مسکرائے تھے اور ارمان زچ ہوا تھا۔

"ہاں اور سگا بھائی غلطی کرے تو؟"

وہ منہ بنائے بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر سوچنا پڑے گا سزا کیا دی جائے۔"

شاہزین اپنی ہنسی چھپائے بول رہا تھا اور ارمان منہ بناتا وہاں سے جا چکا تھا وہ تینوں کافی دیر تک وہاں کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔

یہ منظر تھاڈرائنگ روم کا جہاں گھر کے سارے بڑے جمع کسی اہم مسئلے پر بات کر رہے تھے۔

وجدان شاہ کی بات پر سب متوجہ ہوئے تھے۔

"بھائی شاہزین ابراہیم سے بڑا ہے ہمیں بڑے ہونے کے ناطے اس کی لیے کچھ فیصلہ کر لیناچاہیے اب کیونکہ اس نے تو ٹھان رکھی ہے کہ حیات کی پڑھائی سے پہلے تک انکے نکاح کے بارے میں حیات کو کچھ نہیں بتانا لیکن ہم کب تک شاہزین کی سنتے رہے گے۔"

"ہاں اور جہاں تک پڑھائی کی بات ہے تو وہ حیات شادی کے بعد بھی مکمل کر سکتی ہے کیونکہ اسے تو رخصت ہو کر اسی گھر میں آنا ہے آخر۔" ارباز شاہ نے بات کو مکمل کیا تھا۔

"جی بھائی آپ بڑے ہیں آپ کچھ فیصلہ کریں ہم سب کو منظور ہو گا۔" بلال شاہ نے اپنے بھائی پر مکمل اعتماد دکھایا تھا۔

"ہاں میں اس بارے میں کچھ سوچتا ہوں بس تم لوگ فکر نہ کرو۔"

وہ سب وہی بیٹھے کچھ دیر باتیں کرتے رہے تھے۔

"یار ارمان مہندی کہ فنکشن کے لیے سارے سونگز جس یو ایس بی میں ڈاؤنلوڈ کیے تھے وہ یو ایس بی دیکھی ہے تم نے آج فنکشن ہے اور یو ایس بی ہی غائب ہے؟" ارسلان اپنے کمرے میں سامان بکھیرتا ہوا یو ایس بی ڈھونڈتے ہوئے بولا تھا۔

"ارے بھائی وہ یو ایس بی میں ڈی جے کو دے چکا ہوں اب تو جلدی ریڈی ہو جا کچھ دیر میں نکلنا ہے ہمیں۔"

ارمان بولتا ہوا کمرے سے باہر گیا تھا۔

"شکر ورنہ تو شامت آجاتی میری آج تو۔" ارسلان کچھ حد تک پر سکون ہوا تھا۔

سب ریڈی ہو کر مہندی کے فنکشن کے لیے نکل رہے تھے۔

"بابا زین کدھر ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں جا رہے کیا صبح سے وہ گھر میں بھی نہیں تھے۔"

حیات نے سوالیہ انداز میں بلال شاہ سے پوچھا تھا۔

"بیٹا آفس میں ایک ضروری کام آگیا تھا شاہزین وہی ہے اور پھر تمہاری تائی امی نے ایک دو کام کہے تھے فنکشن کے متعلق وہ بس آتا ہی ہو گا گھر اور پھر تیار ہو کر فنکشن میں پہنچ جائے گا آپ فکر نہیں کرو گڑیا۔" بلال شاہ نے اپنی دلو جان سے پیاری بیٹی کو سینے سے لگایا تھا۔ جس پر حیات اندر تک پر سکون ہو چکی تھی۔

وہ سب فنکشن کے لیے نکل چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

فنکشن شروع ہو چکا تھا سب فنکشن کو بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہے تھے جب ارمان نے ڈانس فلور پر جا کر مائیک میں بولنا شروع کیا تھا۔

"گوڈ ایوننگ ٹو آل دی بیوٹیز ہیئر مجھے یقین ہے کہ آپ سب باتیں کر کر کے بور ہو چکے ہونگے اور پھر رسم بھی تو شروع ہو چکی تو پھر کیوں نہ ڈانس فلور پر کچھ جلوہ ہو جائے کیوں بھائیوں؟" ارمان کے پر جوش انداز پر پوچھنے پر سب نے زور سے ہامی بھری تھی۔

اس بھرے مجمع میں بھی حیات کی نظریں کسی کی منتظر تھی۔

گانا بجا تھا۔اور سارے کزنز نے مل کر خوب ڈانس کیا تھا اس بیچ شاہزین بھی آ چکا تھا اور ارسلان اسے ہاتھ پکڑ کر اسٹیج پر لے آیا تھا وہ بھی اب سب کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا۔

ڈانس ختم کرتے ہی شاہزین حیات کے طرف آیا تھا۔

"شاہزین میں کب سے ویٹ کر رہی تھی آپ نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟" حیات نے ناراضگی سے کہا تھا۔

"آئی ایم سوری حیات میں ٹریفک میں پھس گیا تھا نکلا تو کب سے تھا اچھا چلو اب موڈ ٹھیک کرو۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے، اور میں کیسی لگ رہی ہوں آپنے بتایا نہیں۔" وہ اپنا ڈریس گھومتی ہوئی دکھا رہی تھی اس کی یہ ادا شاہزین کو دل میں اُترتی محسوس ہوئی تھی۔

"تم مجھے میری لگ رہی ہو حیات۔" شاہزین نے اسکے چہرے پر اپنے نظر ہٹائے بنا کہا تھا ۔جس پر حیات مسکرا کر رہ گئی تھی۔

"آپ سے تو میں جب بھی پوچھ لو آپکا جواب یہی ہوتا ہے شاہزین ایسا کیوں؟" حیات نے سوالیہ نظروں سے شاہزین کو دیکھا تھا۔

"کیونکہ یہ میری زندگی کی واحد حقیقت ہے."

وہ لوگ کافی دیر تک آپس میں باتیں کر رہے تھے انکا مسکرا کر باتیں کرتا دیکھ ارباز شاہ نے ایک فیصلہ کیا تھا۔ وہ لوگ ارسلان کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو میرا اور ارمان کا ڈانس ہونے والا ہے چلو وہاں وہ ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر سٹیج کے پاس لے گئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں سٹیج پر ارسلان اور ارمان کا ڈانس شروع ہو چکا تھا بلکہ ڈانس سے زیادہ کرتب کا الفاظ انکے لیے مہذب ہو گا انکے ڈانس سے اب اسٹیج ٹوٹنے کے دم پر تھا جب گلاٹی کھاتے کھاتے ارمان گھٹنوں کے بل گر چکا تھا جسے وہ ڈانس اسٹیپ کا نام دے گیا تھا اور پھر آخر کار تھک کر وہ لوگ ایک جگہ بیٹھ چکے تھے۔ فنکشن ختم ہونے کو تھا جب سمیرہ کی آواز پر سارے بچے کھانے کی بڑی سی ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے سب کھانا شروع کر چکے تھے حیات کو کھانا نہ کھاتا دیکھ کر شاہزین اسکی ساتھ والی کرسی پر گیا تھا۔

"حیات کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ڈانس کے دوران میرا یہ نیل ٹوٹ گیا ہے اسلیے مجھ سے کھایا نہیں جا رہا." وہ اپنے اکلوتے چھوٹے نیل کو دیکھتی ہوئی اداسی سے بولی تھی۔

"اچھا چلو میں کھلا دیتا ہوں تمہیں۔" اسنے اپنی بات مکمل کرتے ہی ایک نوالہ انتہائی الفت سے اسکی طرف بڑھایا تھا۔ جسے مسکرا کر حیات نے شاہزین کی طرف کیا تھا۔

"پہلا بائیٹ آپکا، چلے اب کھلائیں مجھے۔" یہ منظر تمام گھر والوں کو انکو دعائیں دینے پر مجبور کر گیا تھا۔پر وہاں کوئی اس منظر کو تباہ کر دینا چاہتا تھا۔

ایک اندھیرے کمرے پر سوفے پر بیٹھا ایک وجود مسلسل کسی کو کال ملانے میں مصروف تھا نا جانے کتنی ہی دفعہ کال ملانے کے بعد سامنے سے کال ریسیو ہوئی تھی۔

"کب سے کال کر رہی ہوں کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟"

لہجا سخت تھا

www.novelsclubb.com

"سارہ میں تمہارا پابند نہیں ہو میں وہی کرتا ہوں جو مجھے کرنا ہوتا ہے۔"

انداز پر سکون تھا

"نوفل تم اتنے آرام سے کیسے بیٹھ سکتے ہو کچھ کرتے کیوں نہیں۔" اسنے چلانے کی سے انداز میں بولا تھا۔

"میں تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہوں صحیح وقت آنے پر مجھے جو کرنا ہوگا وہ میں کرلونگا ۔" اس نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔

"اس دن تمہارے پاس موقع تھا تب تم نے کیوں نہیں کیا کچھ۔؟"

"میں نہیں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کو اٹھانے کے چکر میں میرے لوگ سب کی نظروں میں آتے اور میرے لیے کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا تم نے کہا تھا وہ پورے راستے اکیلی ہو گی لیکن وہ تو باہر سے ہی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی ایک اور لڑکی کے ساتھ۔ تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہوں میں اب فون رکھو اور مجھے تنگ مت کرنا اب۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے مقابل کی بات سنے بنا ہی فون رکھ چکا تھا۔

سارہ غصے میں اپنے کمرے کا حلیہ بگاڑ چکی تھی۔

"چاچی آپ کیا بنا رہی ہیں؟"ارمان کی آواز پر زنیرہ چولھے کی آنچ دھیمی کرتے ہوئے پلٹی تھی۔

"بیٹا ارسلان کو بھوک لگی تھی تو اسکے لیے نوڈلز بنا رہی تھی تم کھاؤ گے؟"

"نہیں چاچی میں نہیں کھاونگا یہ بن گئے ہے تو مجھے دے دیں میں اسی کے روم میں جا رہا ہوں."

"جی بیٹا تم یہ لے جاؤ میں نے زینت کو ارسلان کی شرٹ پریس کرنے دی تھی میں وہ دیکھ لوں۔"زنیرہ ارمان کے ہاتھ میں نوڈلز کا باول دے کر جا چکی تھی۔

"ارسلان میرے بھائی اتنی سادہ نوڈلز میں کیسے دے دوں تجھے اس میں ماسٹر چیف ارمان کو کچھ تو ایڈ کرنا ہی پرے گا۔"

ارمان دو چمچ لال مرچ کے بھر کر نوڈلز میں ڈال کر اب ارسلان کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

ارسلان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ارمان نے نوڈلز کا باؤل ٹیبل پر رکھا تھا۔

"یہ لو بھئی کھالو اسے بڑی محنت سے بنائی ہے چاچی جان نے تمہیں پتہ ہے انکے سر میں بھی درد ہو رہا تھا پر پھر بھی وہ تمہارے جیسے نکمے بیٹے کے لیے ساری سبزیاں کاٹ واٹ کر اچھی سی نوڈلز بنا رہی تھی اب کھاؤ اسے۔"

ارمان کھانے کے لیے بیٹھا تھا اس نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا تھا کہ سمیرا کمرے میں اسکا شرٹ لے کر گھسی تھی اور ارمان کی باتیں یاد کرتے ہوئے اس نے بنا کوئی مزاحمت کیے نوالہ نگلا تھا اس آس میں کہ جب وہ باہر جائیگی تو وہ پانی کا جگ منہ میں انڈیل دے گا۔

"چلو اب تم کھالو جلدی سے میں برتن لے کر ہی چلی جاؤنگی ساتھ، جب تک تمہاری کبرڈ میں آیا ہوا زلزلہ تو کچھ صحیح کروں۔"

اس بات پر ارسلان کا دل چاہا تھا کہ سر دیوار پر مار لے مگر اب وہ نوڈلز کو پورا کرنا اسکی مجبوری بن گئی تھا۔ارمان اپنی ہسی کو کنڑول کرتا ہوا روم کے باہر نکل چکا تھا اب وہ دروازے پر کھڑا ارسلان کو اندر تک جلتا دیکھ کر ہسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

ارسلان نے نوڈلز ختم کر لی تھی اور سمیرا کے باہر جاتے ہی ارسلان نے جگ منہ سے لگایا تھا اور اب وہ کچھ میٹھے کی تلاش میں تھا جب ارمان نے اسکے آگے چاکلیٹ بڑھائی تھی۔

ارسلان نے بنا کچھ سوچے سمجھے اس چاکلیٹ کو اپنے منہ میں ڈالا تھا۔

"کیسا لگا آپکو لال مرچ سے بھرے نوڈلز کھا کر؟"

"یار اندر تک سب جل گیا ہے کیا بتاؤں، لیکن تجھے کیسے پتہ کہ اس میں لال مرچ تھی؟ کہی یہ حرکت تیری تو نہیں؟"ارسلان کہ چہرے کہ تعاصب بدلے تھے۔

"تو سوچ بھی کیسے سکتا ہے کہ یہ گھٹیا کام میرے علاوہ بھی کوئی کر سکتا ہیں۔"وہ اپنا آخری الفاظ بولتے ہوئے بھاگا تھا۔اور ارسلان اس کے پیچھے اس کا قتل کرنے کے ارادے سے بھاگا تھا۔

"ارمان شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال تو دیا ہے تو نے اب فرار کہاں ہو گا یہ سوچ۔" جب ہی اسے سامنے سٹور روم دکھا تھا لیکن وہ اسٹور روم کے بجائے پہلے کچن کی طرف بھاگا تھا ارسلان کو آتا نہ دیکھ کر اور دو منٹ کے اندر اندر کچھ چیزیں جوس اور پانی کی بوتل لے کر اسٹور روم کے اندر داخل ہو چکا تھا۔

اور یہاں ارسلان ارمان کو خونخوار شیر کی طرح ڈھونڈ رہا تھا۔

"حیات، شاہزین تم دونوں نے کہی دیکھا ہے ارمان کو؟"

وہ غصے میں پوچھ رہا تھا۔

"نہیں پر تم اتنے لال پیلے کیوں ہو رہے ہو ایسا کیا کر کے بھاگ گیا ہے وہ چلتا پھرتا بوم؟" حیات ارسلان کی حالت دیکھ کر اپنی ہسی روکتے ہوئے بولی تھی۔ جس پر ارسلان نے اس کے ساتھ ہوا افسوسناک واقعہ ان دونوں کو سنایا تھا۔

"تم نے بھی کچھ کیا ہو گا اسے ارسلان۔" شاہزین شکی انداز میں ارسلان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"نہیں یاراس بار تو میں سچ میں معصوم ہوں مگر اب میں اسے نہیں چھوڑونگا لیکن پتہ نہیں وہ گیا کدھر ہے سارے رومس چیک کر لیے لاونج میں دیکھ لیا گھر سے باہر بھی نہیں گیا چوکیدار انکل سے پوچھا تھا میں نے پھر آخر کس طے خانے میں چھپا بیٹھا ہے یہ سمجھ نہیں آرہا۔"

اس بات پر شاہزین نے کچھ سوچ کر بولا تھا۔

"اسٹور روم چیک کیا؟"

ہاں مگر دروازہ بند تھا اسکا بھی." ارسلان نے افسردگی سے بولا تھا۔

"اندر سے بند تھا یہ باہر سے شاہزین نے اس نے ہوش بھک سے اڑائے تھے۔"اور یہ بات سنتے ہی وہ بھاگتا ہوا اسٹور روم کی جانب بڑھا تھا وہ دونوں بھی اسکے پیچھے گئے تھے۔ اور شاہزین کا شک صحیح نکلا تھا مگر شاہزین نے ارسلان کو اشارہ سے دروازہ بجا کر اسے الرٹ کرنے سے منع کیا تھا۔

اور اب حیات کو اشارہ میں کچھ سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

حیات شاہزین کا جو پارسل آیا تھا وہ دے دیا تھا تم نے اسے ؟" شاہزین ضرورت سے زیادہ زور سے بول رہا تھا تاکہ ارمان انکی باتیں سن سکے۔

"نہیں شاہزین وہ میرے پاس ہی ہے ارمان کو میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں پتہ نہیں کدھر ہے مل نہیں رہا۔"

اچھا تو پھر ایسا کرو کی وہ پارسل ارسلان کو دے دوں ہم تو آئس کریم کھانے جا رہے ہیں اگر وہ مل جاتا تو اسے بھی ساتھ لے جاتے اور اسے اس کا پارسل بھی دے دیتے خیر چلو کوئی بات نہیں۔"

ارمان انکی باتیں سن چکا تھا۔

"یا اللہ اگر ان لوگوں نے ارسلان کو یہ پارسل دیا تو وہ جتنے غصے میں ہے کہی میرا اتنا پیار سے منگایا ہوا لیپ ٹام توڑ ہی نہ دے مجھے باہر جا کر پارسل لے لینا چاہیے حیات سے اور پھر انکے ساتھ باہر چلا جاؤ نگا فری کی آئس کریم بھی مل جائے گی اور وہاں سے شکیل کی طرف چلا جاؤ نگا جب تک اسکا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔"

ارمان باہر آنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر جھانکا تھا جہاں اسنے حیات اور شاہزین کو باہر کھڑے دیکھا تھا شاہزین ارسلان کو اشارے سے پہلے ہی تھوڑا دور ہونے کا کہہ چکا تھا۔

اور ارمان کے باہر آتے ہی ارسلان اس کے اوپر ایک کپڑا ڈال کر ڈھول کی طرح بجانے لگا تھا شاہزین اور حیات ان کو ان کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل چکے تھے وہ جانتے تھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کا حساب پورا کر کے ہی چھوڑینگے۔

---

www.novelsclubb.com

"زینت رات کو فنکشن ہے میرا ڈریس ابھی آیا ہے ٹیلر کے پاس سے ابھی سارے کام چھوڑو پہلے پلیز میرا ڈریس پریس کر دو۔" حیات التجائیہ انداز میں زینت سے مخاطب تھی۔

"ٹھیک ہے مجھے دے دو میں تھوڑی دیر میں کر کے دے جاتی ہوں۔"

حیات اپنا ڈریس دے کر وہاں سے جا چکی تھی۔

زینت ڈریس کو قریباً آدھا پریس کر چکی تھی جب سارہ کی آواز پر استری کو کپڑے سے ہٹا کر سائیڈ پر رکھا تھا۔

"زینت بڑی مامی تمہیں بلا رہی ہے بہت غصے میں ہے انہیں جواب دو پہلے یہ سب بعد میں کرتی رہنا۔"

سارہ کی بات سن کر زینت ایک نظر استری اسٹینڈ پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی تھی، اور اب سارہ آس پاس کا جائزہ لینے کے بعد استری پوری طرح تیز کر کے حیات کے خوبصورت سے کام دار لہنگے کے بیچ رکھ چکی تھی۔

کچھ دیر بعد جب زینت واپس آئی سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا اس نے فوراً سے استری ہٹائی تھی مگر جب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

اگلے دس منٹ میں حیات کو یہ بات پتہ چل چکی تھی اور اب وہ اپنا ڈریس ہاتھ میں لیے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور کسی جھڑنے کی مانند اسکی آنکھوں سے سفید موتی پھوٹ

پھوٹ کر نکل رہے تھے گھر کے سبھی لوگ کچھ نہ کچھ حل بتانے میں مصروف تھے اور سارہ یہ منظر دیکھ کر پر سکون ہو رہی تھی جب ہی پیچھے سے آواز آئی تھی۔

"حیات!"

اور اس آواز پر حیات کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔

"یہ دیکھو حیات یہ وہی ڈریس ہے جو تمہیں اس دن پسند آیا تھا جب ہم میری شاپنگ پر گئے تھے مگر سائز اویلیبل نہیں تھا بٹ میں نے اسی وقت اور ڈر دے دیا تھا جو کہ ابھی بن کر آیا ہے اور اب رات کے فنکشن میں تم یہی پہنو گی ٹھیک ہے۔" وہ اپنی بات کرتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا اور اب اسکا چہرہ دیکھ کر پریشان ہوا تھا.

"حیات رو کیوں رہی ہو؟" حیات کی آنکھوں کے آنسوں شاہزین کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"زین میرا لہنگا جل گیا اور آپکو تو یہ ڈریس بہت پسند تھا نہ آپ نے اپنی پسند سے مجھے دلایا تھا نہ پر یہ جل گیا شاہزین." حیات اب کی بار ہچکیوں سے رونے لگی تھی جس پر شاہزین نے اسکی گود سے وہ ڈریس لیا تھا اور ایک سائیڈ رکھا تھا اور اپنے ساتھ لایا ہوا ڈریس اسے

تھمایا تھااور منہل کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا تھاجو وہ سب کب سے حیات کو پلانے کی کوشش کر رہے تھے اور اب اپنے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی پلا رہا تھااور اپنی بات کہہ رہا تھا۔

"مجھے وہ ڈریس پسند تھا مگر اس سے پہلے یہ ڈریس ہم نے نہیں دیکھا تھانہ اور مجھے یہ ڈریس اور زیادہ پسند ہیں کیونکہ اسے میری حیات نے پسند کیا ہے اور حیات کی پسند شاہزین کو دل وجان سے عزیز ہے اور وہ جل گیانہ بس اب رونے سے کچھ فائدہ نہیں ہے نہ آج کے دن کے لیے یہ سب سے خوبصورت ڈریس ہی تمہارے لئے بنا ہے اور جہاں تک بات رہی اس ڈریس کی تو آئی پرومس میں کچھ دن میں سیم ایسا ڈریس تمہارے لیے بنوا دونگا کیا تم میری بات نہیں مانو گی حیات؟"

وہ ہنوز اس پر نگاہیں جمائے پوچھ رہا تھا۔

"میں نے آج تک آپکی کوئی بات رد کی ہے جو آج کرونگی۔"اس بات پر شاہزین نے اپنا رومال آگے کیا تھا جس سے حیات نے اپنا چہرہ پونچھا تھااور اب شاہزین نے اپنے ہاتھوں سے اسے مسکرانے کا اشارہ کیا تھا جس پر حیات دل سے مسکرائی تھی۔

حیات شاہزین کالایاہواڈریس لے کر وہاں سے جاچکی تھی باقی گھر والے بھی اپنے اپنے کاموں میں لگ چکے تھے سارہ بھی اپنے پلین میں ناکامی کے بعد غصے میں وہاں سے جانے ہی لگی تھی جب شاہزین کی آواز پر رکی تھی۔

"سارہ کب بعض آو گی اپنی فضول حرکتوں سے؟"شاہزین اسکی طرف بڑھا تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے اب؟"وہ ہچکچاہٹ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حیات کا ڈریس تم نے جلایا تھا جب تم آیرن سٹینڈ کے پاس موجود تھی تب میں وہاں سے گزر رہا تھا مگر جب تک میں وہاں پہنچا تھا تب تک تم استری رکھ چکی تھی ڈریس پر اور کپڑے کو جلنے میں چند سیکنڈ بھی نہیں لگتے اس لیے اس وقت تم سے بحث کرنے سے زیادہ ضروری میرے لیے حیات کے ڈریس کا انتظام کرنا تھا ،میری بات کان کھول کر سن لو سارہ تمہاری وجہ سے آئندہ حیات کو کوئی بھی تکلیف ہوئی تو شاہزین شاہ تمہیں نہیں بخشے گا حیات کو تکلیف پہنچانے والا کوئی بھی شخص معافی کا حقدار نہیں ہے میری نظر میں آخری وارننگ دے رہا ہوں تمہیں میں اگر اب ایسا ہوا تو انجام کی

ذمہ دار تم خود ہو گی حیات کی نفرت میں تم اتنا آگے نکل چکی ہو کہ صحیح اور غلط کا فرق نہیں کر پا رہی ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گی تم سارہ۔"

شاہزین اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جا چکا تھا

"پچھتاؤ گے تو تم شاہزین حیات کا تو وہ انتظام کرو نگی کہ وہ کبھی تمہارے اور میرے بیچ نہیں آ سکے گی۔"

وہ شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بول رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

ہال میں سب بے انتہاء خوش تھے آج رخصتی کا دن تھا ایک نازوں سے پلی بیٹی ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر اپنا گھر چھوڑ کر ایک نئے گھر میں جانے والی تھی جہاں اسے نئے لوگوں کے ساتھ نئے ماحول میں ڈھلنا ہو گا یہ وہ وقت تھا جب ہر لڑکی کی کیفیت قریباً ایک سی

ہوتی ہے جہاں اسے اپنی شادی کی خوشی ہوتی ہے وہاں انہیں اپنا گھر اور اپنی بچپن کی یادیں چھوڑنے کا غم بھی ہوتا ہے اس خوشی اور غمی کی ملی جلی کیفیت میں ہر لڑکی اس کشمکش میں ہوتی ہے کے کیا اسکی آنے والی زندگی اس کے خوابوں کی طرح خوبصورت ہو گی یہ نہیں؟

۔

ہر کوئی فنکشن میں مصروف تھا نکاح کی تھیم گولڈن رکھی گئی تھی سب الگ الگ ڈیزائنز میں گولڈن کے ٹچ کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

سٹیج پر ابراہیم اور مشایم دولہا دولہن بنے بیٹھے تھے وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے انکی جوڑی بھی بہت خوبصورت تھی فوٹو گرافی کے لیے کچھ کیمرہ مینز جگہ جگہ اپنا کیمرہ لیے گھوم رہے تھے تو کچھ دولہا دولہن کی تصاویر نکالنے میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

دولہا دولہن کی تصاویر مکمل ہو چکی تھی اور اب باری باری ایک ایک فیملی کی فوٹوز کھینچی جا رہی تھیں اور اب باری تھی پوری فیملی فوٹو کی سب اس میں ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کر رہے تھے سارہ موقع پاتے ہی شاہزین کے برابر میں کھڑی ہوئی تھی اور حیات اپنی

دوستو کو خدا حافظ کہہ کر اب سٹیج پر آئی تھی اور سب سے آگے نیچے بیٹھ گئی تھی جہاں ارمان اور ارسلان پہلے سے موجود تھے جس پر شاہزین اپنی جگہ چھوڑ کر حیات کہ پاس آکر بیٹھا تھا اور ارسلان اور ارمان کو اسکی جگہ پر جانے کا کہا تھا اور یہ دیکھ کر سمیرہ نے دل ہی دل میں اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا تھا۔

رخصتی کا وقت تھا مشایم اپنی ماں باپ سے گلے لگ کر اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھی اس منظر نے وہاں موجود ہر نرم دل انسان کو افسردہ کر دیا تھا۔

"زین ہر لڑکی کو ایک دن اپنا گھر چھوڑ کر ایسے جانا پڑتا ہے لیکن میں تو آپ لوگوں کے بغیر نہیں رہ سکتی میں کیسے جاؤ نگی یہ تو پھر میں آپکو اپنے ساتھ لے جاؤ نگی ٹھیک ہے؟"

شاہزین کا دل چاہا تھا اسکی اس معصوم بات پر اسے خود سے لگا لے مگر شرعی طور پر سب سے مضبوط رشتہ ہونے کے باوجود بھی شاہزین حیات سے اپنا مکمل فاصلہ برقرار رکھتا تھا آج تک شاہزین نے بلا ضرورت کبھی اسکا ہاتھ بھی نہیں تھاما تھا۔

"میری پیاری حیات تمہیں مجھے لے جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی ہر لڑکی کو گھر سے دور جانا پڑتا ہے مگر تمہیں کبھی نہیں جانے دونگا میں اس گھر سے دور خود سے دور شاہزین

اور حیات کی زندگیاں جڑی ہوئی ہے انہیں الگ کرنے کا حوصلہ اور طاقت نہیں ہے کسی میں۔"

"آپ نے تو ایک جھٹکے میں مجھے پر سکون کر دیا آپ کہہ رہے ہیں یعنی مجھے آپ سے کبھی دور نہیں جانا پڑے گا یو آر دی بیسٹ زین حیات آزانکمپلیٹ ویتھ آوٹ یو۔"

"اچھا بس چلو اب گاڑی میں بیٹھو سب آگے بڑھ رہے ہیں۔" شاہزین اور حیات دونوں گاڑی کی طرف چل دیے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

گھر کا ماحول بہت خوشگوار تھا مشایم کے گھر والے رسم کے مطابق ناشتہ لائے تھے سب نے مل کر ناشتہ کیا تھا اور ساتھ ساتھ خوشگپیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا تھا۔ سب ناشتہ کر چکے تھے مشایم اپنے گھر والوں سے ملنے جا چکی تھی سب اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے

تھے حیات شاہزین کے ساتھ ولیمے کی ائر نگز لینے گئی تھی جو اسے صبح ہی یاد آئے تھے کہ وہ ولیمے کی ڈریس سے میچنگ جیولری لینا ہی بھول گئی ہے اور اب وہ شاہزین کو سارہ کام بیچ میں چھڑوا کر اپنے ساتھ لے گئی تھی کیونکہ شاہزین کے مشورے کہ بغیر شاپنگ کرنے کی عادی نہ تھی وہ اور شاہزین دنیا کو منع کر سکتا تھا کسی بھی کام کا لیکن حیات کو ناں کا الفاظ اسنے بولنا ہی نہیں سیکھا تھا۔

زینب کمرے میں داخل ہوئی تھی بیڈ پر آٹھ، دس ناولز کی کتابیں پڑی تھی جسے دیکھتے ہی زینب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

"یہ تو سارے میرے فیورٹ ناولز ہے اتنے ٹائم سے مجھے کسی شاپ سے مل ہی نہیں رہی تھی یہ چار بکس تو." وہ ایک ایک کتاب کو دیکھ رہی تھی اس بات سے بلکل انجان کے کسی کی نظریں اسے اتنا خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھی.

"لیکن یہ کون لایا اور کس کے لیے ہے پتہ نہیں۔" وہ اپنے آپ سے باتیں کرنے میں مصروف تھی جب پردے کے پیچھے سے ایک وجود اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"یہ میں لایااور یہ تمہاری ہے اس دن وعدہ کیا تھاناول دلانے کا مگر تم اتنا مصروف ہوا تنے دن سے اسلیے حیات سے تمہاری فیورٹ ناولز کے نام پوچھے جن کی بکس نہیں ہے تمہارے پاس اور سارے آرڈر کر دیے تمہیں اچھے لگے ؟"

ارمان سوالیہ نظروں سے زینب کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بہت بہت بہت اچھے لگے لیکن اتنے سارے کیا ضرورت تھی دو، تین کافی ہوتے ارمان۔"

"ارے تم سے اس دن بھی کہا تھانہ تمہارے لیے پوری لائبریری لا سکتا ہوں اور مجھے اندازا ہوتا تمہیں یہ سب اتنے پسند ہے اور ان ناولز کو دیکھ کر تمہارا چہرہ یوں کھل اٹھے گا تو سچ میں ہی لائبریری لے آتا۔"

"تھینک یو سو مچ ارمان تم بہت اچھے ہو یار۔"وہ پیار سے ان کتابوں کو دیکھے جا رہی تھی۔

"کبھی ہمیں بھی دیکھ لیا کرو تھوڑا پیار سے۔"ارمان کی اس بات نے زینب کو خیالات کی دنیا سے نکالا تھاوہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ ارسلان کمرے میں آیا تھا۔

"زینب حیات بلا رہی ہے تمہیں"

"ٹھیک ہے میں جاتی ہو." وہ یہ بولتی ہوئی کمرے سے نکل چکی تھی

ارسلان سوالیہ نظروں سے کچھ جانچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی ارمان وہاں سے چراغ کے جن کی طرح غائب ہو چکا تھا۔

"حیات تمہیں شاہزین بھائی بلا رہے ہیں." منہل کی آواز پر وہ زینب کی نیل پینٹ لگاتی ہوئی رکی تھی۔

"ہاں میں بس آ رہی ہوں دو منٹ میں تم ان سے کہہ دو پلیز۔" وہ بات مکمل کر کہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی منہل وہاں سے جا چکی تھی زینب کا نیل پینٹ لگا کر وہ فارغ ہی ہوئی تھی کہ طوبہ بھی آ گئی تھی۔

"تم آج بھی نہ آتی نہ طوبہ سارے فنکشنز تو مس کر دیے تم نے ولیمہ پر بھی نہیں آتی نہ اب بات نہ کرو مجھ سے۔"

حیات منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔

"اور مجھ سے بھی تمہیں کہا تھا نہ ابھی آسلام باد مت جاؤ اپنی امی کے ساتھ سائرہ کو بھیج دیتی نہ ان کے ساتھ تم یہاں رہ جاتی تو کیا ہو جاتا۔"

زینب نے بھی حیات کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"ارے میری پیاری دوستوں معاف کر دو نہ اب تم دونوں کو پتہ ہے نہ کہ وہ چھوٹی ہے اور اسے چیزوں کی اتنی سمجھ نہیں ہے اور پھر خالہ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اور وہ یاد کر رہی تھی مجھے اور امی دونوں کو اسلئے جانا پڑا نہ اب مان جاؤ نہ تم دونوں کی شادی میں دس دن پہلے سے یہی رک جاؤ نگی پکا۔" طوبہ معصوم سا منہ بنا کر انکے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔

"اچھا بس اب ایسا منہ مت بناؤ آجاؤ تم سے بھلا ناراض رہ سکتے ہے ہم."

وہ تینوں گلے لگی تھی۔اوران سب میں حیات بھول ہی گئی تھی کہ اس نے شاہزین کو دو منٹ میں آنے کا کہلوایا تھااور وہاں شاہزین حیات کا اگنور کرنا برداشت نہیں کر پارہا تھا۔

حیات کو جیسے ہی شاہزین کا خیال آیا تھاوہ فوراً ہی اس کے روم کی طرف بھاگی تھی

"زین طوبہ آگئی تھی اس سے باتوں میں لگ گئی تھی اندازا ہی نہیں ہوا وقت کا۔"

شاہزین سنگھار میز کے سامنے کھڑا کفلینگز لگارہا تھاوہ شاہزین کے بلکل پیچھے کھڑی تھی وہ دونوں شیشے میں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

"طوبہ سے باتیں مجھ سے زیادہ ضروری تھی حیات؟"

وہ مصروف سے لہجے میں بولا تھا۔

"ایسا نہیں ہے زین آپ سے زیادہ ضروری تو میرے لیے کوئی نہیں ہے اس دنیا میں پلیز ناراض مت ہو زین۔"

www.novelsclubb.com

اس نے التجائیہ نظروں سے شاہزین کی طرف دیکھا تھا۔

"میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا اور اتنی سی بات پر تو بلکل نہیں لیکن اس بات نے مجھے حیران ضرور کیا تھا کہ تم محض طوبہ سے بات کرنے کے لیے مجھے بھول گئی۔" بات کے اختتام پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"اور آپ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ میں کسی کہ لیے بھی اپکو اگنور کرو نگی یہ آپ سے دور جاؤ نگی زین آپ میرے وجود کا وہ حصہ ہے جسے اگر میں خود سے الگ کرو تو مر جاؤ نگی۔" حیات کی اس بات پر شاہزین تڑپ کر رہ گیا تھا اور فوراً سے اسکی طرف پلٹا تھا۔

"آئندہ ایسی بات مت کرنا سمجھ آئی بات۔" شاہزین نے سخت لہجے میں کہا تھا مگر حیات اس غصے کہ پیچھے کا پیار خوب جانتی تھی۔

"اچھا نہ اب یہ بتائے کام کیا تھا؟" حیات نے مسکرا کر شاہزین سے سوال کیا تھا۔

"کچھ نہیں اب تو ہو گیا وہ کام اب چلو جلدی سے فنکشن کے لئے نکلنا ہے۔"

فنکشن شروع ہو چکا تھا سب مہمان اور تمام گھر والے وہاں پہنچ چکے تھے دلہا اور دلہن کی انٹری ہو رہی تھی وائٹ اور سکائے بلو کلر کی میکسی اور اسی کلر کے سوٹ میں مشایم اور ابراھیم سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے سب انکی تصاویر نکالنے میں مصروف تھے۔

دلہا دلہن سٹیج پر بیٹھ چکے تھے فنکشن شروع ہو چکا تھا۔

سارے کزنز نے مل کر آج کے دن کے لئے بھی ڈانس پریکٹس کی تھی جس میں ایک ڈانس دولہا اور دلہن کا تھا اور ایک ڈانس سارے کزنس کا تھا جو وہ لوگ مل کر کرنے والے تھے۔

"گانا بجا تھا۔"

ماحول پر سکون ہوا تھا سب لوگ ڈانس فلور پر کھڑے دولہا اور دلہن کے ڈانس کو انجوائے کر رہے تھے ڈانس ختم ہوتے ہی تالیوں کی آواز گونجی تھی۔ جس پر ابراہیم اور مشایم نے ایک دوسرے کو محبت بھرے انداز میں مسکرا کر دیکھا تھا۔

دوسرا گانا بجا تھا میوزک شروع ہو چکا تھا

لیکن یہ گانا وہ تو نہیں تھا جس پر یہ سب مل کر ڈانس کرنے والے تھے تو پھر ڈانس کون کرنے والا تھا۔

دل دیا گلا کرینگے نال نال بیھ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیات کو پیچھے سے کسی نے پکارہ تھا اور اس آواز کو حیات ہزاروں کے مجمع میں بھی پہچان سکتی تھی۔

"حیات چلیں؟"

شاہزین نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

شاہزین کا بڑھایا ہاتھ حیات کبھی خالی نہیں چھوڑ سکتی تھی شاہزین اسکا ہاتھ تھامے سٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ حیات کے سوالوں کے جواب بھی دیتا جا رہا تھا۔

"شاہزین آپ نے سولو ڈانس کا منع کر دیا تھا ایسے اچانک کیسے کر سکتے ہیں ہم مجھے تو زیادہ اچھے سے سٹیپس بھی نہیں آتے میری وجہ سے آپکی پرفورمینس بھی خراب نہ ہو جائے کہی۔"

"تمہارا دل تھا آج کا ڈانس میرے ساتھ کرنے کا تو بس شاہزین کیسے منع کر سکتا ہے اپنی حیات کو بس جیسا جیسا میں کرتا جاؤ ویسا کرتی رہنا تم مجھ سے بہتر ڈانس کرو گی یقین رکھو۔"

وہ لوگ ڈانس شروع کر چکے تھے۔

"اپکی کہی ہر بات پر آنکھ بند کر کے یقین کر سکتی ہوں۔"

فنکشن میں آئے ہر ایک شخص کی آنکھیں ان کو دیکھ رہی تھی اور وہاں کھڑے کچھ لوگ ان کے ہمیشہ ساتھ رہنے کی دعا کر رہے تھے تو کچھ لوگ انکے اس طرح ساتھ ڈانس کرنے پر باتیں بنا رہے تھے لیکن ایک وجود وہاں کونے میں کھڑے من ہی من میں انہیں جدا ہونے کی بد دعائیں دے رہا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ سارہ تھی جو اپنی حسد میں بہت آگے نکل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حسد ایک ایسی وباء ہے جو انسان کو اندر تک کھوکھلا کر کہ ہی دم لیتی ہے انسان صحیح غلط کی پہچان جانتے ہوئے بھی غلط راہ پر قائم رہتا ہے کیونکہ حسد میں انسان سامنے والے کہ ساتھ خود کو بھی تباہ کر دیتا ہے اور اسے اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوتا۔"

ڈانس ختم ہو چکا تھا پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا شاہزین اور حیات اسٹیج سے اتر چکے تھے

۔

گروپ ڈانس کے بعد اب کچھ لوگ باتوں میں تو کچھ لوگ تصاویر بنوانے میں مصروف تھے۔

ارسلان نے طوبہ کو سامنے سے آتا دیکھا تھا اور اب وہ اس کے سامنے پہنچ چکا تھا۔

"طوبہ کیسی ہو تم؟"

"میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو ارسلان؟" طوبہ نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔

"پہلے کا نہیں پتہ مگر اب بلکل ٹھیک ہوں۔" ارسلان نے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائی تھی جس پر طوبہ کے رخسار گلابی ہوئے تھے وہ دونوں چند منٹ تک وہاں کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔

فنکشن ختم ہونے کے در پر تھا سب مہمان کھانا کھا چکے تھے۔ جب سب ایک آواز پر متوجہ ہوئے تھے وہ آواز اور کسی کی نہیں بلکہ ارباز شاہ کی تھی۔

"آپ سب ہماری اس خوشی میں شامل ہوئے مجھے بہت اچھا لگا یہ خوبصورت شام ہمارے لیے بہت یادگار رہے گی ہمیشہ اور اس جیسی ایک اور شام کا اہتمام ہم بہت جلد دوبارہ کرینگے۔"

شاہزین چونکا۔

جبکہ تمام گھر والوں نے تحیر کے عالم میں انہیں دیکھا تھا۔

نجانے وہ کیا کہنا چاہتے تھے؟

قدرے توقف کے بعد انہوں نے پھر بات کا آغاز کیا۔

"اور یہ اہتمام ہوگا ہماری حیات اور شاہزین کے لیے, یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ انکا نکاح بچپن میں ہی ہم کروا چکے ہیں."

انہوں نے الفاظ ادا کئے اور صدمے کے مارے حیات کی آنکھیں پھیل گئیں۔

شاہزین نے بے اختیار ہی رخ موڑ کر اسے دیکھا تھا اب کہ جس کا چہرہ یکدم ہی سپاٹ ہو چکا تھا۔

کافی کوشش کے بعد بھی وہ اسکے چہرے پر کوئی تاثر کھوج نا پایا۔

اسکا دل ڈوبا۔۔۔۔

حیات کیسے ری ایکٹ کرے گی؟ یہ سوچ اسے ڈرا رہی تھی۔

"یہ کیا کر دیا آپ نے پاپا؟" وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

اور اب بہت جلد او فیشل طریقے سے ہم اپنی بیٹی حیات کی رخصتی بھی کروائینگے ہمیں امید ہے آپ سب تب بھی اسی خلوص اور محبت سے ہماری خوشیوں میں شامل ہونگے۔"

ارباز شاہ اپنی بات مکمل کر چکے تھے ہال میں ہر کوئی حیات اور شاہزین کے بارے میں بات کرنے میں مصروف ہو گیا تھا جبکہ حیات بے تاثر کھڑی تھی اور کچھ بھی کہے بنا حیات وہاں سے نکل چکی تھی اور شاہزین اسکے پیچھے گیا تھا وہ ہال کے باہر کی طرف بڑھی تھی۔

"حیات میری بات سنو حیات ایسے مت جاؤ۔"

شاہزین کہ لہجے میں کچھ تھا جس پر حیات نے اپنے قدم روکے تھے۔

"ابھی نہیں زین فلحال میں گھر جانا چاہتی ہوں۔" حیات بنا پلٹے ہی اپنی بات کہہ گئی تھی۔

حیات کہ اس رویئے نے شاہزین کو اندر تک جھنجھلا دیا تھا اسکی آنکھوں میں حیات کو کھونے کا خوف نظر آرہا تھا۔

حیات ڈرائیور کے ساتھ جانے ہی لگی تھی جب شاہزین نے ڈرائیور کے ہاتھ سے چابی لی تھی۔

"بیٹھ جاؤ حیات میں گھر چھوڑ دیتا ہوں جب تک تم خود سے بات کرنا نہیں چاہو گی میں کچھ نہیں کہونگا یقین مانو۔"

حیات اپنے سپاٹ چہرے کے ساتھ ایک نظر شاہزین پر ڈالتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔

وہ دونوں سب کے جانے سے پہلے ہی گھر کے لیے نکل چکے تھے اور کچھ دیر میں باقی گھر والے بھی گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

"ممایہ کیسی اناؤنسمنٹ کر دی ہے تایا جان نے ہماری لائف کا اتنا بڑا ڈیسیجن آپ لوگ ہم سے پوچھے بنا کیسے کر سکتے ہیں ممایہ زیادتی ہے، زین دنیا کہ سب سے اچھے انسان ہے میں

اپنے آپ کوانکے قابل نہیں سمجھتی وہ مجھ سے بہت زیادہ اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں اور میں زین کے بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتی کبھی اور مجھے پتہ ہے وہ بھی ایسا کچھ نہیں سوچتے بلکہ وہ تو۔۔۔۔"

حیات کچھ بولتے ہوئے رکی تھی

"اور وہ تو کیا حیات؟"

سمیرہ نے سوالیہ نظروں سے اسکے کہے الفاظ کو جانچنے کی کوشش کی تھی۔

"وہ تو سے میرا مطلب ہے کہ وہ مجھ سے اچھی لائف پارٹنر ڈیسرو کرتے ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔"اس نے اپنی بات دہرائی تھی۔

"اچھا تو یہ بات ہے تو مجھے یہ بتاؤ شاہزین کے بغیر رہ لو گی تم؟

حیات ایک گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"شاہزین پر اپنے تمام اختیارات کھونا منظور ہیں تمہیں؟

وہ اگر تم پر کسی اور کو فوقیت دے یہ برداشت کر لو گی تم حیات؟اپنے آپ کو ٹائم دو سوچو اس بارے میں."

سمیرا اپنی بات مکمل کر چکی تھی حیات ان سب باتوں میں الجھ کر رہ گئی تھی کچھ لمحات وہ وہی اپنی سوچوں میں گم رہی تھی اور پھر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ کر وہ باہر آچکی تھی اب اسکا رخ شاہزین کے کمرے کی طرف تھا۔

حیات شاہزین کے کمرے کی طرف بڑھی تھی اور ہزیانی کیفیت میں وہ دروازے پر دستک دیے بغیر ہی شاہزین کے کمرے میں داخل ہونے ہی لگی تھی جب شاہزین کے آس پاس پڑے بہت سے گفٹس جن میں سے ایک گفٹ پر شاہزین کی گرفت بہت سخت تھی اور اسکے سخت قرب میں ادا کرنے والے الفاظوں نے اسکے قدم دروازے پر ہی جما دیئے تھے شاہزین کی آواز میں نمی اور اسکے اندر کی تکلیف کا انداز احیات اسکی آواز سے باخوبی لگا سکتی تھی آج سے پہلے شاہزین کو یوں بکھرتے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے۔

"یہ کیا ہو گیا۔" وہ ہنوز اپنی گود میں پڑے اس گفٹ کو دیکھے جا رہا تھا۔

"یہ سب ایسے نہیں ہونا چاہیے تھا مجھے ڈر ہے کہی میں تمہیں کھو نہ دوں تم سے دوری شاہزین شاہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔" شاہزین کی آواز میں تکلیف کی شدت بڑھتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے حیات کا وہاں ایک سیکنڈ بھی رکنا ناممکن ہو چکا تھا وہ شاہزین سے بات کئے بنا ہی کمرے سے اپنے قدم پیچھے کی طرف موڑ چکی تھی۔ اور ہزیانی کیفیت میں خود سے مخاطب ہوئی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ میں شاہزین کے بغیر نہیں رہ سکتی مما صحیح کہتی ہیں لیکن میں انکو ایسے اداس بھی نہیں دیکھ سکتی انہوں نے اس دن بتایا تھا کہ وہ سارے گفٹس وہ کسی خاص کے لیے جمع کرتے ہیں یعنی وہ اس لڑکی سے بہت محبت کرتے ہیں انہیں یوں ٹوٹتا بکھرتا کیسے دیکھ سکتی ہوں یہ بات بھی میں اچھے سے جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے بھی بہت محبت کرتے ہیں میں انہیں اس دھرائے پر کیسے کھڑا کر سکتی ہوں جہاں انہیں مجھے یا اپنے پیار میں سے کسی ایک کو چننا پڑے اس بات کی ہامی بھر کر میں زین کے لئے مشکلات نہیں بڑھاؤ نگی میں منع کر دونگی اس رشتے سے۔"

وہ خود سے باتوں میں گم چلتی جارہی تھی اور چلتے چلتے وہ گھر سے باہر گلی میں نکل چکی تھی اس بات سے انجان تھی کہ کوئی اسے گھر سے باہر جاتا دیکھ رہا تھا اور اس کے لئے جال بن رہا تھا اور وہ اس جال کے قریب تر ہوتی جارہی تھی۔

سارہ سیاہ کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی میسج ٹائپ کر رہی تھی۔

"حیات گھر سے اکیلی باہر نکلی ہے کچھ سیکنڈز ہوئے ہے زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔"

میسج سینٹ ہوا تھا اور کچھ پل ہی گزرے تھے کے سامنے سے "اوکے" کا جواب آیا تھا۔

حیات گلی کے کونے پر پڑے ایک بینچ پر جا بیٹھی تھی اور اب تک وہ اپنی اندرونی آوازوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی جنہیں سن سن کر اب وہ تھک چکی تھی سیاہ رات میں اس اندھیری گلی میں کوئی انسانی وجود موجود نہ تھا وہ کچھ دیر ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتی رہی تھی اور اپنے اندر کے طوفان کے تھمنے کا انتظار کرتی رہی تھی جب اس نے دو گاڑیوں کو اپنی جانب آتے دیکھا تھا مگر اسے خطرے کا اندازا تب ہوا تھا جب اس میں سے لمبے چوڑے چار آدمی تیز رفتار میں اترے تھے وہ جیسے ہی حیات کی طرف بڑھے تھے حیات نے اپنے پیروں کے پاس پڑی مٹی کو مٹھی میں لیا تھا اور ان کے اوپر مٹی پھینک کر وہ روڈ کی طرف بھاگی تھی کیونکہ گھر کی طرف جانے سے وہ آسانی سے انکے ہاتھ آسکتی تھی اور اسی وقت پوری آآب وتاب سے بارش شروع ہوئی تھی مگر وہ تیزی سے روڈ کی طرف بھاگ رہی تھی جب ایک بلیک لینڈ کروزر اس کے بلکل ساتھ آکر دو سیکنڈ کے لیے رکی تھی اور کسی مضبوط ہاتھ نے زور سے اسے اندر کی طرف کھینچا تھا اور گاڑی تیزی سے وہاں سے گزر چکی

تھی وہ لوگ یہ منظر دیکھ کر فوراً گاڑیوں کی طرف بھاگے تھے اور اتنی دیر میں وہ گاڑی دور نکل چکی تھی اور وہ اس کا پیچھا نہیں کر پائے تھے مگر کون تھا وہ؟...

بارش پوری آب وتاب سے برس رہی تھی۔ بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج ایسی تھی کے دل سہم جائیں۔ یہ ایک سڑک کا منظر تھا جہاں تاریکی نے اپنا جال بچھایا ہوا تھا۔ اس سڑک کے ایک طرف جنگل تھا گھنا اور اندھیر، رات کہ اس پہر بارش کہ قطرے پتوں سے ٹکرا کر ایک الگ ہی شور برپا کر رہے تھے۔ سڑک کے دوسری جانب ایک گھر تھا جس کا بیرونی منظر اندھیرے کہ باعث صاف دکھائی نہ دیتا تھا۔ مگر یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ گھر کافی وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس محل نما گھر کا اندرونی منظر بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ پورا گھر اندھیرے کی سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ ایک کمرے سے کسی کے چلانے کی آواز آئی

تھی وہاں کوئی تھا۔کون۔۔۔؟؟ریوالونگ چیئر پر کوئی شخص بیٹھا تھا۔جو فون پر مسلسل کسی کو سختی سے ہدایت جاری کر رہا تھا۔کمرے کی کھڑکیاں بند تھی۔بارش کے قطرے کھڑکیوں پر گرتے ایک آواز پیدا کر رہے تھے۔مگر کھڑکیوں کے پردے برابر ہونے کی وجہ سے وہ شور اندر داخل نہیں ہو پا رہا تھا۔کمرہ بھی مکمل تاریک تھا۔ریوالونگ چیئر پر بیٹھے شخص کہ ایکا ہاتھ میں فون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں سگریٹ۔جس سے وہ وقفہ وقفہ سے گہرا کش لے کر دھوئیں کو فضا میں چھوڑ رہا تھا۔اور فضاء میں پھیلی سگریٹ کی بو اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے کافی تھی کہ یہ کام وہ بہت دیر سے انجام دے رہا ہے۔سگریٹ کا کوئی شعلہ جلتا تو ایک اندیکھی سی روشنی پیدا کرتا اس اندھیر ماحول میں اس شخص کا چہرہ تو دکھائی نہ دیتا تھا مگر اسکی آواز سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے فون پر وہ مسلسل کسی پر چلا رہا تھا اور پھر یکدم ہی وہ شخص ریوالونگ چیئر سے اٹھا اور ہاتھ میں موجود فون پوری شدت سے سامنے دیوار پر دے مارا اور ساتھ ہی ساتھ وہ پوری شدت سے چلایا تھا"ایک بار پھر۔۔۔۔۔ایک بار پھر تم میرے ہاتھ سے نکل گئی"۔

رات کی تیز بارش کی وجہ سے ہر جگہ بارش کی خوشبو پھیلی ہوی تھی آج اتوار کا دن تھا بچے بڑے سب گھر میں موجود تھے شادی مکمل ہو چکی تھی دونوں پھوپھو اور ان کے بچوں کو آج اپنے اپنے گھر واپس جانا تھا زینب بہت دور سے ہی اپنا سوال سب سے دھراتے ہوئے آرہی تھی۔

"حیات کدھر ہے کسی نے دیکھا ہے اسے وہ صبح سے گھر میں نہیں ہے میں نے پورا گھر چھان مارا ہے کہی نہیں مل رہی وہ مجھے۔" زینب کی اس بات نے سب کہ رنگ بھک سے اڑا دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

سارہ کہ چہرے کا رنگ بھی بدلا تھا۔ وہ رات دیر سے نوفل کا آیار پلائے اپنے ذہن میں دہرا رہی تھی۔

"نوفل نے تو کہا تھا کہ وہ ان کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے تو آخر گئی کہا حیات خیر مجھے کیا بس جہاں بھی گئی ہو مگر کبھی واپس نہ آئے اب۔"

شاہزین اور گھر کے سب فرد گھر کے کونے کونے میں حیات کی تلاش کر رہے تھے اور اب سب باہر آئے تھے اور چوکیدار سے پوچھ گچ کر رہے تھے۔

"چوکیدار چاچا اپنے حیات کو باہر جاتے دیکھا تھا کیا وہ صبح کئی گئی تھی جلدی؟" شاہزین کا لہجے سے اسکی فکر مندی کا اندازا لگایا جا سکتا تھا۔

"نہیں بیٹا حیات بٹی تو صبح سے نہیں دکھی ہاں لیکن میں رات میں جب بارش ہوئی تھی نہ اس سے ایک ڈیر گھنٹہ پہلے سو گیا تھا دروازہ بند کر کے کیونکہ میرے سر میں بہت درد تھا تو میں نے دوائی لی تھی بارش کی آواز سے جب میری آنکھ کھلی تب مین گیٹ کھلا ہوا تھا مگر حیات بٹی رات کو تو کبھی باہر نہیں نکلتی۔" چوکیدار کی باتوں سے گھر کے تمام افراد اور پریشان ہو چکے تھے۔

"حیات مجھے بنا بتائے کبھی کہی نہیں جاتی پھر آج کہاں چلی گئی ہو تم حیات۔" شاہزین اپنا فون نکال کر اب حیات کا نمبر ملانے میں مصروف تھا اور باقی گھر والے حیات کی دوستو کو باری باری فون لگا رہے تھے شاہزین کو اسی وقت ایک ان نون نمبر سے کال آیا تھا۔

"کیا۔"

اس نے اتنی زور سے بولا تھا کہ وہاں کھڑا ہر انسان متوجہ ہو چکا تھا۔

"میں ابھی آرہا ہوں۔" وہ تیز تیز بولتا ہوا کسی کو جواب دیئے بنا ہی وہاں سے بھاگنے کے سے انداز میں نکل چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

Episode 02

اک اندھیری سیاہ رات تھی

بس چاند کی روشنی سہارا تھی

مگر جب چاند بھی اپنے گرہن کے عروج پر تھا

اک پل میں آسرہ چھن سا گیا تھا

اس کالی رات میں اور بہت کچھ تھا

جو بکھر سا گیا تھا

پر ایک امید تب بھی باقی تھی

کہ یہ سیاہی جلد چھٹے گی

امید کی کوپل جلد ہی پھوٹے گی

اور اس امید پر کئی زندگیاں رواں تھی

www.novelsclubb.com

تاریک رات تھی بارش پوری آب وتاب سے برس رہی تھی شاہ ہاؤس روشنیوں سے چمک رہا تھا رات کے دو بج چکے تھے لیکن گھر میں سب پریشان تھے نیندیں سب کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی ارمان اور ابراھیم زینب سے معلوم کر کے حیات کی ہر دوست اور ہر اس جگہ پر جا کر دیکھ چکے تھے جہاں حیات کے ہونے کا ایک خیال بھی انکے ذہن میں آیا ہو مگر حیات کا کچھ پتا نہیں چلا تھا صبح سے ارباز شاہ شاہزین کو کئی بار کال کر چکے تھے مگر اس دوران صرف ایک دفعہ شاہزین نے فون اٹھایا تھا اور یہ اطلاع دی تھی کہ وہ اپنے اے ایس پی دوست تبریس کے پاس ہے حیات کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں ارسلان اور زینب طوبہ سے بھی پوچھ آئے تھے طوبہ نے جن جن جگہوں کا بتایا وہاں بھی حیات کا کچھ پتا نہیں چل پایا تھا۔

پانچ بج چکے تھے باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی کوئی دھیمے سے قدم اٹھائے گھر میں داخل ہوا تھا۔ اور اب ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تھا جہاں گھر کے تمام فرد اپنے چہروں پر بے انتہا پریشانی لئے بیٹھے تھے۔

"شاہزین کدھر تھے تم حیات کو لائے ہو نا کدھر ہے وہ بتاؤ نہ؟"

سمیرہ شاہزین کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سوال کر رہی تھی اور اس دوران ایک سیکنڈ کے لیے بھی ان کے آنسو نہیں رکے تھے۔سب کی نظریں شاہزین پر تھی سب جواب کے منتظر تھے۔

"حیات نہیں ملی ہے تبریس اپنی ٹیم کے ساتھ اسے ڈھونڈنے کی پوری کوشش کر رہا ہے وہ جلد مل جائے گی۔"

بلال شاہ کے شاہزین کی طرف بڑھتے ہوئے قدم رکے تھے شاہزین کی اس بات نے سب کے دلوں پر پہاڑ گرادیا تھا کیونکہ سب کو لگا تھا وہ حیات کو لے کر آئے گا مگر شاید قسمت میں ایسا ہونا لکھا تھا۔

"سب اپنے اپنے روم میں جا کر تھوڑا آرام کر لیں مجھ پر یقین رکھیں میں حیات کو واپس لے کر آؤنگا اسے کچھ نہیں ہوگا کیا آپ لوگوں کو مجھ پر بھروسہ نہیں رہا؟

شاہزین نے گھر والوں کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر انہیں یقین دلانے کی پوری کوشش کی تھی۔

"ہمیں یقین ہے تم اسے ڈھونڈ لو گے مگر جب تک ہم اپنی بچی کو آنکھوں سے دیکھ نہیں لیتے ہمیں چین نہیں آئے گا شاہزین۔"

بلال شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھانے کے سے انداز میں کہا تھا۔

کچھ لمحے وہی کھڑے رہنے کے بعد فون پر کسی سے بات کرتا ہوا شاہزین اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

"مجھے تم سے ملنا ہے" نوفل کا میسج دیکھ کر سارہ ڈرائنگ روم سے نکلتی ہوئی اپنے روم کی جانب بڑھی تھی اور اسی وقت اسکا فون بجا تھا۔

نوفل کالنگ۔۔۔۔۔۔۔۔

روم میں داخل ہونے سے چند قدم دور ہی اس نے فون ریسیو کیا تھا۔

"کیوں ملنا ہے تمہیں مجھ سے ایک کام دیا تھا وہ تو ہوا نہیں تم سے حیات کو تو کڈنیپ کر نہیں سکے اب کیوں ملنا ہے مجھ سے ؟"

"سوال مت کیا کرو اتنے صبح نو بجے پہنچ جانا ایڈریس ٹیکسٹ کر رہا ہو ورنہ میں آجاؤنگا تمہارے گھر۔"

اس کا لہجہ سخت تھا۔

"اچھا میں آجاؤنگی نو بجے مگر صرف آدھے گھنٹے کے لیے جو بات ہو جلدی کرنا۔"

نوفل اسکی بات سن کر فون رکھ چکا تھا۔

"نو بجے جانا ہے ابھی تو ٹائم ہے باہر تو حیات کا ڈرامہ ہی چل رہا ہے تھوڑی دیر سو جاتی ہوں الارم لگا کر." سارہ خود کلامی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

صبح کے نو بجے تھے سارہ خاموشی سے کسی کو بنا بتائے گھر سے باہر نکلی تھی اور ایک کیفیٹیریا تک پہنچی تھی جہاں نوفل نے اسے آنے کو کہا تھا کسی کو پتا نہ چل جائے اس لئے وہ گھر کی گاڑی کے بجائے کیب بک کروا کر آئی تھی وہ کیب سے اتری ہی تھی جب نوفل کو کیفیٹیریا کے باہر اپنی گاڑی کے ساتھ لگے دیکھ کر اپنے قدم اسکی طرف بڑھائے تھے نوفل سارہ کو کیب سے اتر کر اس کے پاس آتا دیکھ چکا تھا سارہ کے گاڑی کے پاس آتے ہی نوفل نے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا تھا۔

"گاڑی میں کیوں بٹھایا ہے ہم اندر جا کر بھی تو بات کر سکتے ہیں نہ اب کدھر لے جا رہے ہو تم مجھے؟"

سارہ نے سوالیہ انداز میں اس سے پوچھا تھا۔

"وہاں بات نہیں کر سکتے تھے وہاں کچھ لوگ تھے جو مجھے جانتے ہیں میں کسی طرح کی بیوقوفی نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

اس کا انداز سرسری تھا۔

"تو اب کدھر جا رہے ہیں ہم۔"

سارہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جب پہنچے گے تو پتا چل جائے گا فلحال خاموش رہو اتنا مت بولو دماغ پر لگ رہی ہے تمہاری آواز میرے۔"نوفل نے غصے میں جواب دیا تھا۔

کچھ دیر گاڑی یونہی چلتی رہی تھی وہ لوگ کافی دور آچکے تھے سارہ کو اب ڈر لگنے لگا تھا۔

"ہم اتنا دور کیوں جارہے ہیں بات کرنی ہے کہی بھی کر سکتے ہیں گاڑی روکو اترنا ہے مجھے نوفل."

سارہ غصے میں چیخی تھی جس پر نوفل نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کی تھی۔

"نوفل گاڑی روکو۔" سارہ اب نوفل کا ہاتھ سٹیرنگ ویل سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام رہی تھی اب کی بار سارہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا جس پر شدید غصہ ہو کر نوفل نے فل سپیڈ سے چلتی ہوئی گاڑی کو بریک لگایا تھا اور سارہ کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا تھا کیونکہ وہ اپنا سیٹ بیلڈ کھول چکی تھی۔

نوفل تیزی سے گاڑی سے اترا تھااور اب سارہ کو گھسیٹنے کے سے انداز میں گاڑی سے باہر نکالا تھا۔

"بہت شوق تھانہ تمہیں حیات کو کڈنیپ کروانے کا پر وہ تو نہیں ہو سکا ہر بار وہ بچ جاتی ہے تو اس بار وہ نہیں تم میرا شکار بنو گی کیونکہ تم بھی تو شاہزین کے خاندان کا حصہ ہو تو پھر حیات ہو یہ تم کیا فرق پڑتا ہے دونوں صورتوں میں نقصان اور بدنامی تو شاہزین اور اسکے خاندان کی ہی ہو گی نہ تو اب تمہیں بچانے والا کوئی نہیں ہے یہاں اور تم میرے ساتھ چل رہی ہو اب ایک الفاظ اور نکالا تو میں تمہیں یہی مار دونگا۔"نوفل نے اپنے ہاتھ میں پکڑی پسٹل سارہ کے سر پر رکھی تھی جس پر سارہ لرز کر رہ گئی تھی۔

اور اتنے میں ایک گاڑی رکی تھی جس میں سے دو لڑکے نکلے تھے ایک کو تو وہ دونوں بہت اچھے سے جانتے تھے کیونکہ وہ اور کوئی نہیں شاہزین تھااور دوسرا شاہزین کا اے ایس پی دوست تبریس تھاسارہ بھاگ کر شاہزین کی طرف بڑھی تھی یہ سب دیکھ کر نوفل بھاگ کر گاڑی کی طرف بھاگا تھا مگر تبریس نے اسی وقت ایک فائر گاڑی کے ٹائر پر کیا تھااور اب نوفل اپنے جان بچانے کے لئے بھاگا تھااور اس دوران اس نے پولیس آفیسر پر فائر کیا تھا

مگر وہ نشانا چوک گیا تھا نوفل کو بھاگتا دیکھ تبریس نے اسکے پیر پر ایک فائر کیا تھا جس کی وجہ سے وہ وہی گر چکا تھا اور اب تبریس اپنی ٹیم کو بلا چکا تھا اور وہ لوگ نوفل اور اسکی گاڑی لے جا رہے تھے تبریس گاڑی میں بیٹھنے جا رہا تھا جب شاہزین کی آواز پر رکا تھا۔

"تبریس حیات کا نام نہیں آنا چاہیے ان سب میں اور اس میں سارہ کا ہاتھ تھا یہ بات نہیں آنی چاہیے میں خود دیکھ لونگا سارہ کا معاملہ۔"

شاہزین کے چہرے پر پریشانی تھی۔

"تو بے فکر رہ تیری فیملی کا نام نہیں آئے گا اور اسنے اون ڈیوٹی پولیس آفیسر پر گولی بھی چلائی ہے تو سب مجھ پر چھوڑ دے۔"

تبریس نے اسے اطمینان دلایا تھا۔

"ٹھیک ہے مجھے بھروسہ ہے تجھ پر اسی لیے تو تجھے بلایا تھا۔"

تبریس نے اس بات پر مسکرا کر اسکا کندھا تھپ تھپایا تھا۔

شازین گاڑی میں بیٹھ چکا تھا پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا گھر پہنچ کر سارہ اندر جا چکی تھی وہ شرمندگی کے باعث اپنا سر نہیں اٹھا پا رہی تھی شاہزین نے گاڑی سے اتر کر ابراہیم کو فون ملایا تھا۔

"کتنی دیر لگے گی تم لوگ پہنچے نہیں؟"

"بس پہنچ گئے گیٹ کھلواؤ۔"

گھر کے سب فرد ڈرائنگ روم میں موجود تھے شاہزین نے ارمان کو میسج کر کے کہہ دیا تھا سب کو ایک جگہ اکٹھا کروانے کا۔

ابراہیم اندر جا چکا تھا سب کو انتظار تھا شاہزین کا۔

شاہزین حیات کا ہاتھ پکڑ کر ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تھا۔

حیات کو دیکھ کر سب کے چہروں پر مسکراہٹیں لوٹ آئی تھی سب حیات سے مل رہے تھے اور ساتھ ساتھ اس سے سوال کر رہے تھے۔

"آپ لوگوں کے سوالوں کے جوابات میرے پاس ہے"

شاہزین نے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا جملا مکمل کیا تھا۔سب کی نظریں شاہزین کی طرف تھی۔

"ہمیں بتاؤ بیٹا یہ سب کیسے ہوا حیات کیسے ملی تمہیں سارہ تمہارے ساتھ کیسے آئی یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"ارباز شاہ نے فکر مندی سے شاہزین سے سوال کیے تھے۔

"اس رات حیات بہت ڈسٹرب تھی اسے گھبراہٹ سی ہو رہی تھی وہ ہزیانی کیفیت میں چلتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی تھی گلی کے کورنر پر بینچ پر وہ کچھ دیر بیٹھی رہی تھی جب کچھ لوگ بلیک یونیفارم میں گاڑی سے اترے تھے اور اسے کڈنیپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اسی وقت وہاں سے اہتشام کی گاڑی گزری تھی حیات کو یوں بھاگتا دیکھ اس نے فوراً اسے گاڑی میں بیٹھا لیا اور وہاں سے لے گیا۔"

"وہ پارٹی والا لڑکا؟"سمیرا نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"ہاں وہی مما اس نے مجھے بچایا اس وقت مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا میں اسکی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی وہ مجھے تھوڑا دور لے گیا جب ہمیں اطمینان ہوا کے ہم ان لوگوں کی پہنچ سے دور نکل آئے ہے پھر اس نے گاڑی رکوائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اندھیری رات میں ایک روڈ پر جہاں اسٹریٹ لائٹ کے باعث روشنی اس حد تک تھی کے آس پاس کا منظر باخوبی دیکھا جا سکتا ہو وہاں روڈ کے ایک کونے پر گاڑی رکی تھی۔۔۔

"حیات کون تھے یہ لوگ اس ٹائم تم گھر سے یوں باہر اکیلی کیوں نکلی تھی اور وہ لوگ کیوں تمہارا پیچھا کر رہے تھے؟"

اہتشام نے سارے سوال ایک ہی سانس میں کر دیے تھے۔

"میں نہیں جانتی وہ کون تھے اور کیوں میرے پیچھے پڑے تھے تم نے مجھے ان لوگوں سے بچایا تھینک یو سو مچ پر مجھے اب گھر جانا ہے مجھے گھر چھوڑ دو۔"

حیات کے لہجے میں ہچکچاہٹ تھی جسے اہتشام نے واضح محسوس کیا تھا اور اس کی وجہ وہ اچھے طریقے سے جانتا تھا۔

"حیات میں جانتا ہوں کہ پارٹی میں جو ہوا اس وجہ سے تم مجھے ایک بڑا انسان سمجھتی ہو اور سمجھنا بھی چاہیے میں غلطی پر تھا لیکن میرا یقین جانو میرا انٹینشن تمہیں تکلیف دینے کا نہیں تھا میں اس وقت بھی صرف تم سے بات کرنا چاہتا تھا مگر تمہارے نہ کہنے پر مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا لیکن میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ لیا مجھ سے غلطی ہوئی تھی جس پر میں آج بھی

شرمندہ ہو میرا یقین کرو میرا ارادہ غلط نہیں تھا تم واقعی مجھے اچھی لگی تھی اور میرا دل چاہا تھا تم سے بات کرنے کا بٹ ایی ایم سوری حیات میری وجہ سے تمہیں جو بھی تکلیف ہوئی اس کے لیے دل سے معافی چاہتا ہوں میں اسی وقت ملک چھوڑ کر چلا گیا تھا لیکن انکل کی طبیعت کچھ دن سے کافی خراب تھی جس وجہ سے مجھے ان کے پاس آنا پڑا میں جلد واپس چلا جاؤں گا۔"

اہتشام کے لہجے میں شرمندگی تھی۔

"اہتشام تم نے غلطی کی تھی جس پر تم شرمندہ ہو میں تمہیں معاف کر چکی ہوں بس آئندہ کسی لڑکی کی انکار کو اقرار میں بدلنے جیسی زبردستی نہ کرنا اور آج تم نے مجھے ان لوگوں سے بچایا میں بہت شکر گزار ہوں تمہاری آج تم نے اپنی غلطی کا ازالہ کر لیا ہے تمہیں میری وجہ سے اپنے انکل کو چھوڑ کر دوسرے ملک جانے کی ضرورت نہیں ہے انہیں تمہاری ضرورت ہے تمہیں ان کے پاس ہونا چاہیے بس اب مجھے گھر چھوڑ دو گھر میں پریشان ہو گئے ہونگے سب اگر انہیں میرے گھر سے باہر جانے کا پتہ چلا ہو گا تو۔"

حیات کی باتوں سے اہتشام پر سکون ہوا تھا اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کوئی بوجھ اترا ہو۔

"تھینک یو حیات تم سچ میں بہت اچھی ہو لیکن مجھے نہیں لگتا ابھی گھر واپس جانا بہتر آئیڈیا ہے اگر وہ لوگ اب تک وہاں ہوئے تو مسئلہ ہو سکتا ہے مجھے لگتا ہے ہمیں پہلے تمہارے گھر سے کسی کو کال کر لینی چاہیے تاکہ وہاں کے حالات کا پتہ چل سکے۔"

حیات اہتشام کی بات سے متفق ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے تم زین کو کال لگاؤ وہ خود مجھے لے جائینگے۔"

"نمبر یاد ہے تمہیں؟ کیوں کہ میرے پاس نہیں ہے نمبر اسکا۔"

"نہیں زین نے کہی دفعہ مجھے نمبر یاد کروایا ہے مگر ہر دفعہ میں کچھ دنوں بعد بھول جاتی ہوں پتہ نہیں کیوں نمبر یاد کرنے میں میرا دماغ کام کیوں نہیں کرتا مجھے کسی کہ نمبر یاد نہیں رہتے۔" حیات پریشانی سے بولی تھی

اہتشام کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ حیات چہکی تھی۔

"رکو رکو مجھے یاد آیا دو دن پہلے ہی زین نے اپنا نمبر لکھ کر میرے لاکٹ میں رکھا تھا تاکہ کبھی میں کسی مسئلہ میں ہو تو انہیں بلا سکو۔"

حیات نے شاہزین کے دیے لاکٹ کو کھولا تھا اور ایک چھوٹی سی چٹ نکالی تھی جس پر شاہزین کا نمبر چھوٹے چھوٹے ہندسوں میں لکھا تھا۔

اہتشام اس بات سے تھوڑا حیران ہوا تھا اور اس نے دل میں یہ بات سوچی تھی کہ کوئی انسان آج کے زمانے میں کسی کا اتنا خیال کیسے رکھ سکتا ہے کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے اسے ان کی محبت دیکھ کر آج پہلی دفع محبت کی کہانیوں پر یقین آیا تھا۔

"چلو یہ تو بہتر ہو گیا ورنہ مسئلہ نہیں تھا مجھے ابھی یاد آیا انکل سے بھی ہم لے سکتے تھے ان کے پاس تو تمہارے گھر والوں کے نمبر لازمی ہونگے لیکن چلو اب نمبر مل گیا ہے تو ہم کال کر لیتے ہیں شاہزین کو۔"

اہتشام نے جیسے ہی کال ملانے کے لیے موبائل نکالا تھا اس نے دیکھا کہ موبائل بند تھا۔

"شاید موبائل کا چارج ختم ہو گیا ہے حیات رکو ڈرائیور کے موبائل سے کال لگاتے ہیں، اکبر چاچا اپنا موبائل دیجیئے گا ایک کال کرنی ہے۔"

"بیٹا میرا موبائل تو کل ہی ریپئر ہونے دیا ہے میرے ہاتھ سے گرا تھا سکرین ٹوٹ گئی تھی۔"

"اب کیا کرینگے ہم؟" حیات نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"فکر مت کرو ہم میرے گھر چلتے ہیں ویسے بھی بہت بارش ہے ہم بہت دور نکل آئے ہیں میرا گھر تھوڑا آگے ہی ہے گھر میں سب ہونگے ہم کسی کہ بھی نمبر سے کال کر کے شاہزین کو گھر ہی بلوا لینگے۔"

وہ لوگ گھر پہنچے تھے گھر میں سناٹا تھا لیکن ان کے جاتے ہی اہتشام کی چاچی نے انہیں ریسیو کیا تھا اور اہتشام نے سارہ معاملہ انہیں بتایا تھا اور ان سے فون لے کر فوراً ہی شاہزین کو فون لگایا تھا مگر موسم کی خرابی کے باعث فون نہیں لگ رہا تھا۔

"بیٹا اسے اپنا ہی گھر سمجھو تم بھی میرے لیے میری بیٹی جیسی ہی ہوں میری بیٹیاں سو رہی ہے تم بھی فریش ہو جاؤ تھوڑا آرام کر لو صبح ہونے میں کچھ وقت ہی بچا ہے موسم تب تک تھوڑا بہتر ہو جائے گا بارش بھی رک جائے گی پھر گھر پر کال کر لینا آجاؤ میرے ساتھ۔"

اہتشام کی چاچی کی محبت دیکھ کر حیات کو کچھ حد تک اپنا یہاں آنے کا فیصلہ درست لگا تھا۔

فریش ہو کر حیات باہر آئی تھی جہاں میز پر کھانا لگا تھا اور اہتشام اپنی چاچی کا ہاتھ بٹا رہا تھا وہ بھی اپنے کپڑے تبدیل کر چکا تھا۔

"آجاؤبیٹاپہلے کچھ کھالو تم دونوں پھر آرام کر لینا۔"انکاخلوص دیکھ کر حیات انکار نہیں کر پائی تھی۔

کھانا کھا کر وہ لوگ فارغ ہو چکے تھے کچھ دیر وہ تینوں وہی بیٹھے کچھ باتیں کرتے رہے تھے اور اہتشام حیات کے کہنے پر بار بار شاہزین کو اور اس کے علاوہ ارباز شاہ کو جن کے نمبر اس نے اپنے انکل کے موبائل سے نکالے تھے انہیں فون ملانے کی کوشش کر رہا تھا مگر فون اب تک نہیں لگا تھا،اور ایسے ہی وقت گزرتا گیا تھا صبح ہو چکی تھی حیات اس بات سے بے خبر تھی کہ سب گھر والے اس کی تلاش کر رہے ہیں اور اب کی بار کال ملائی گئی تھی اہتشام کے فون سے جو کہ مکمل چارج کے بعد اب اہتشام کے ہاتھ میں تھا۔

کال لگی تھی۔۔۔

بیل بجی تھی۔۔۔۔

دوسری گھنٹی پر فون اٹھایا گیا تھا۔۔۔

"شاہزین شاہ بات کر رہے ہیں۔"

"جی کون؟"

www.novelsclubb.com

"میں اہتشام تمہیں ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں جلدی آجاؤ حیات یہاں ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بس تم آجاؤ باقی باتیں یہی ہو جائے گی۔"

حیات نے اہتشام کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا

"زین رات سے فون لگا رہے ہے آپکو جلدی آجائے زین ابھی کسی کو کچھ مت بتانا۔"

حیات کی آواز سن کر شاہزین کو کچھ اطمینان ہوا تھا لیکن ہزاروں سوالوں نے اسے اسی وقت گھیر لیا تھا لیکن ان سب کے بیچ وہ صرف اپنی حیات کو دیکھنا چاہتا تھا۔

"میں آرہا ہوں۔"

آدھا گھنٹہ گزرا تھا اور ڈور بیل بجی تھی۔

"زین آگئے۔"

حیات کے چہرے پر چمک آئی تھی

شاہزین اندر آتے ہی حیات کی طرف بڑھا تھا۔

"حیات ٹھیک تو ہو نہ تم۔" شاہزین کی فکر مندی اس کے چہرے پر ایسے عیاں تھی جسے کوئی بھی باآسانی دیکھ سکتا تھا۔

وہ حیات کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے بنا پلکے جھپکائے اس نے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں زین آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں۔"

حیات نے اپنی آنکھوں میں امڈنے والے سمندر کو قابوں کرتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"تمہاری پلکے بھیگ رہی ہے حیات تمہاری آنکھیں بھیگی ہوئی ہے تم اپنے آنسوں اندر گرا رہی ہو تم پریشان ہو حیات مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے حیات؟"

حیات بھول گئی تھی کہ وہ کس سے بات کر رہی تھی سامنے کھڑا انسان اسے اس سے زیادہ بہتر جانتا تھا وہ اس کی کہی ان کہی ہر بات سمجھتا تھا وہ ایک ہی تو تھا جو اسے اپنے رگِ جان سے زیادہ عزیز مانتا تھا۔

شاہزین نے حیات کو بازوں سے پکڑ کر آہستہ سے بٹھایا تھااور پاس پڑے پانی کے جگ میں سے گلاس بھر کر اسے پلایا تھا اتنشام انہیں بات کرتا دیکھ کر اندر جا چکا تھا وہ جانتا تھا کہ شاہزین حیات کو بہتر طریقے سے سنبھال لے گا۔

شاہزین حیات کو پانی پلا کر گلاس رکھ چکا تھااور اب اپنا رومال نکال کر اس کے آنسوؤں کو پونچھ رہا تھا۔

"زین!"

میں سن رہا ہوں حیات وہ ہنوز اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں سے بہتا سمندر اب تھم چکا تھااور شاہزین کو یہ دیکھ کر کچھ اطمینان ہوا تھا۔ شاہزین وہی حیات کے پاس پڑی کرسی آگے کو گھسیٹ کر بیٹھا تھااور اس کا ہاتھ حیات نے ایسے تھاما ہوا تھا جیسے اسے شاہزین کے کھو جانے کا ڈر ہو۔

www.novelsclubb.com

"زین میں رات میں کچھ ڈسٹرب تھی کب باہر نکلی پتہ ہی نہ چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیات رات میں ہونے والے واقع سے لیکر زین کے آنے سے پہلے ہونے والی تمام باتیں شاہزین کو بتاچکی تھی۔زین نے بناکچھ سوال کیے حیات کی بات مکمل سنی تھی۔

"حیات تم نے بتایاکہ تم نے انہیں کسی سے بات کرتے سنا تھا۔"

اسے تجسس ہوا تھا۔

"ہاں زین جب میں بھاگ رہی تھی تب ان میں سے سب سے آگے بھاگنے والے آدمی کا فون بجا تھاوہ مجھ سے زیادہ دور نہیں تھااس لیے آواز صاف سنائی دی گئی تھی مجھے وہ کہہ رہا تھاہاں باس لڑکی گھر کے باہر ہی گلی میں ملی ہے آپ نے صحیح کہا تھاہم جلد اسے پکڑ کر آپ کے پاس لاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

حیات نے ایک ایک الفاظ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"لیکن تم رات کے اس وقت گھر سے باہر نکلی ہو یہ بات کسی کو کیسے پتہ؟"

شاہزین اس بات سے پریشان ہوا تھا

"پتہ نہیں زین جب میں باہر گئی تب تو سب اپنے اپنے روم میں تھے اور اگر کسی نے مجھے جاتے ہوئے دیکھا ہوتا تو مجھے اسی وقت روک لیتا۔"

"ہاں مگر کسی نے تو دیکھا ہے جب ہی وہ لوگوں کو بھیجا تھا تمہیں کڈنیپ کروانے لیکن خیر تم فکر مت کرنا میں تبریز سے بات کرتا ہو وہ اپنی ٹیم لگادے گا ہم جلد پتہ لگا لینگے کہ کس نے کیا ہے یہ سب لیکن فلحال میں تمہیں دوبارہ خطرے میں نہیں ڈالونگا تم فلحال گھر نہیں چل سکتی میرے ساتھ میں تمہیں ایک سیف جگہ چھوڑونگا بس کچھ وقت دو مجھے جیسے ہی اس شخص کا پتا چلے گا میں تمہیں لے جاؤنگا بس کچھ وقت دو مجھے حیات پلیز۔"

شاہزین کرسی سے ہٹ کر حیات کی کرسی کے نیچے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بیٹھ چکا تھا۔

"زین مگر گھر میں سب پریشان ہونگے اور میں کہاں رہونگی؟"

حیات فکر مندی سے بول رہی تھی۔

"کچھ گھنٹے صرف کچھ گھنٹوں کی بات ہے مگر اس کے لیے میں تمہیں خطرے میں نہیں ڈال سکتا گھر والوں کو سمنبھال لونگا میں کہہ دونگا کہ تمہیں دھونڈا جارہا ہے اور جہاں تک

بات رہی تمہارے رہنے کی تو میرا ایک دوست تھا جو آرمی میں شہید ہو گیا ہے اسکی امی دادی اور ایک بہن ہے چھوٹی وہ شہر سے قریب ایک گاؤں میں رہتے ہیں وہ مجھے اپنا بیٹا مانتے ہیں وہاں تم محفوظ رہو گی کسی کو نہیں پتہ چلے گا تم کدھر ہو۔"

شاہزین اس کا ہاتھ تھامے ہنوز اسے دیکھے کہہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے زین مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے یقین ہے آپ پر آپ سب سنبھال لینگے۔"

حیات نے ہمیشہ کی طرح بنا سوچے شاہزین پر بھروسہ کیا تھا۔

"شکریہ حیات بس کبھی اس بھروسہ کو کم مت ہونے دینا۔"

وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے اہتشام باہر آیا تھا حیات اہتشام کا شکریہ ادا کر کے اسکی چاچی سے ملنے گئی تھی اسکے انکل کی طبیعت خراب ہونے کے باعث ان لوگوں نے اس مسئلہ کا انہیں کچھ نہیں بتایا تھا اور وہ اپنے کمرے میں رات سے آرام کر رہے تھے حیات اہتشام کی چاچی سے باتوں میں مصروف ہو چکے تھی۔

اہتشام شاہزین کو دیکھ کر اپنی شرمندگی نہیں چھپا پایا تھا

"مجھے معاف کر دیناشاہزین آئندہ کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگا۔"

وہ سر جھکائے بولا تھا۔

"اہتشام تم نے حیات کو بچا کر مجھ پر جو احسان کیا ہے میں اس احسان کو کبھی نہیں بھولونگا میں نے اس دن کے لیے تمہیں معاف کیا آج تم نے مجھے میرے زندگی لوٹائی ہے اسکی حفاظت کی اسے تحفظ دیا میں بہت شکر گزار ہوں تمہارا تمہیں کبھی بھی میری مدد کی ضرورت پڑے مجھے صرف ایک کال کرنا میں حاضر ہو جاؤنگا آجاؤ گلے لگو تمام اختلافات آج ختم ہوئے ہمارے۔"

وہ خوشدلی سے بولا تھا۔

حیات پیچھے سے آتی انھیں یوں دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔

وہ دونوں اب اجازت لے کر گھر سے نکل چکے تھے شاہزین حیات کو اپنے دوست کے گھر چھوڑ کر گھر پہنچا تھا۔

شاہزین گھر آیا تھا سب حیات کے انتظار میں تھے مگر وہ اسے محفوظ جگہ پر چھوڑ آیا تھا گھر والوں کو جواب دے کر اپنے موبائل پر آئی کال سننے وہ باہر گیا تھا اور فون سن کر واپسی

آتے ہوئے اس نے سارہ کو کسی سے زور سے بات کرتے ہوئے سنا تھا وہ اس پر توجہ دیے بنا مڑنے ہی لگا تھا جب سارہ کے الفاظ نے اس کے پیر وہی جما دیئے تھے۔

"کیوں ملنا ہے تمہیں مجھ سے ایک کام دیا تھا وہ تو ہوا نہیں تم سے حیات کو تو کڈنیپ کر نہیں سکے اب کیوں ملنا ہے مجھ سے؟"

یہ بات سنتے ہی شاہزین اس کے پیچھے اس طرح گیا تھا کہ اسے اندازا نہ ہو کہ کسی نے اس کی باتیں سنی ہے باقی ساری باتیں شاہزین نے سارہ کے دروازے کے آڑ میں کھڑے ہو کر سنی جو کہ نہ ہونے کہ برابر کھلا تھا جس سے اسے اندازا ہوا کہ وہ جو بھی ہے سارہ اس سے ملنے جانے والی ہے۔اور جب سارہ باہر جا رہی تھی تب ہی وہ تبریز کو کچھ دیر پہلے ہی یہ باتیں بتا چکا تھا اور اب وہ اسے اپنی ہی گاڑی میں بٹھا کر ان کے پیچھے گئے تھے جہاں اس نے سارہ کو نوفل سے ملتے دیکھا تھا مگر وہ لوگ وہاں سے گاڑی میں بیٹھ کر دوسری جگہ کو چلے تھے اور شاہزین نے انکا پیچھا کیا تھا تاکہ اگر اس کام میں اور کوئی بھی شامل ہو تو اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جائے اور وہاں پہنچ کر منظر ہی تبدیل ہو چکا تھا نوفل سارہ کو کڈنیپ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کا اندازا کسی کو نہ تھا اور پھر تبریز نے اپنی ٹیم کو بلا لیا تھا جنہیں پہلے سے اس

نے تیار رہنے کو کہا تھا اور اب وہ لوگ جا چکے تھے اور شاہزین نے ابراہیم کو اسی وقت کال کی تھی اور کہاں تھا وہ ایک لوکیشن سینڈ کر رہا ہے وہاں سے جا کر حیات کو گھر لے آئے وہ بھی پہنچ رہا ہے باقی باتیں وہ خود آ کر بتائے گا حیات سے کوئی سوال مت کرنا اس نے اس بات پر زور دیا تھا اور اس طرح دو خاموش سفر طے ہوئے تھے جنہیں ایک ہی منزل پر پہنچنا تھا مگر فرق اتنا تھا ان کے راستے جدا رہے تھے مگر کبھی کبھی راستے جدا ہو بھی جائے لیکن منزل ایک کر دیا کرتی ہے۔

---

www.novelsclubb.com

ایک پوری داستان گھر والوں کے سامنے رکھی گئی تھی سب کے چہرے جذبات سے عاری تھے وہاں کھڑا ہر فرد سکتے میں تھا انہیں اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا انہیں اس بات کی خوشی تو تھی کہ حیات صحیح سلامت ان کے سامنے کھڑی ہے لیکن اس خوشی پر وہ غم

غالب تھا جو انہیں اپنے ہی خون سے ملا تھا انہیں نوفل کی اس حرکت پر انتہائی غصہ تھا مگر اپنے ہی گھر کے فرد سے اس کام کی توقع وہ مر کے بھی نہیں کر سکتے تھے ایک سرد سی خاموشی تھی ڈرائنگ روم میں کھڑے ہر فرد کی نظر سارہ کی جانب تھی ہر کوئی اسے مجرم کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔

گھٹن کا سماں تھا

سارہ کو اپنی گلیاں تنگ ہوتی محسوس ہوئی تھی

اس خاموشی کو توڑا تھا ایک آواز نے

ایک تھپڑ کی آواز آئی تھی جس نے سارہ کو حقیقی دنیا میں لا پٹخا تھا اس نے اپنے چہرے کو چھوا تھا اسے اب تک اپنے چہرے سے درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھی پانچ انگلیا اس کے چہرے کی صاف رنگت کی وجہ سے چھپی ہوئی واضح ہوئی تھی اور پھر ایک اور تھپڑ اور پھر ایک اور ایسے تین چار تھپڑ سارہ کے رخسار سرخ کر چکے تھے۔

"کیوں کیا تم نے ایسا اس دن کے لئے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا تھا اپنی ہی کزن کے ساتھ تم کیسے کر سکتی ہو ایسا اپنی حسد میں تم اتنی آگے نکل گئی کہ تم بھول گئی کہ تم بھی ایک لڑکی

ہو خود اور دوسروں کے لئے جال پھینکو گی تو خود بھی اس میں گر سکتی ہو نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے نفرت وہ شخص کاش لے جاتا تمہیں۔"

فاطمہ مسلسل اس کے ہاتھوں کو بازوں سے جکڑ کر احساس دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میری تربیت کا یہ صلہ دیا تم نے دکھا دیا نہ تم نے اپنے خون کا رنگ کاش میں تمہیں نہیں اٹھاتی اس وقت تم وہی مر جاتی۔"

اس بات پر سارہ کو اپنے وجود میں کچھ ٹوٹتا محسوس ہوا تھا۔

"فاطمہ خاموش ہو جاؤ" ارباز شاہ نے انہیں روکنا چاہا تھا

"نہیں بھائی نہیں آج تک اس کی ہر غلطی کو معاف کرتی آئی ہو اسے بچی سمجھتی آئی ہوں مگر یہ تو ہماری ہی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کو تیار بیٹھی تھی اگر وہ بچہ حیات کو اس وقت نہ بچاتا تو آج کیا سے کیا ہو جاتا میری معصوم بچی کے ساتھ سب میری غلطی ہے بھائی مجھے اسے نہیں اٹھانا چاہیئے تھا اس وقت میرا دل پگھل گیا تھا ایک روتی ہوئی بچی کو سڑک پر کپڑے میں لپٹے پڑے دیکھ کر میں نے سوچا اس کی اچھی تربیت کرو نگی اسے ایک اچھا گھر ملے گا اسے پڑھاو نگی لکھاؤ نگی لیکن یہ تو مجرم بن گئی ہے میں اس کی تربیت نہیں کر سکی اچھی میں

اچھی ماں نہیں بن سکی اسی لیے میری کوئی اولاد نہیں تھی کیوں لے آئی میں اسے اپنی زندگی میں تم اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ تم میری بیٹی نہیں ہو مر گئی میں تمہارے لئے تم لاوارث ہو آج سے۔"

فاطمہ سارہ کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالنے لگی تھی سمیرہ اور گھر کے باقی لوگ انہیں روکنے کی کوشش کر رہے تھے ابراھیم نے سارہ کا ہاتھ چھڑایا تھا مگر فاطمہ اپنے الفاظ دہرائے جا رہی تھی حیات سارہ کے پاس گئی تھی اسے سہارا دیا تھا کیونکہ اس کی ماں کے الفاظ اسے اندر تک توڑ چکے تھے وہ بکھر کر رہ گئی تھی اسے اپنے اندر سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی اور ایک نظر اس نے حیات کو دیکھا تھا جو اسے سہارا دیئے ہوئے تھی جس کا سب کچھ لوٹنے کی سازش وہ آج تک کرتی آئی تھی وہ آج بھی اسے تھامے ہوئے تھی یہی فرق تھا حیات اور سارہ میں وہ اپنی نفرت سے حیات کی دنیا جلا دینا چاہتی تھی اور حیات اپنی محبت سے اس کی زندگی کی محرومیوں کو جو کہ سارہ نے خود اپنے دماغ میں بنا لی تھی ان کو خوشیوں میں بھرنا چاہتی تھی۔

ہر گھر میں ہر معاشرے کچھ شخص ہوتے ہیں جو محبت بانٹ کر لوگوں کی محرومیاں دور کرنا چاہتے ہیں انہیں زندگی کی خوبصورتی کا احساس دلانا چاہتے ہیں تو کچھ لوگ دنیا کی ساری خوشیاں دوسروں سے چھین کر انکو تباہ کر کے اپنے لیے اکٹھا کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ بھول جاتے ہیں کے انسان جب تک اندرونی سکون حاصل نہ کر لے تب تک وہ زندگی میں در بدر ہوتا رہتا ہے اور سکون کبھی غلط راہ اختیار کرنے سے نہیں آتا سکون تو روح کی ضرورت ہے اور روح غلط کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتی۔

سارہ آہستہ آہستہ اپنے ہواس کھوتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی اور آخری منظر اس کی آنکھوں میں حیات کا چہرہ تھا جس پر اب بھی اس کی فکر نظر آرہی تھی۔

سارہ کی آنکھ کھلی تب وہ اپنے کمرے میں تھی سائیڈ لیمپ کی روشنی سے کمرے میں کچھ روشنی نظر آتی تھی وہ اپنے بیڈ پر ہی اٹھ کر بیٹھی تھی اور سوچو میں گم ہو چکی تھی یا شاید یہ اسکا پچھتاوا تھا جو اسکے وجود کو جکڑے ہوئے تھا اور اب وہ خود سے مخاطب ہوئی تھی اپنے اندر کی آواز جسے وہ سالوں سے ان سنا کرتی آئی تھی آج وہ دن تھا جب اسے ہر چیز کا سامنا کرنا تھا آج اسے اپنی خیالی دنیا سے نکل کر حقیقی دنیا میں قدم رکھنا تھا۔

"یہ کیا کر دیا میں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا مان اپنی عزت گھر والوں کی محبت سب کھو دیا میں نے اس حسد میں میں نے خود کو ہی جلا دیا سب نے سمجھایا تھا مجھے مگر پھر بھی میں نے خود یہ بربادی اپنے مقدر میں لکھی ہے میں اسی کی حقدار تھی یہی ہونا چاہیے تھا میرے ساتھ میں کیسے بھول گئی کہ غلط راہ پر چل کر میں خود اپنے آپ پر ظلم کر رہی ہوں میں نے اس فیملی کا بڑا کرنا چاہا جس نے مجھے پناہ دی مجھے محبت دی جنہوں نے کسی رشتے کہ بنا مجھے اپنائیت کا احساس دلایا اور میں نے انہیں کو دھوکا دے دیا میں نے اپنی اس ماں کو دھوکا دیا ان کا بھروسہ توڑا جنہوں نے مجھے دنیا کہ دھکے کھانے سے بچا کر اپنی زندگی میں بیٹی کی جگہ دی انکی تربیت کو مٹی میں ملا کر میں حسد کی آگ سے سب جلا دینا چاہتی تھی کیوں صرف

حیات کو شاہزین سے دور کرنے کے لیے اسے حاصل کرنے کے لیے صرف اپنے کو مپلیکسس کو خود پر حاوی کر کے میں خود کو کس راہ پر لے آئی ہوں یہ کیا ہو گیا ہے مجھ سے اب کیا کرو نگی میں کیسے نظریں ملاؤ نگی ان سب سے کیسے سامنا کرو نگی حیات کا کیسے سر اٹھاو نگی میں سب کے سامنے میرے گناہ پر شاید وہ سب مجھے معاف کر دیں لیکن میں کیسے معاف کرو نگی خود کو ان لوگوں نے میری اتنی غلطیوں کے بعد بھی مجھے پولیس کے حوالے نہیں کیا اب تک مجھے اپنے گھر میں رکھا ہے میں تو ہو ہی لاوارث وہ لوگ چاہتے تو مجھے گھر سے باہر پھینک دیتے لیکن ان کے دل بہت بڑے ہے اور میں نہ اپنا دل بڑا کر پائی نہ اپنا ظرف یااللہ مجھے معاف کر دے پلیز اللہ پاک پلیز مجھے معاف کر دیں۔"

وہ زار و قطار رو رہی تھی اور روتے روتے وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے معافی مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر کے تمام بڑے ایک جگہ اکٹھے تھے اور تمام بچے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے شاہزین بھی حیات کو اس کے کمرے میں لے گیا تھا کمرے میں خاموشی تھی سب اس صدمے سے اب تک پوری طرح باہر نہیں نکل پائے تھے بلال شاہ نے بات کا آغاز کیا تھا

۔

"بھائی سارہ بچی ہے اس نے جو کیا ہے میری بچی کے ساتھ وہ غلط تھا لیکن اس کے بعد جو باتیں اسے اپنے بارے میں پتہ چلی ہے اس نے اس کے دماغ پر گہرا اثر چھوڑا ہے ہمیں کچھ سوچنا چاہیے وہ غلطی پر تھی مگر اب شرمندہ ہے سمیرہ اس کے روم میں گئی تھی اور وہ خود کلامی میں باتیں کرتے ہوئے بے تحاشا رو رہی تھی۔"

لیکن فاطمہ کا غصہ اب تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

"وہ بچی نہیں رہی ہاتھ سے نکل چکی ہے اس نے جو کیا وہ بچے نہیں کرتے وہ میری کچھ نہیں لگتی اگر وہ اس وقت بے ہوش نہ ہوتی تو میں اسی وقت اسے گھر سے نکال دیتی۔"

فاطمہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

"سب اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر ہم یہ نہیں بھول سکتے کہ وہ ہماری زمہ داری ہے گھر کی بچی ہے جو اس نے کیا ہے وہ غلط ہے مگر ہمیں ہی اسے سمجھانا ہو گا اور جہاں تک مجھے لگتا ہے فلہال کے لئے ہمیں اسے یہاں سے کچھ دور بھیج دینا چاہیے تاکہ اسے بھی تھوڑا وقت مل سکے اپنے آپ کو سمجھنے کا اس بات کو ایکسیپٹ کرنے کا جو اسے آج معلوم ہوئی ہے کیونکہ تمہارے سسرال میں کوئی ہے نہیں اور تمہارا شوہر تو اکثر باہر رہتا ہے کام کے سلسلے میں اس بیچ میں اسے تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا کیونکہ تمہیں اس پر بہت غصہ ہے اور اس گھر میں سارہ کا رہنا مناسب نہیں ہے کسی بھی صورت مجھے ایک ہی حل نظر آتا ہے کہ ہم اسے اس کی پھوپھو کے پاس بھیج دے اسلام آباد اور میں یونیورسٹی سے اسکا ٹرانسفر کروا کر وہاں ایڈمیشن کروا دونگا اس کا دل بھی بہل جائے گا پڑھائی میں لگ جائے گی تو اور تمہاری نند ویسے بھی اکیلی ہی رہتی ہے وہاں تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا البتہ تم اپنے شوہر سے پوچھ لو ایک مرتبہ آخر کو اس کی بھی اولاد ہے اگر وہ راضی ہوتا ہے تو یہ حل مجھے بہتر لگتا ہے۔"

ارباز شاہ مسئلہ کا حل تلاش کرتے ہوئے بولے تھے۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں اس کے ابو سے پھر بتاتی ہوں اور آپ اسے بھیجنے کی تیاری کریں مجھے امید ہے جب وہ ساری بات سنینگے وہ بھی آپ کی بات سے متفق ہوں گے۔"

اور ارباز شاہ کا یہ فیصلہ سب کو ہی مناسب لگا تھا۔

"حیات کیا میں اندر آسکتا ہوں۔"

شاہزین نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے پوچھا تھا

"آجائے زین۔"

www.novelsclubb.com

حیات صوفے پر بیٹھے کھڑکی کے پار آسمان کے طرف دیکھ رہی تھی۔

"حیات ٹھیک ہو نہ تم؟"

شاہزین نے حیات کو یوں گم سم بیٹھے دیکھ کر پوچھا تھا

"جی زین میں ٹھیک ہوں بلکل بس ابھی فریش ہو کر بیٹھی ہوں بہت تھکن ہو رہی تھی اس لئے سوچ رہی تھی سو جاؤں۔"

حیات نے اپنی توجہ شاہزین کی جانب موڑی تھی۔اور اب شاہزین صوفے پر حیات سے کچھ دور ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"ہاں بلکل مجھے معلوم ہے تم بہت تھک گئی ہو یہ دن بہت ٹف تھا تمہارے لیے اور ضرور ریسٹ کرنا مگر اس سے پہلے کچھ کھالو۔" شاہزین نے بات مکمل نہیں کی تھی کہ اس سے پہلے ہی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"شاہزین صاحب یہ کھانا لائی ہوں آپ نے منگوایا تھا نہ۔"

"ہاں اسے یہاں ٹیبل پر رکھ دو پلیز۔"

زینت کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر جا چکی تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ ابھی تم سو گئی تو ڈنر کرنے کے لیے تم باہر نہیں انے والی تو پھر جلدی سے کھانا کھالو اور پھر آرام سے سو جاؤں تمہیں صبح تک کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا۔"

"زین میرا بلکل دل نہیں ہے کھانے کا میرا سر شدید درد کر رہا ہے میں بس ریسٹ کرونگی پلیز زین."

"جی مجھے پتہ ہے تمہارا سر درد کر رہا ہے تمہاری آنکھوں سے اندازا ہو گیا تھا مجھے جب میں تمہیں روم میں چھوڑنے آیا تھا اور میں نے میڈیسن بھی منگوائی ہے لیکن خالی پیٹ نہیں لینے دونگا میں تمہیں میڈیسن چلو شاباش پہلے کچھ کھانا پڑھے گا تمہیں۔"

شاہزین اسے دیکھتا ہوا بول رہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے مگر آپ نے تو صبح سے کچھ نہیں کھایا ہو گا اور باقی گھر والوں نے بھی مجھے پتہ ہے میں کیسے کھالوں۔"

حیات فکر مند ہوئی تھی۔

"ہاں میں کچھ دیر میں ٹیبل سیٹ کرواؤنگا اور سب کھانا کھا لینگے اور میں بھی سب کے ساتھ کھاونگا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور اگر کھانے کا ویٹ کرا تو تم جب تک بنا میڈیسن لیے بنا کچھ کھائے سو جاتی اسی لیے پہلے تمہیں ڈنر کروانے آیا ہوں اب جلدی سے کھانا سٹارٹ کروں یہ چھوڑو تم میں خود ہی کھلا دیتا ہوں ورنہ تم نہیں کھاؤ گی ایسے۔"

شاہزین اپنی بات مکمل کر کے ٹرے اٹھا چکا تھا اور حیات کی نظریں شاہزین پر رک سی گئی تھی۔ شاہزین اب بیٹھ چکا تھا اور حیات کو کھانا کھلانے لگا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو حیات کیا ہو گیا؟"

اس نے پہلا نوالہ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"زین کوئی کسی کا اتنا خیال کیسے رکھ سکتا ہے؟"

حیات اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے ہوئی تھیں۔

"کسی کا تو نہیں پتا مگر شاہزین حیات کا خیال رکھنے میں کوتاہی نہیں برت سکتا تمہارا خیال رکھنا میرے لیے دوسرے سبھی کاموں سے زیادہ ضروری ہے۔"

وہ دونوں یوں ہی باتیں کرتے رہے تھے شاہزین حیات کو کھانا کھلا کر میڈیسن دے کر ریسٹ کرنے کا کہہ کر ٹرے لیتے ہوئے روم سے باہر آ گیا تھا لیکن حیات کچھ گہری سوچ میں پڑ چکی تھی۔

"زین جس سے بھی محبت کرتے ہیں وہ دنیا کی خوش قسمت لڑکی ہے اور زین میں آپکو کسی قسم کی آزمائش میں نہیں ڈالونگی میں آپکو اس لڑکی سے دور نہیں ہونے دونگی میں ہمارے معاملات کا کوئی حل ضرور نکال لونگی۔"

شاہزین نے کھانا لگوانے کا کہا تھا اور اب ارمان ابراہیم اور ارسلان کی مدد سے سب کو ایک ایک کر کے کھانے کے لیے بلا لایا تھا سب کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے سارہ کو کمرے میں کھانا بھجوا دیا گیا تھا جو کہ سب کے سامنے بھجوایا گیا تھا تو سب یہ بات جانتے تھے۔

"حیات کدھر ہے اسے کھانے کہ لیے کیوں نہیں بلایا۔" ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہی سب کا یہی سوال تھا۔

"حیات تھکی ہوئی تھی اسے کھانا کھلا چکا ہوں میں وہ آرام کر رہی ہے اب."

شاہزین کے جواب سے سب پر سکون ہوئے تھے اور من ہی من میں اسے دعائیں دیں تھی۔

"ماشاءاللہ میرا بچہ کتنا سمجھدار اور زمہ دار ہو گیا ہے اللہ پاک تم دونوں کو نظر بد سے بچائے ۔"

شاہزین کی ماں نے اپنے بیٹے کا ہاتھ چومتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی سب کھانے میں مصروف تھے جب ارباز شاہ نے ایک اعلان کیا تھا۔

"سارہ کا تمام انتظامات ہو چکے ہے وہ کل ہی اسلام آباد چلی جائے گی اپنی پھوپھو کے پاس اسکی یونیورسٹی سے ٹرانسفر کی بات کی ہے کچھ ڈیز میں یہ معاملہ بھی سیٹ ہو جائے گا۔"

ارباز شاہ کی اس بات پر کسی نے کوئی سوال نہیں کیا تھا سب اپنی گردن اثبات میں ہلا کر دوبارہ کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

رات ہو چکی تھی سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے سونے کی تیاری میں تھے پر چھت پر دو وجود باتوں میں مصروف تھے۔

ابراہیم اور مشایم تازہ ہوا لینے چھت پر گئے تھے۔

"مشایم شادی کے بعد ہمیں ایک دوسرے کو ٹھیک سے جاننے کا موقع نہیں ملا شاید یہ آزمائش کا وقت تھا ان کچھ دنوں میں بہت سی ایسی چیزیں ہوئی جس کا ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے لیکن ہر رات کہ بعد صبح ضرور آتی ہے اگر اندھیرا ہے تو روشنی بھی ہوتی ہے جو ہر خوف ہر اندھیرا اپنے ساتھ لے جاتی ہے آگے بہترین دن ہمارا انتظار کر رہے ہیں پچھلے دنوں جو کچھ ہوا گھر میں اس کی وجہ سے آئی نو تم ڈسٹرب ہو گی ایک نئے گھر میں آکر فوراً ہی تمہیں بہت سی ہر ڈلز کا سامنا کرنا پڑا میں معافی چاہتا ہوں اس کے لیے اور یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی پوری کوشش کرونگا کہ تمہیں ہر وہ خوشی دے سکو جس کی تم حقدار ہو۔"

ابراہیم مشایم کے بلکل سامنے کھڑے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جس پر مشایم نے اپنا دوسرا ہاتھ انتہائی خلوص سے رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابراہیم آپکو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ اب میری بھی فیملی ہے یہاں کے ہر دکھ سکھ میں اب میں برابر کی شریک ہوں اور آپ اور اپکے تمام گھر والیں بہت اچھے ہیں اتنی پریشانیوں کے رہتے بھی مجھے یہاں ہر کسی کہ لہجے میں اپنا پن محسوس ہوتا ہے اور

آزمائش وقتی ہوتی ہے ہمیں بس اس بات پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ ہم اس آزمائش میں ثابت قدم رہتے ہے یہ نہیں کیونکہ اللہ پاک اپنے بندوں پر ان کی برداشت سے زیادہ آزمائش نہیں ڈالتااور آپ ایک بہترین لائف پارٹنر ہےاور میں اپنی پوری کوشش کرونگی کہ میں آپ کی امیدوں پر پوری اتر سکوں۔"

"مشایم ہم دونوں مل کر ایک دوسرے کی خوشیوں کا ہمیشہ خیال رکھیں گے اور ایک دوسرے کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے تم نے میری زندگی میں شامل ہو کر میری زندگی مکمل کردی ہے۔" وہاں بس وہ دونوں تھے جو اپنے ساتھ ڈھیروں محبت لیے ایک دوسرے پر لٹانے کو تیار بیٹھے تھے ہوا میں محبت کے رنگ بھر چکے تھے وہ لوگ کتنی دیر وہاں کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتوار کا دن تھا سب ناشتہ کی میز پر بیٹھے تھے جب سارہ اپنا تمام سامان لے کر کمرے سے باہر آئی تھی۔اور اب وہ ڈائننگ روم کی طرف بڑھی تھی۔

"اسلام و علیکم !۔"وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

"آؤ بیٹا ناشتہ کر لو۔"سمینہ نے سارہ کو یوں کھڑے دیکھ کر کہا تھا۔

"نہیں شکریہ خالہ میں جو کچھ کر چکی ہوں اس کے بعد میں اپنے سارے حق کھو چکی ہوں آپ سب نے میری ہر غلطی معاف کر دیں پر میں بعض نہ آئی میں غلطیاں کرتی چلی گئی سب کے روکنے کے باوجود میں نہیں رکی میں آج جس مقام پر کھڑی ہوں وہ سب میری خود کی غلطیوں کا نتیجہ ہے لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے مجھے گھر سے باہر نہیں پھینکا بلکہ دوسری جگہ میرا رہنے کا انتظام کروایا مجھے لاوارث نہیں چھوڑا آپ سب بہت اچھے ہیں شاید میں اپنی بڑائی میں کبھی آپ لوگوں کے پیار کو دیکھ ہی نہیں پائی بس حسد کرتی رہی میں معافی کے قابل تو نہیں ہوں مگر پھر بھی آپ سب سے سچے دل سے معافی مانگنا چاہتی ہوں اور یہ وعدہ کرتی ہوں کے آئندہ میں کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کرونگی جس کی وجہ

سے آپ لوگوں کا سر جھکے ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا اب مجھے چلنا چاہیے فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے اللہ حافظ۔"

سارہ وہاں سے جا چکی تھی وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسے پکارہ تھا سارہ پیچھے پلٹی تھی۔

"سارہ۔" یہ آواز حیات کی تھی۔

سارہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

"مل کر نہیں جاؤ گی اپنی کزن سے؟"

سارہ فوراً ہی اس کے گلے لگی تھی اور نا چاہتے ہوئے بھی وہ اپنے آنسوؤں نہیں روک پائی تھی۔

"مجھے معاف کر دو حیات سالوں سے جو نفرت میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں پال رکھی تھی وہ ایک جھٹکے میں بہہ گئی ہیں آج مجھے خود پر شرمندگی ہو رہی ہے حیات۔"

وہ نم آنکھوں سے بول رہی تھی۔

"میں نے کبھی تمہارا بڑا نہیں چاہا سارہ میرا خدا گواہ ہے میں تو ہمیشہ تمہیں سمجھانا چاہتی تھی مگر تم میری باتیں ان سنی کر دیتی تھی مگر مجھے خوشی ہے کہ تم سمجھ گئی اب مجھے کوئی شکایت نہیں ہے تم سے مجھے امید ہے تم وہاں جا کر ایک نئے سرے سے اپنی زندگی شروع کرو گی یہ بات یاد رکھنا کہ تم جب چاہوں مجھ سے بات کر سکتی ہو اور یہاں آسکتی ہو سب کا غصہ جائز ہے مگر سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں وہ جلد ہی سب بھول جائینگے اس بات کی فکر مت کرنا۔"

حیات مسکراتی ہوئی بول رہی تھی۔

"تم واقعی بہت اچھی ہو تمہارا دل بہت بڑا ہے تھینک یو سو مچ حیات۔"

اور اب سارہ الوداعیہ جملوں کے ساتھ رخصت لے چکی تھی اور فاطمہ اوپر کھڑی تب تک اسے جاتا دیکھتی رہی جب تک اسکی گاڑی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی کیونکہ ماں کی ناراضگی جتنی بھی ہو مگر وہ اپنی اولاد کو دور ہوتا نہیں دیکھ سکتی یہ ایک ماں کے لیے بہت اذیت ناک ہوتا ہے۔

سارہ جاچکی تھی وہاں پہنچنے کی اطلاع مل چکی تھی دو دن گزر چکے تھے سب اپنی روز مرہ کے کاموں میں لگ چکے تھے سمینہ واپس جاچکی تھی اپنے بچوں کے ساتھ البتہ زینب یہی رکی تھی کیونکہ اسے حیات سے اپنے اسائنمنٹ کے لیے مدد چاہیے تھی فاطمہ واپس جانا چاہتی تھی مگر سارے گھر والوں کے اسرار پر رک گئی تھی کیونکہ وہ گھر میں اکیلی جاکر کیسے رہ سکتی تھی اور سارہ کے جانے کے بعد سے اس کی طبیعت بھی کچھ ناساز تھی۔

رات کھانے کے بعد حیات شاہزین کی کمرے کی طرف بڑھی تھی۔ وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی تھی اور فوراً ہی اندر سے جواب آیا تھا۔

"اندر آجایئے۔"

حیات کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"حیات آجاؤ وہاں کیوں کھڑی ہو گئی ہو۔"

حیات کو دروازے سے کچھ آگے کھڑا ہوتا دیکھ شاہزین نے کہا تھا۔

"زین مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے کیا ہم کچھ دیر چھت پر چل سکتے ہے کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی ہے مجھے۔"

وہ نظریں ملائے بنا بولی تھی۔

"ہاں بلکل چل سکتے ہیں حیات چلو آجاؤ۔"

وہ دونوں چھت پر جا چکے تھے کچھ دیر بنا کچھ کہے حیات سامنے آسمان پر دیکھتی رہی تھی۔

"کیا ہوا حیات تمہیں کچھ بات کرنی تھی۔"

شاہزین کو تجسس ہوا تھا۔

"زین مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے کہوں یہ بات۔"

وہ ہچکچائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حیات تم زین کے سامنے کھڑی ہو تمہارے سامنے تمہارا زین ہے مجھ سے کیسی جھجھک حیات؟"

وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہا تھا

"زین مجھے ہمارے رشتے کے بارے میں بات کرنی ہے۔"

حیات کی اس بات پر شاہزین کچھ پل کے لیے ساکت ہو گیا تھا۔

"زین۔"

"ہاں حیات میں سن رہا ہوں تم جو کہنا چاہتی ہو کہہ سکتی ہو۔"

شاہزین اضطراری کیفیت میں گھرا اسے دیکھ رہا تھا۔

"زین وہ دراصل۔" اس نے تمہید باندھی۔

"ہاں حیات کہو۔" زین کی اندرونی کیفیت اس کی تمہید پر بدلتی جا رہی تھی نا جانے وہ کیا کہنے والی تھی۔

"زین مم۔۔۔۔۔میں۔" وہ کہتے ہوئے رکی تھی اور اب کی بار وہ ریکنگ کی طرف گھوم گئی تھی اور ریکنگ پر سختی سے ہاتھ جمائے اس نے آنکھیں میچی تھیں۔

"کیا وہ زین سے یہ بات کہہ سکتی تھی؟"

"ہاں کہہ سکتی تھی کیونکہ یہی زین کی خوشی تھی اور زین کی خوشی کے لیے حیات کچھ بھی کر سکتی تھی اپنا دل بھی مار سکتی تھی اپنے جذبات اپنے دل میں دفن بھی کر سکتی تھی۔"

حیات کو ریکنگ کی طرف گھومتا دیکھ شاہزین بھی اس کے بلکل ساتھ ریکنگ کے پاس حیات کی طرف اپنا رخ کرے کھڑا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے حیات تمہاری یہ خاموشی مجھے بے چین کر رہی ہے۔"

وہ بے چین ہوا تھا۔

"زین میں یہ نکاح ختم کرنا چاہتی ہوں۔"

حیات کی اس بات پر شاہزین کا دل ڈوبا تھا

"کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔"

شاہزین کو لگا کہ وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔

ماحول میں گھٹن بھرتی محسوس ہوئی تھی وہاں کھڑے وہ دونوں وجود ساکت کھڑے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دکھائی دیتے اپنے عکس پر نظریں جمائے سانس روکے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کچھ لمحے بیتے تھے حیات شاہزین کے سامنے خود کو کمزور پڑتا دیکھ وہاں سے بے یقینی کے عالم میں چلتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب گئی تھی اور شاہزین ریکنگ سے پشت ٹکائے حیات کا جاتا ہوا عکس دیکھتا ہزیانی کیفیت میں وہی بیٹھتا چلا

گیا تھا ماحول کی گھٹن شاہزین کو بڑھتی محسوس ہو رہی تھی سانس لینا مشکل لگ رہا تھا حیات جا چکی تھی۔

وہ کیسے جا سکتی تھی وہ کیسے کہہ سکتی تھی یہ وہ تو شاہزین کے تھی وہ کسی اور سے محبت کیسے کر سکتی تھی حیات تو صرف زین کی ہے وہ کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہے حیات کے بغیر تو شاہزین نے کبھی جینا ہی نہیں سیکھا تھا اس پوری دنیا میں جو وجود مجھے رگِ جان سے عزیز ہے میں اس کے بغیر کیسے رہو نگا کاش وہ مجھ سے میری جان مانگ لیتی آج کاش وہ یہ سب نہ کہتی کاش وہ کسی اور کو پسند نہ کرتی وہ بے یقینی کے عالم میں اپنے دل میں لاتعداد سوچوں میں الجھ سا گیا تھا۔

"حیات تمہارے بنا میں اپنی زندگی کا تصور کیسے کر سکتا ہوں اگر میری زندگی میں حیات نہیں تو شاہزین کیسے ہو سکتا ہے۔"اب کی بار اس کی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کی انکھوں سے نا جانے کب سے آنسوں بہہ رہے تھے

"حیات تم زین کی ہو یہ کیسے کر سکتی ہو تم حیات۔"اب وہ گھٹنوں کے بل بازوں لپیٹے ہچکیوں سے رو رہا تھا۔

اور ناجانے کب تک وہ روتا رہا تھا اور اس بات پر یقین کرنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔

حیات بے تاثر چلتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی اور اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر کے دروازے سے کمر ٹکائے وہی بیٹھ گئی تھی اسے اب تک اس بات کا یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ شاہزین کو یہ سب کہہ چکی ہے بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

"زین میں اپنی وجہ سے آپ کو اپکی محبت سے دور نہیں کر سکتی اگر میں یہ نا کرتی تو آپ میرے لیے اپنی اس محبت کی قربانی دے دیتے جسے آپ نے سب سے چھپائے رکھا میں اتنی خود غرض نہیں ہو سکتی زین۔"

وہ اپنی آنکھوں میں امڈتے سمندر کو نہیں روک پائی تھی اور زار و قطار رونے لگی تھی۔

"میں نہیں جانتی زین میں کیسے رہو نگی آپ کے بغیر بچپن سے آج تک میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر ہر کام کیا ہے میری پوری زندگی آپ کے ہی گرد گھومتی ہے میں کیسے رہو نگی آپ کے بغیر اس بات کا سوچ کر ہی میں گھٹن محسوس کر رہی ہوں تو میں اسے کرتے ہوئے کیسے جی پاؤ نگی زین۔" وہ روتی چلی جا رہی تھی۔

"زین کی حیات ٹوٹ چکی ہے آج ایک کانچ کی گڑیا کی طرح آپ نے مجھے سمنبھال کر رکھا تھا زین آج وہی کانچ مجھے چب رہا ہے مجھے تکلیف دے رہا ہے زین میں کیا کروں زین مگر میں آپ کی خوشیوں میں رکاوٹ نہیں بن سکتی کبھی نہیں حیات زین کہ لیے اپنا سب کچھ قربان کر سکتی ہے۔"

حیات کو ماحول میں گھٹن محسوس ہونے لگی تھی جب وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی بالکنی میں داخل ہوئی تھی اور وہاں پڑے جھولے پر ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اور نا جانے کب تک وہ اپنا درد آنسوؤں کے زریعے باہر نکالنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔

مگر درد آنسوؤں سے کم ہوتا تو سب آنسو بہا کر اپنی تکلیفیں ختم کر لیتے مگر درد تو وہ شے ہے جسے نہ وقت کم کر سکتا ہے نہ آنسو درد ایک بار دل میں داخل ہو جائے تو وہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی اپنے ہمدرد کی دوا کے بغیر ختم نہیں ہوتا۔

جانے کتنے گھنٹے دو وجود اپنے درد سے کراہتے ہوئے بے آسرا ایک ہی جگہ سے لگے بیٹھے رہے تھے انکی آنکھیں آنسوں بہا بہا کر خشک ہو چکی تھی مگر دردِ جدائی پر صبر کرنا آسان نا تھا اور ہر انسان کو اپنے حصے کی تکلیف خود ہی جھیلنی پڑتی ہے۔

---

www.novelsclubb.com

صبح کا وقت تھا ابراہیم کسی کام سے چھت پر آیا تھا جب وہ شاہزین کو یوں ریلنگ سے ٹیک لگائے بیٹھے دیکھ حیران ہوا تھا اور فوراً ہی اس کی طرف بڑھا تھا۔

"شاہزین کیاہواہے یہاں کیوں بیٹھے ہو تم ؟"ابراہیم نے شاہزین کا ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر شاہزین چونک کر اٹھا تھا وہ رات میں یہاں بیٹھے بیٹھے کب سو یا تھا اسے خود نہیں پتہ تھا۔

"میں یہاں ہاں وہ." وہ کچھ بول نہیں پارہا تھا رات کی بات نے اس کے بولنے کی صلاحیت کو ماؤف کر دیا تھا۔

"شاہزین بتاؤ یار کیاہواہے اپنی حالت دیکھوں کیا تم پوری رات یہی بیٹھے رہے ہو؟"

اس بات پر شاہزین نے اپنا چہرہ اونچا کر کے ابراہیم کو دیکھا تھا

"یااللہ شاہزین تمہاری آنکھیں دیکھوں اتنی ریڈ ہو رہی ہے اور بہت سوج رہی ہے کیا تم روتے رہے ہو پوری رات۔"

ابراہیم کو اب فکر ہونے لگی تھی شاہزین کی یہ حالت دیکھ کر وہ وہی اس کے پاس بیٹھ چکا تھا اور اس کے کندھوں کو اپنے ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑے اس سے سوال کر رہا تھا جب شاہزین اس کے سینے سے لگا تھا وہ اس شدت سے اس کے گلے لگا تھا کہ ابراہیم چونک کر

رہ گیا تھا مگر اصل حیرانی تو اسے جب ہوئی تھی جب اس سے الگ ہو کر اس نے شاہزین کی انکھوں میں نم دیکھی تھی۔

"مجھے سچ سچ بتاؤ شاہزین کیا بات ہے؟"

"حیات نے نکاح ختم کرنے کا کہا ہے۔" وہ ہنوز اپنی نگاہیں سیڑھیوں کی جانب رکھے بولا تھا جہاں سے حیات رات کو گزری تھی۔

ابراہیم کو یہ بات سن کر حیرانی ہوئی تھی۔

"میں بات کرونگا حیات سے ایسا نہیں ہوگا تم ٹینشن مت لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"ایسا نہیں ہوگا حیات نے جیسا کہا ہے ویسا ہی ہوگا میں نہیں چاہتا حیات کو کبھی بھی اس کام کے لیے فورس کیا جائے جو وہ نہ کرنا چاہے۔" اس نے اپنے انکھوں کی نمی کو اپنی ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا تھا۔اور ابراہیم کی طرف دیکھا تھا۔

"بس جو ہونا تھا ہو گیا کوئی اس سے کچھ نہیں کہے گا اور تم اس بات کا زکر مت کرنا کسی سے میں خود بات کرونگا پاپا سے اپنی طرف سے حیات کا نام نہیں آنا چاہیے کسی بھی مسئلہ میں بس میں ہینڈل کر لونگا۔"

اس نے اپنے لہجے کی لڑکھڑاہٹ چھپائے بولا تھا۔ مگر ابراہیم اس سے واقف تھا بچپن سے ان دونوں کی دوستی گہری رہی تھی اور ابراہیم نے آج تک اسے یوں ٹوٹتا نہیں دیکھا تھا۔

"سب ہینڈل کر لو گے تم مگر حیات کہ بغیر اپنی لائف کیسے ہینڈل کرو گے شاہزین میں اچھی طرح جانتا ہوں شاہزین تم یہ نہیں کر سکتے۔"

ابراہیم شاہزین کو بازوؤں سے جکڑے کہہ رہا تھا۔

"حیات کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں میں بس اس بات کا زکر مت کرنا تم۔"

وہ بولتا ہوا کھڑا ہوا تھا ابراہیم بھی اس کے ساتھ اٹھا تھا۔

شاہزین وہاں سے جا چکا تھا اور ابراہیم اب تک وہی کھڑا اپنی سوچوں میں گم تھا۔

زینب حیات کے کمرے میں داخل ہوئی تھی حیات کو کمرے میں ناپا کر وہ باہر جانے ہی لگی تھی جب اسے بالکنی میں جھولے پر بیٹھی حیات دکھی تھی پر وہاں پہنچنے پر پتہ لگا تھا کہ حیات جھولے سے سر ٹکائے سو رہی تھی اور زینب کی آواز پر چونک کر اٹھی تھی۔

"حیات یہاں سو رہی ہو تم خیریت ہے نہ"

زینب نے اسکے ہر جذبات سے عاری چہرہ اور سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں پتہ نہیں کب آنکھ لگ گئی پتہ ہی نہیں چلا چلو اندر چلتے ہیں۔"

حیات زینب سے نگاہیں ملائے بنا ہی جواب دیتی ہوئی اٹھی تھی جس پر زینب نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر دوبارہ بٹھایا تھا اور خود بھی اس کے پاس بیٹھی تھی۔

"تم میری طرف کیوں نہیں دیکھ رہی نظریں کیوں چڑا رہی ہو حیات ایسا تم جب ہی کرتی ہو جب تم کچھ چھپا رہی ہوں اور تمہاری آنکھیں دیکھو صاف پتا چل رہا ہے کچھ ہوا ہے اب مجھے بتاؤ کیا بات ہے ادھر دیکھوں میری طرف۔"

زینب نے حیات کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور اس کا چہرہ اونچا کر کے اسکی آنکھوں میں جھاکا تھا جہاں ایک عجیب سی خاموشی تھی حیات نے بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھا

تھااور پھر ایک ایک کر کے رات کی ساری کہانی اسے سنائی تھی اور اس کہانی کے ساتھ وہ اپنے اندر کے سمندر کو آنکھوں سے بہاتی رہی تھی۔ مگر وہ ایک ایسا طوفان اپنے اندر سمائے بیٹھی تھی جس کو روکنا اس کے بس میں نہ تھا۔

"حیات یہ کیا کہہ رہی ہو تم یہ کیسے سوچ سکتی ہو کہ شاہزین کسی اور کو پسند کرتے ہیں انکی آنکھوں میں انکی باتوں میں ہمیشہ تمہارا عکس دکھتا ہے انکی تمہارے لیے محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے تم کیسے سوچ سکتی ہو یہ سب اور اوپر سے تم نے انہیں کہہ بھی دیا حیات ان پر کیا بیتی ہو گی اور خود کو تو دیکھوں ایک رات میں یہ حال ہوا ہے تمہارا ساری زندگی رہ لو گی تم؟"

زینب کو اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"میں جانتی ہوں انکے لئے میری محبت اسی لیے میں انہیں خود میں سے اور اپنی محبت میں سے کسی ایک کو چننے کا نہیں کہہ سکتی وہ مجھے چنے گے اور اپنی محبت میرے لیے قربان کر دینگے اور حیات خود غرض نہیں ہے میں اپنی خوشیوں کی خاطر کیسے زین کو اپنی محبت کو مپرومائز کرتے دیکھ سکتی ہوں بس اب وہی ہو گا جو میں کہہ چکی ہوں زین کی شادی انکی

مرضی سے ہو گی اور میں جانتی ہوں وہ تایا جان سے بات کر لینگے اور میرے فیصلے کہ خلاف نہیں جائینگے۔"

حیات نے اپنے ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا تھا۔

"مگر تمہیں یہ بات کیسے پتہ چلی کہ وہ کسی اور سے محبت کرتے ہیں؟"

وہ اب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی

"بس مجھے پتہ چل گئی وہ سب چھوڑو تم بس اس بات کا ذکر مت کرنا تم جاؤ میں فریش ہو کر کچھ دیر میں آتی ہوں۔"

حیات وہاں سے کھڑی ہوئی تھی

"چلو ٹھیک ہے مگر جلدی آجاؤ۔"

زینب کمرے سے باہر نکلی تھی اس کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی کمرے سے باہر ہی اس کا سامنا ابراہیم سے ہوا تھا ان دونوں کی نگاہیں ٹکرائی تھی اور دونوں کے چہروں پر پریشانی تھی ماتھے پر بل تھے۔

ناشتہ پر تمام گھر والے اکٹھے تھے مگر حیات اور شاہزین اب تک نہیں آئے تھے اور سب انکا انتظار کر رہے تھے۔

"پہلے تو کبھی یہ دونوں دیر سے نہیں آئے آج کدھر رہ گئے حیات اور شاہزین؟"

ارباز شاہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"یہ لو آ گئے میرے بچے."

وجدان شاہ نے محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

وہ دونوں ایک ہی وقت میں ڈائننگ روم میں داخل ہوئے تھے دونوں کی نگاہیں ملی تھی وقت ٹھہرا تھا مگر یکدم ہی رات والے واقع دونوں کی نگاہوں کے سامنے آیا تھا اور تکلیف کی ایک لہر دونوں کے وجود میں گھلی تھی اور نگاہیں دوسری جانب موڑ کر اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

"تم دونوں کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے کیا بات ہے تم دونوں کے چہرے اترے ہوئے ہیں آنکھیں بھی سوج رہی ہے۔"

زنیرہ نے ان دونوں کے سپاٹ چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں چاچی بس طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لیے رات میں نیند نہیں آرہی تھی۔" حیات نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا۔

"ہاں اور میرے سر میں درد ہے رات سے اسلیے آنکھیں سوج رہی ہونگی شاید۔" شاہزین نے حیات کو اپنی آنکھوں کے حصار میں لیتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں ڈاکٹر کو کال کر دیتا ہوں وہ گھر آجائیں گے دونوں کو چیک کر لینگے۔"

وجدان شاہ نے اپنا موبائل ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں نہیں چاچو ہم ٹھیک ہیں۔" حیات اور شاہزین کی زبان سے ایک ہی الفاظ ساتھ ادا ہوئے تھے جس پر حیات نے اپنا چہرہ اونچا کیا تھا اور شاہزین کو دیکھا تھا جو پہلے سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"ٹھیک ہے پھر ناشتہ کرو دونوں اور میڈیسن لے کر ریسٹ کرو آپ دونوں شاہزین آج تم آفس نہیں جاؤ گے اور حیات تم بھی یونیورسٹی نہیں جاؤ گی۔"

وجدان شاہ نے حتمی فیصلہ سنایا تھا اور ان کے فیصلہ ان دونوں نے احترام سے مانا تھا۔

سب ناشتہ کر چکے تھے حیات اور شاہزین دونوں کو فاطمہ دوائی دے چکی تھی اور اب وہ دونوں اپنے اپنے کمرے میں موجود تھے۔

شام کا وقت تھا ارباز شاہ اپنے کمرے میں موجود تھے جب شاہزین دستک دے کر ان کے بلانے پر اندر داخل ہوا تھا اور ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا جس پر ارباز شاہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب میز پر رکھی تھی اور اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"کیا بات ہے بیٹا کچھ پریشان لگ رہے ہو اور طبیعت کیسی ہے اب؟"

شاہزین نظریں جھکائے بیٹھا تھا کیونکہ وہ جو بات کہنے آیا تھا وہ ان کے آنکھوں میں دیکھ کر تو کہنے کی ہمت وہ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔

"جی پاپا میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی آپ سے اگر آپ کے پاس کچھ وقت ہو تو۔"

وہ میز پر نظریں ٹکائے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں بیٹا کہو میں فارغ ہو اور سن رہا ہو۔"

ارباز شاہ آگے کو ہوئے تھے۔

"پاپا وہ بات شاید آپ کو پسند نہ آئے آپ مجھ سے ناراض بھی ہونگے میں جانتا ہو مگر کبھی کبھی کچھ فیصلے ہم سے حالات کرواتا ہے اور ہم مجبور ہو جاتے ہیں حالات کے ہاتھوں کٹ پتلی بن جاتے ہیں اور اپنی خواہشات کو روندتے چلے جاتے ہیں اور شاید کوئی بات مجھے بھی اتنا مجبور کر چکی ہے کہ مجھے یہ فیصلہ لینا پر رہا ہے۔"

اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

"ایسی بھی کیا بات ہے شاہزین جو تم ایسی باتیں کر رہے ہو اب بتا بھی دو مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"

ارباز شاہ نے تشویش ناک نگاہوں سے اسے دیکھا تھا جو نظریں جھکائے نا جانے اپنی آنکھوں میں کتنے درد چھپائے بیٹھا تھا۔

"پاپاوہ میں۔" وہ رکا تھا

"کہو شاہزین رک کیوں گئے بولو۔" انہیں تجسس ہوا تھا

"پاپاآپ ناراض مت ہونا مجھ سے پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرنا۔" اس نے تمہید باندھی تھی۔

"شاہزین پہلے بولو تو سہی بات کیا ہے مجھے پریشانی ہو رہی ہے اب." وہ واقعی پریشان ہوئے تھے اور پھر وہ آگے کو ہوئے تھے۔

"پاپامیں حیات سے شادی نہیں کر سکتا چاہے آپ جس سے چاہے میں کر لونگا شادی مگر حیات وہ نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ میں آپکو نہیں بتا سکتا مجھے معاف کر دیجیے گا پلیز۔" ایک سانس میں سپاٹ سے لہجے میں وہ کہتا گیا تھا شاہزین کی اس بات نے کچھ سیکنڈز کے

لیے ارباز شاہ کو سکتے میں ڈال دیا تھا اور جیسے ہی وہ سکتے سے باہر آئے وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ان کے چہرے پر غصہ اور ناامیدی صاف ظاہر تھی۔انکے کھڑے ہوتے ہی شاہزین بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ دونوں آمنے سامنے تھے مگر شاہزین کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

"تم ہوش میں تو ہو نہ شاہزین یہ کیا کہہ رہے ہو تم حیات سے نکاح ہوا ہے تمہارا کیسے کر سکتے ہو تم ایسا میرے بھائی کو کیا جواب دونگا میں حیات میری بیٹی ہے اس کے ساتھ ایسا کرنے کی اجازت نہیں دونگا میں تمہیں کبھی نہیں یاد رکھنا۔"

وہ سخت لہجے میں بولے تھے۔

"پاپا میں آپکے کسی فیصلے کے خلاف نہیں گیا آج تک مگر آج میں مجبور ہوں آپ چاہے جس سے میری شادی کروادیں مگر وہ حیات نہیں ہوگی پلیز پاپا پر میں یہ نکاح ختم کرنا چاہتا ہوں اس سلسلے میں میں آپکی بات نہیں مان سکتا۔"

وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔

"شاہزین آج تم نے اپنے باپ کا مان توڑ دیا میرا سر جھکا دیا میرے بھائی کے سامنے مجھے شرمندہ ہونا پڑھے گا صرف اور صرف تمہاری اس خواہش کی وجہ سے اور اس بات کے لئے میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا کبھی بھی تم جا سکتے ہو اور اب تمہارا میری بیٹی حیات کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے۔"

اس بات پر شاہزین کے اندر کچھ ٹوٹا تھا جس کی آواز نے اس کے اندر ایسا شور برپا کیا تھا جسے وہ چاہ کر بھی خاموش نہیں کر پا رہا تھا اور یونہی سر جھکائے وہ کمرے سے باہر آیا تھا اور کچھ قدم دور ہی ابراہیم سے ٹکرایا تھا۔

"شاہزین کیا ہوا ہے دھیان کدھر ہے تمہارا سب ٹھیک تو ہے نہ؟"

ابراہیم فکر مند ہوا تھا۔

"اب کچھ ٹھیک نہیں ہوگا کبھی سب بکھر گیا۔" شاہزین اسی کیفیت میں چلتا ہوا ابراہیم کو دیکھے بنا ہی وہاں سے جا چکا تھا اور ابراہیم اپنے بھائی کو یوں دیکھ کر بے حد پریشان ہوا تھا۔

ناشتہ کا وقت تھا مگر آج معمول کہ خلاف گھر کے تمام بڑے ناشتہ کے میز پر موجود نہ تھے کچھ پل ہی گزرے تھے کے تمام بڑے ایک ساتھ ارباز شاہ کے کمرے سے باہر آئے تھے اور اب ناشتہ کی میز پر بیٹھے تھے سب نے ناشتہ شروع کیا تھا ایک عجیب سی خاموشی ماحول میں تھی جسے ارباز شاہ نے توڑا تھا۔

"ہم نے مل کر ایک فیصلہ کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ سب کو بھی یہ بات وقت رہتے پتہ چل جائے کہ ہم نے شاہزین اور حیات کا نکاح ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور شاہزین کی منگنی زینب سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

حیات اس بات پر چونکی تھی اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

"اور حیات کی منگنی ارمان سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے مجھے امید ہے تم میں سے کسی کو اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہو گا حیات اور شاہزین اس فیصلے سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے تم دونوں کو؟"

شاہزین اور حیات نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

"نہیں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

دو الگ آوازیں مگر ایک جیسا جواب ایک ساتھ دیا گیا تھا۔

حیات نہیں تو کوئی بھی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شاہزین نے اپنے دل کو سمجھایا تھا۔

زین نہیں تو پھر کوئی بھی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حیات نے اپنی بات پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا تھا

زینب اور ارمان بھی اس بات پر حیرت انگیز تاثر دیتے ہوئے کھانے سے ہاتھ روک چکے تھے اور ایک پل کے لئے انہوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا

"اور ارمان اور زینب تم دونوں کو؟"

"نہیں ہمیں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

آواز زینب کی طرف سے آئی تھی اور ارمان نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

اور وہاں ایک بار پھر خاموشی ہو چکی تھی۔

شاہزین آفس سے جلدی آگیا تھا اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اس کا سامنا حیات سے ہوا تھا کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد وہ آگے بڑھا تھا۔

"آج یونیورسٹی نہیں گئی تم صبح جاتے ہوئے پوچھا تھا تب چاچی نے کہا تم نے منع کیا ہے آج نہیں جاؤ گی؟"

شاہزین اس کے سامنے آرکا تھا۔

"ہاں آج امپورٹینٹ کلاس نہیں تھی کوئی اس لیے نہیں گئی۔"

حیات کا انداز سرسری تھا

"اچھا ٹھیک کل تو جاؤ گی نہ؟"

"جی جی کل جاؤنگی۔"

حیات نظریں چراتی ہوئی بولی تھی۔

"تم ارمان کو پسند کرتی تھی تم نے کبھی بتایا کیوں نہیں؟"

شاہزین نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"کبھی موقع نہیں ملا اور آپ نے بھی تو زینب کے بارے میں چھپایا مجھ سے۔"

حیات نے ایک نظر شاہزین کو دیکھا تھا۔

"کیا مطلب میں نے زینب کے بارے میں کیا چھپایا تم سے؟"

شاہزین حیرت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی بول رہی تھی مجھے چاچی نے بلایا تھا میں انہیں جواب دے کر آتی ہوں۔"

حیات اپنی بات مکمل کر کے فوراً ہی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ شاہزین اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا پر ناکام رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے کے بعد تمام گھر والے ایک جگہ جمع چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

جب وجدان شاہ نے ارباز شاہ کو مخاطب کیا تھا۔

"بھائی آپ نے کہا تھا کچھ بات کرنی تھی۔"

"ہاں اچھا ہوا یاد دلایا مجھے یہ بتانا تھا کہ حیات اور شاہزین کے خلاء کے لئے میں نے ہمارے فیملی لائیر سے بات کی ہے مگر اس کی بیوی بیمار ہے ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے جیسے ہی وہ ٹھیک ہونگی وہ لیگل پیپرز بنوا کر لے آئے گا گھر اور پھر اس کے بعد ہی ہم بچوں کی منگنیوں کی تقریب رکھینگے۔"

حیات وہاں پہلے سے موجود تھی جبکہ شاہزین اسی وقت وہاں آیا تھا اور یہ بات سن کر وہ واپس جانے کو مڑا تھا کیونکہ حیات سے علیحدگی کی بات اسے سننا مشکل ہو رہا تھا وہ جانے ہی لگا تھا جب وجدان شاہ کی آواز پر وہ دوبارہ پلٹا تھا۔

"شاہزین کدھر جا رہے ہو اندر آجاؤ۔"

"جی چاچو۔" وہ اندر جا کر ابراہیم کے برابر میں بیٹھا تھا۔

"کتنا وقت ہو گیا تم سب مل کر کئی گئے نہیں ہو باہر مشایم اور ابراہیم کی بھی نئی نئی شادی ہوئی ہے وہ دونوں بھی زیادہ نکلے نہیں کہی پہلے تو دو، تین مہینے میں ایک بار تو تم لوگ ہمارے فارم ہاؤس چلے جاتے تھے وہاں جا کر انجوائے کرتے تھے ایسا کرو اس ویکینڈ تم سارے بچے مل کر فارم ہاؤس چلے جاؤ دو، تین دن وہاں گزار کر آؤ تھوڑا فریش ہو جاؤ گے اچھا ہے تھوڑا ماحول چینج ہو گا تم لوگوں کا بھی آفس وغیرہ میں اگر کچھ کام ہوا تو ہم بھائی دیکھ لینگے۔"

وجدان شاہ نے شاہزین کے چہرے پر تھکن کو محسوس کرتے ہوئے کہا تھا مگر اس تھکن کے پیچھے چھپا درد سے کراہتا ہوا وجود کوئی نہیں دیکھ پایا تھا۔

"ہاں یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے ہم سب ریڈی ہے بلکہ میں تو بہت ایکسائٹڈ ہوں وہاں جا کر بہت مزے کرنے والے ہیں ہم۔"

www.novelsclubb.com

ارمان چہک کر بولا تھا اور وہ اپنی ایکسائیٹمنٹ میں اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر زور زور سے وہاں کیا کرنا ہے اس کی پلیننگ بھی کرنے لگا تھا۔

"آفس میں مجھے ویکینڈ پر کچھ کام ہے اسلیے میں نہیں جا پاؤنگا آپ سب چلے جایئے گا۔"

شاہزین نے مرجھائے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

"نہیں آفس کا کام ہم دیکھ لینگے تم لوگ جانے کی تیاریاں کرو۔"

ارباز شاہ نے حکمیہ لہجے میں فیصلہ سنایا تھا جس پر شاہزین صرف اثبات میں سر ہلا پایا تھا۔

صبح کا وقت تھا شاہزین آفس کے لئے تیار ہو کر کمرے سے باہر آیا تھا۔

"شاہزین مجھے یونیورسٹی چھوڑ دو پلیز آفس جاتے ہوئے۔"

زینب شاہزین کے سامنے آرکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں تو حیات کو یونیورسٹی چھوڑونگا پہلے تم دونوں کی یونیورسٹیز کا روٹ بلکل الگ ہے تمہیں دیر نہ ہو جائے کہی اور ویسے بھی تمہیں تو ارمان ڈروپ کرتا ہے نہ یونیورسٹی وہ کدھر ہے۔"

شاہزین نے اپنی بات مکمل ہی کی تھی کہ ارمان انہیں دکھا تھا وہ ارمان سے کچھ کہتا اس سے پہلے اس کے پیچھے آتی ہوئی حیات کو دیکھ کر وہ رکا تھا۔

"حیات جلدی چلو یار دیر ہو جائے گی ورنہ پھر مجھے مت کہنا۔" ارمان کی اس بات پر شاہزین حیران ہوا تھا اور اب وہ چاروں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"شاہزین ماموں نے کہا ہے کہ اب سے ارمان حیات کو یونیورسٹی ڈروم کرے گا اور آپ مجھے۔"

زینب کی اس بات پر حیات اور شاہزین نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا ایک پل میں ہر چیز اجنبی لگنے لگی تھی دل زور سے دھڑکا تھا۔ شاہزین نے کچھ بولنا چاہا تھا۔

"مگر حیات تو میں۔۔۔۔"

"حیات چلو چلو دیر ہو رہی ہے جلدی کرو میں گاڑی نکالتا ہوں۔"

شاہزین اپنی بات پوری کرتا اس سے پہلے ہی ارمان حیات کو چلنے کا کہہ چکا تھا۔

"سیٹ بیلڈ یاد سے لگا لینا تم ہمیشہ بھول جاتی ہو۔" حیات اگے کو بڑھتے ہوئے رکی تھی اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی مگر وہ بنا مڑے آگے بڑھی تھی۔

"میں اپنا موبائل روم سے لے آتی ہوں آپ جب تک گاڑی نکال لیں۔"

زینب اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی اور شاہزین حیات کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا حیات نے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے پیچھے دیکھا تھا ان دونوں کی نگاہیں ملی تھی اور پھر حیات باہر چلی گئی تھی زین وہی رہ گیا تھا ایک خالی پن اسے اپنے اندر محسوس ہوا تھا حیات سے دوری اسے دن بدن مشکل لگتی جا رہی تھی کچھ لمحے وہی کھڑے رہنے کے بعد وہ باہر نکل گیا تھا اور اس کے پیچھے زینبِ بھی آئی تھی اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف نکل چکے تھے۔

یونیورسٹی سے باہر آتے ہی حیات کو شاہزین کی گاڑی دکھی تھی وہ چل کر اس میں بیٹھی تھی۔

"آپ لینے آئے ہیں مجھے تایا ابو نے کہا تھا ارمان آئے گا۔"

اسے حیرت ہوئی تھی۔

"آج تمہاری کم کلاسس ہوتی ہے اوف جلدی ہوتا ہے مجھے یقین تھا کہ تم اسے یہ بات بتانا بھول گئی ہو گی اس لئے میں لینے آگیا۔"

شاہزین گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

"ہاں میں نے یہ بات تو بتائی ہی نہیں تھی اسے اگر آپ نہ آتے تو مجھے آج یونہی دھوپ میں خوار ہونا پڑتا ارمان کا ویٹ کرنے کے لئے بہت پریشانی ہو جاتی۔"

انداز سرسری تھا

"حیات میرے ہوتے ہوئے تمہیں کبھی کوئی پریشانی نہیں ہو سکتی۔"

حیات نے ایک نظر شاہزین کو دیکھا تھا جواب بنا تاثر گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔

"سیٹ بیلڈ پہنو حیات۔" وہ ہنوز اپنی نگاہیں سٹیرنگ ویل پر جمائے ہوئے بولا تھا۔

زین کی ہر ایک بات سے ٹپکتی ہوئی حیات کی محبت وہ خود محسوس کرتے ہوئے بھی انجان تھی وہ دونوں ایک ہی راہ کے سواری تھے مگر فلحال اس منزل کے راستے میں ان دونوں کے لئے کانٹے بچھے ہوئے تھے۔

سفر خاموشی سے کٹا تھا۔

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تھے اور ان کے ہی بلکل پیچھے زینب بھی آئی تھی۔

"شاہزین تم حیات کو اتنی جلدی لے آئے اور زینب بھی تم لوگوں کے ساتھ آئی ہے کیا؟"

"آج حیات کی کلاسس کم ہوتی ہے میں اس طرف کسی کام سے جارہا تھا تو حیات کو بھی پک کر لیا کیونکہ مجھے یقین تھا تمہیں اس بات کا اندازا نہیں ہو گا اور زینب نے مجھے جو ٹائم بتایا تھا اس ٹائم پر میں نے ڈرائیور بھیج دیا تھا اسے پک کرنے ہم الگ الگ گاڑی سے آئے ہے۔"

شاہزین اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جا چکا تھا اور حیات بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی ان دونوں کے جانے کے بعد زینب اور ارمان نے ایک دوسرے کی جانب ایک نظر دیکھا تھا۔

شام کا وقت تھا سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے شاہزین آفس سے آیا تھا اور روز کی طرح اس نے لاؤنج میں آتے ہی حیات کو آواز دی تھی۔

"حیات چائی بنادو پلیز سر میں شدید درد ہو رہا ہے آج۔"

شاہزین کی آواز سن کر حیات چائے بنانے کے لیے کھڑی ہی ہونے لگی تھی جب زینب ہاتھ میں ٹرے لیے آئی تھی۔

"شاہزین میں نے سب کے لیے چائے بنائی تھی آج آپ کے لئے بھی لے آئی ہوں آج آپ میرے ہاتھ کی چائے پی لے۔"

زینب کی اس بات پر شاہزین چونک کر سیدھا ہوا تھا اور اپنے کہے گئے الفاظوں پر غور کیا تھا اور حیات کی طرف اپنی نگاہیں پھیری تھی جہاں حیات کھڑے ہوتے ہوئے دوبارہ بیٹھی تھی اور دل میں یہ بات سوچی تھی کہ یہ حق اس نے خود سے خود ہی چھینا تھا۔

زینب چائے بھرنے لگی تھی وہ چائے میں دوسری چمچ چینی کی ڈالنے ہی لگی تھی جب حیات کی آواز پر رکی تھی۔

"زینب وہ ایک چمچ چینی لیتے ہیں۔"

اس بات پر حیات شاہزین کے ساتھ باقی تمام گھر والوں کی توجہ کا مرکز بنی تھی۔ وہ خود پر اتنی نگاہیں محسوس کرنے کے بعد وہاں سے اٹھنے ہی لگی تھی جب ارمان اس کے برابر والی کرسی پر آکر بیٹھا تھا اور ہاتھ میں آئس کریم تھی جو اس نے حیات کے آگے کری تھی۔

"یہ لو حیات تمہیں آئس کریم کھانی تھی نہ تمہارا فیورٹ فلیور لایا ہوں۔"

حیات نے ارمان کے ہاتھ سے آئس کریم لی تھی۔

"حیات کرنچ چاکلیٹ نہیں کھاتی اسے سمپل چاکلیٹ آئس کریمز پسند ہے ارمان دوسری لا کر دو"

شاہزین نے سرسری سے انداز میں کہا تھا جس پر سب نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا تھا اور ارمان خاموشی سے آئس کریم لئے منہ بناتا ہوا باہر جانے ہی لگا تھا جب حیات نے خود کو نارمل ظاہر کرنے کہ لیے اسے روکا تھا۔

"ارمان تم بہت دل سے لائے ہو تو لاؤ دے دو میں کھالو نگی۔"

ارمان نے خوشدلی سے آئسکریم حیات کو دی تھی اور شاہزین اس بات سے زچ ہوا تھا۔

"زینب ایک اور چمچ چینی ڈال دو میں اب ایک چمچ چینی نہیں لیتا۔"

دونوں کی نگاہیں ملی تھی شاہزین اپنی بے حد میٹھی چائے پینے کی کوشش کر رہا تھا اور حیات وہ آئسکریم کھانے کی کوشش کر رہی تھی جس کا نام بھی اسے گوارہ نہ ہوتا تھا اور پھر موقع دیکھ کر ایک ایک کر کے وہ دونوں وہاں سے غائب ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

صبح کا وقت تھا گھر کے تمام بچے فارم ہاؤس جانے کے لئے ریڈی تھے گاڑی میں سب ایک ایک کر کے بیٹھ گئے تھے حیات اور شاہزین سب سے آخر میں باہر نکلے تھے اور گاڑی میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

"یار تم دونوں شاہزین کی گاڑی میں آجاؤ۔" ابراہیم نے ڈرائیونگ سیٹ سے اپنا سر باہر نکال کر اونچی آواز میں بولا تھا۔

"حیات تم آجاؤ جگہ بنالینگے۔" ارمان نے کھڑکی سے منہ باہر نکال کر دانت نکوستے کہا تھا۔

"سر پر بٹھاؤ گے تم اسکو؟" ابراہیم نے ڈرائیونگ سیٹ سے مڑ کر سوالیہ آبرو اچکائی تھی۔

مگر ارمان جانتا تھا یہ سوال نہیں ہے اس لئے وہ کھسیانہ سا ہنسا تھا۔

"نہیں میں حیات کو لے آتا ہوں تم لوگ نکلو۔" شاہزین نے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے حیات کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

وہ لوگ نکل چکے تھے اور اب حیات اور شاہزین کی گاڑی بھی گھر سے باہر نکلی تھی۔

گاڑی میں خاموشی تھی ایسی خاموشی جو آج سے پہلے کبھی نہ تھی ان کے درمیان دو وجود جو بچپن سے ایک دوسرے کے تھے آج وہ اجنبی بنے بیٹھے تھے ہواؤں کا رخ کچھ مختلف سا تھا آج وہ دونوں ہی اپنے اندر کی تکلیف کو ہونٹوں پر لانے سے ڈرتے تھے مگر وہ نہیں جانتے تھے وہ دونوں ہی غلط فہمیوں کا شکار ہے اور وہ غلط فہمیاں ان کو اندر سے کھوکھلا کر رہی تھیں۔

"زین۔"

حیات نے اس وحشت ناک خاموشی کو توڑا تھا۔

"ہاں کہو حیات۔"

انداز سرسری سا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں زین؟"

وہ ہنوز اپنی نظریں شاہزین پر جمائے ہوئے تھی جسے شاہزین نے محسوس کیا تھا۔

"ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو حیات کیا تم نہیں جانتی میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتا کبھی ۔"

شاہزین نے حیات کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر اپنی نظریں سٹیرنگ ویل پر جمائی تھی۔

"میں جانتی ہوں مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں آپکے ساتھ بیٹھی ہوں اور آپ خاموش ہو اس لیے مجھے لگا شاید آپ ناراض ہو۔"

"حیات ایسی کوئی بات نہیں ہے موسم خراب ہے اور آگے راستہ بھی تھوڑا خراب ہے اس لئے اپنا دھیان میں ڈایورٹ نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔"

وہ مکمل دھیان سے گاڑی چلا رہا تھا۔

"ہاں موسم تو واقعی بہت خراب ہے زین مجھے تو لگ رہا ہے بارش ہونے والی ہے دیکھے آسمان پر کالے بادل آگئے ہیں اور ہوائیں بھی بہت تیز چل رہی ہیں۔"

حیات نے گاڑی سے باہر آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں بس دعا کرو کہ ہم فارم ہاؤس پہنچ جائے اس کے بعد بارش ہو۔"

"ہاں یہ بھی ہے مگر زین کراچی میں بارشیں ویسے ہی اتنی کم ہوتی ہیں بہت دفعہ تو بلکل موسم بارش جیسا ہوتا ہے مگر پھر بھی نہیں ہوتی اس لیے بارش ہو گی یہ نہیں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے فلحال۔"

وہ بادلوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"ہاں کہ تو سہی رہی ہو۔"

وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ بارش شروع ہوئی تھی اور حیات بارش کے قطروں کو گاڑی پر محسوس کر کے گاڑی کا شیشہ نیچے کر چکی تھی اور اب اس کے چہرے پر بارش کے چھینٹے آ رہے تھے جس نے اس کا موڈ بہت خوشگوار کر دیا تھا وہ مسکرا رہی تھی اور آنکھیں بند کر کے بارش کی بوندوں کا مزہ لیتی ہوئی کھڑکی سے باہر اپنے ہاتھ نکال چکی تھی اور شاہزین حیات کو یوں چہکتا اور مسکراتا دیکھ کر اندر ہی اندر مسکرایا تھا اس نے حیات کے چہرے پر یہ رونق آج تین دن بعد دیکھی تھی۔

"زین اپنے سائڈ کا شیشہ نیچے کر لے بارش کے قطرے آپ پر بھی آئینگے بہت مزہ آ رہا ہے یقین جانیئے۔"

وہ مسکراتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"ہاں وہ تو میں دیکھ سکتا ہوں اور بارش بہت تیز ہو چکی ہے اب تو اسلیے فلحال میں شیشہ نہیں ہٹا سکتا تم انجوائے کرو ہم بس پہنچنے والے ہیں۔"

"ٹھیک ہے زین مگر مجھے بھوک لگ رہی ہے اب میرا بیگ تھا جس میں سنیکس اور جوس رکھے تھے میں نے وہ بیگ کدھر ہے میں نے آپکو دیا تھا نہ۔"

وہ آس پاس بیگ ڈھونڈ رہی تھی۔

"ہاں وہ بیگ میں نے ڈگی میں رکھ دیا تھا کچھ سامان اور بھی تھا جو ارسلان اور مشایم نے بھی رکھوایا تھا کھانے پینے کا سب وہیں ہے بس ایک سیکنڈ رکو میں گاڑی سائڈ پر لگاتا ہوں پھر نکال دیتا ہوں۔"

وہ گاڑی روکنے کی مناسب جگہ تلاش کر رہا تھا۔

"نہیں نہیں بہت بارش ہے آپ بیگ نکالنے میں ہی بھیگ جائیں گے چھوڑ دیں ویسے بھی ہم پہنچنے والے ہیں وہاں جا کر ہی کچھ کھا لونگی۔"

حیات نے فکر مندی سے کہا تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا تم باہر مت آنا میں بس ابھی بیگ لے کر آیا۔" شاہزین نے روڈ کے سائڈ پر گاڑی کو روکتے ہوئے کہا تھا اور فوراً ہی بیگ لینے اترا تھا مگر بارش بہت تیز ہونے کی وجہ سے اسے چند منٹ میں ہی کافی بھیگا چکی تھی۔

"یہ لو اب کچھ کھالو تمہیں بھوک لگی تھی نہ۔"

شاہزین نے حیات کو بیگ دیتے ہوئے کہا تھا

"زین آپ بھیگ چکے ہیں پورے منع کیا تھا نہ میں نے اپکے سر سے پانی ٹپک رہا ہے رکیں میرے بیگ میں منہ پوچھنے کہ لیے میں نے ایک چھوٹا ٹاول لیا تھا اپنا میں آپکے بال پونچھ دیتی ہوں۔"

حیات نے ٹاول نکال کر شاہزین کے بالوں کو پونچھا تھا اچھی طرح سے بالوں کو پونچھ کر اب وہ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی سیٹ پر بیٹھنے سے پہلے حیات نے شاہزین کے چہرے پر آئے ہوئے بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کیا تھا اور حیات کی اس فکر مندی پر شاہزین فنا ہونے کو تیار ہوا تھا مگر حیات اس بات سے بے خبر تھی کے کسی کی نگاہیں ہنوز اس پر جمی ہوئی تھی۔

"چلیں زین اب ہمیں چلنا چاہیے۔"

سرسری سا انداز تھا اور اب وہ اپنے بیگ سے چپس کا پیکٹ نکال چکی تھی جسے بارش کے قطروں کا مزہ لیتی ہوئی وہ کھا رہی تھی شاہزین ایک مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجا کر اب گاڑی چلانے میں مصروف ہو چکا تھا حیات اپنے چپس میں سے شاہزین کو بھی کھلاتی جا رہی تھی شاید وہ اسکی پرانی عادت تھی اور بارش کے ان قطروں نے کچھ دیر کے لئے ان کے بیچ حائل تمام باتوں اور غلط فہمیوں کو اپنے ساتھ بہا دیا تھا سفر خوشگواری سے کٹتا گیا اور اب وہ لوگ فارم ہاؤس پہنچ چکے تھے جہاں پہلے سے دو گاڑیاں موجود تھی ایک تو ابراہیم کی تھی اور دوسری گاڑی میں زاویار اور طوبہ آئے تھیں جنہیں شاہزین نے ساتھ چلنے کو کہا تھا مگر وہ لوگ اپنے ماموں کے یہاں موجود ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ نہیں آسکے تھے بلکہ اپنی گاڑی میں آئے تھے کیونکہ انکے ماموں کا گھر فارم ہاوس سے زیادہ دور نہ تھا۔

وہ سب اندر جا چکے تھے ان کے پہنچتے ہی ارمان باہر آیا تھا۔

"تم لوگوں نے اتنی دیر لگا دی شاہزی تم گاڑی سائڈ پر لگا کر آجاؤ حیات تم چلو آجاؤ میرے ساتھ۔"

ارمان حیات کو اپنے ساتھ لے گیا تھا راستے کی ساری خوشگواریت ایک پل میں بھک ہو گئی تھی انہیں اپنا اصل دوبارہ یاد آچکا تھا انہیں یاد آگیا تھا انکے راستے جدہ ہو چکے ہیں۔

فارم ہاؤس بڑا ہی شاندار بنا ہوا تھا یہ شاہزین کا پسندیدہ فارم تھا وہ لوگ زیادہ تر اسی فارم ہاؤس پر آیا کرتے تھے شاہزین گاڑی سائڈ پر لگا کر اندر آچکا تھا سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں جمع تھے خوشگپیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ شاہزین بھی ایک کرسی گھسیٹ کر وہی بیٹھ گیا تھا خوب ساری باتیں کرنے کے بعد اب سب کو بھوک لگی تھی فارم ہاؤس پر شیف اور نوکروں کا انتظام وہ لوگ آنے سے پہلے ہی کروا چکے تھے اور اب باری تھی سب کی کھانا کھانے کی سب فریش ہو کر کھانے کے لیے آچکے تھے کھانا سرو ہو چکا تھا۔

"یار بہت بھوک لگ رہی تھی اور یہ کھانا بہت لذیز ہے یار سچ میں مزہ آگیا رات میں ہم لوگ موووی دیکھیں گے سب مل کر۔"

"ہاں ہاں ٹھیک ہے ہوور موووی دیکھیں گے "زینب نے اپنی فرمائش رکھی تھی۔

"نہیں نہیں ہوور رکک کیوں دیکھیں گے میرا مطلب ہے کوئی فنی موووی دیکھتے ہیں نہ۔"

ارمان نے اپنے ماتھے سے پسینہ پوچھتے ہوئے اپنا ڈر چھپا کر بولا تھا۔

"کیوں بھائی توڈر گیا کیا؟"ارسلان نے طنزیہ لہجے میں پوچھا تھا۔

"نہیں میں تو نہیں ڈرا ہم ہورر موووی ہی دیکھیں گے۔"وہاں موجود ہر شخص جانتا تھا کہ ارمان بچپن سے ہی ہورر موویز سے بہت ڈرتا تھا مگر آج جب بات عزت پر آئی تھی تو وہ مان گیا تھا۔

سب ٹی وی لاؤنج میں جمع تھے اپنے اپنے ہاتھوں میں پوپ کارن کا بول لئے فلم سیٹ کر چکے تھے لائٹس بند ہو چکی تھی پورے لاونج میں سناٹا تھا بس فلم کی آواز گونج رہی تھی ارمان ارسلان کے برابر میں بیٹھا تھا فلم شروع ہوئی تھی میوزک بجا تھا اور ارمان کے حلق سے پاپکورن اترنا بند ہو گئے تھے وہ اپنی گود میں پڑے تکیے کو دبوچتا جا رہا تھا اور بھوت کی ایک جھلک پر وہ ارسلان کے اندر گھستا جا رہا تھا کچھ ہی دیر میں بس اسکی آنکھیں دکھ رہی

تھی کیونکہ وہ ارسلان کے پیچھے چھپ گیا تھا سب فلم کو انجوائے کر رہے تھے جب پوری طرح بھوت کا چہرہ دکھایا گیا تھا اور ارمان اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا تھا پاپکورن کا بول اچھل کر زمین بوس ہوا تھا جب کے پاپکورن ہوا میں اڑتے ہوئے کسی کے سر پر کسی کی گود میں تو کسی کے پاپکورن کے بول میں ہی گرے تھے اور ایک دو پاپکورن کے دانے تو ارسلان نے منہ کھول کر ہوا میں ہی کھائے تھے اور اس پاپکورن کی بارش پر سب نے ارمان کو ڈانٹ ڈپٹ کر بٹھایا تھا۔

"ارمان نہیں دیکھنی تو جاؤ تم جا کر کمرے میں کارٹون دیکھ لو یہ تمہارے بس کی بات نہیں ۔" شاہزین نے ارمان کی اس حرکت پر اسے غصے سے دیکھا تھا۔

"نہیں نہیں میں تو بس دیکھ رہا تھا کہ کوئی سویا تو نہیں نہ اس لئے اچھلا تھا کہ سب اٹھ جائے مجھے تو بہت پسند آ رہی ہے بلکہ میں تو اب سے ہورر موویز ہی دیکھو نگا۔"

ارمان نے اپنا ڈر چھپایا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر بیٹھو سکون سے۔" ابراہیم کی بات پر ارمان پھر سے بیٹھا تھا۔

کچھ دیر گزری تھی اور اس بار ارمان اپنی آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا ہر کچھ سیکنڈز میں وہ ایک آنکھ کھولتا اور پھر بند کر لیتا اور اس بار آنکھ کھولتے ہی اسکی نظر ٹی وی لاؤنج کے دروازے پر پڑی تھی جہاں اسے کسی کا سایہ دکھا تھا اور اب کی بار وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ سب اسکی چیخ پر چیخ اٹھے تھے وہ چیختے ہوئے بھاگ رہا تھا۔

"بھوت آگیا ہے سب بھاگو میں نے بھوت دیکھا ہے سب اپنی جان بچاؤ ورنہ وہ مار دیگا بھاگو بھاگو۔"

وہ چیخ رہا تھا اور باقی سب بھی چیخے تھے

"کہاں ہے بھوت ہمیں بھی بتاؤ۔"

حیات نے ادھر ادھر دیکھا تھا

شاہزین نے لائٹ کھول کر ادھر ادھر اڑتے ہوئے ارمان کو روکا تھا۔

"کیا دیکھا ہے تم نے۔"

شاہزین نے اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے پوچھا تھا اور سب اٹھ کر اس کے ارد گرد ایک گھیرا بنا چکے تھے۔

"وہ وہ وہاں دروازے کی طرف کوئی تھا میں نے دیکھا تھا ایک خوفناک سا سایہ تھا وہ کھا جائے گا وہ بھوت تھا شاہزین بچاؤ ہمیں۔" ارمان خوفزدہ ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے چلو دیکھتے ہے تمہارا بھوت بھی اب سب پیچھے رہنا۔"

شاہزین اور ابراہیم آگے تھے باقی سب پیچھے تھے وہ لوگ ڈھونتے ہوئے باہر آچکے تھے۔

"کہاں ہے تمہارا بھوت یہاں تو کچھ نہیں ہے۔" شاہزین نے کندھے اچکائے تھے۔

ارمان ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھا۔

"حیات کدھر ہے سب ساتھ تھے نہ مشایم تمہارے پیچھے تھی وہ کدھر ہے۔" شاہزین نے فکرمندی سے پوچھا تھا اور اب وہ حیات کو ادھر ادھر دوڑتے ہوئے ڈھونڈ رہا تھا۔

"حیات کدھر ہو حیات آواز دو مجھے۔" شاہزین زور زور سے آوازیں دے رہا تھا جب اس نے گارڈن کے پیچھے حصے میں کسی کی آواز سنی تھی اور وہ فوراً اس طرف دورا تھا۔

"حیات کدھر چلی گئی تھی تمہیں پتہ ہے کتنا پریشان ہو گیا تھا میں ایسا کوئی کرتا ہے کیا؟" شاہزین نے بے حد پریشانے سے حیات سے پوچھا تھا۔

"ریلیکس زین میں یہی ہوں یہ دیکھو ارمان نے کوئی بھوت نہیں دیکھا تھا یہ بچی تھی وہ اور وہاں ٹی وی لاؤنج میں جو ہمارا بیگ پڑا تھا یہ اس میں سے سنیکس لینے آئی تھی اور ارمان نے اسے دیکھ کر بھوت سمجھ لیا۔"

شاہزین نے حیات کی پریشانی میں پہلے اس بچی کو دیکھا ہی نہیں تھا اور اب حیات کی بات سن کر وہ گھٹنوں کے بل حیات کے برابر میں بیٹھا تھا۔

"بیٹا آپ کو کچھ چاہیے تھا تو آپکو ہم سے لے لینا چاہیے تھا نہ ایسے کوئی چیز کسی کہ بغیر پوچھے نہیں اٹھاتے یہ غلط بات ہوتی ہے بیٹا۔"

"زین یہ چھ، ساتھ سال کی بچی ہے اسے کیا پتہ."

حیات نے شاہزین کی بات سننے کے بعد کہا تھا۔

"حیات یہ بچی ہے اسی لیے اسے سمجھا رہا ہوں تاکہ وہ ابھی سمجھ جائے اور آگے جا کر ایسی حرکت نہ کرے جس سے اسے اور اس کی فیملی کو پریشانی ہو ہم بچوں کو اگر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بچپن میں نہیں سکھاتے انہیں نہیں روکتے تو بڑے ہو کر وہ اسی عادت کو جاری رکھتے

ہیں اور پھر انہیں اس پر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی اس لیے ہمیں بچپن سے بچوں کو ایسی باتوں سے روکنا چاہیے۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" حیات نے شاہزین کی بات پر اتفاق کیا تھا۔

"بیٹا آپ ہمارے ساتھ آجاؤ آپ کو ہم کچھ اور چیزیں دیتے ہیں لیکن آئندہ کسی سے پوچھے بغیر کچھ چیز مت اٹھانا ٹھیک ہے؟"

"ٹھیک ہے بھیا۔"

"شہزادی کہا تھی تو تجھے کب سے ڈھونڈ رہی تھی میں۔"

پیچھے سے آتی ہوئی ان کے سٹاف کی ایک عورت کی اواز پر وہ لوگ پیچھے مڑے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی وہاں پہنچے تھے۔

"ارمان تمہارا وہ خوفناک بھوت تو بہت معصوم نکلا۔"

شاہزین نے اس بچی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا اور سب نے مل کر ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا اور ارمان شرمندہ ہوا تھا۔

صبح کا وقت تھا ناشتہ کر کے سب باہر گارڈن میں بیٹھے تھے رات بارش کے بعد ہر چیز دھلی دھلی اور خوبصورت ہو گئی تھی موسم بھی دلکش ہو گیا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی بارش کی خوشبو اب تک پھیلی ہوئی تھی۔

"رات والی موو ی تو مجھے زندگی بھر یاد رہے گی۔" ارسلان کی اس بات پر سب ہنسے بنا نہیں رہ سکے تھے جب حیات، زینب اور مشایم باہر آئی تھی۔

"اب یہاں ہم بیٹھے ہی رہیں گے یہ کچھ کریں گے بھی چلو پیچھے کھیتوں کی طرف چلتے ہیں موسم بھی بہت اچھا ہو رہا ہے۔" مشایم نے سب کو متوجہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں چلو نکلتے ہیں ابھی صبح کا وقت ہے مزہ آئے گا۔" ابراہیم نے اپنی بیوی کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

اور پھر سب فارم ہاؤس کے پیچھے کی جانب نکلے تھے جہاں سے تھوڑا آگے کچھ باغات اور کھیت تھے۔

وہ لوگ چلتے چلتے رکے تھے کیونکہ انہیں ایک پھولوں کا باغ دکھا تھا جو بے انتہا خوبصورت تھا اور وہ لوگ اس طرف مڑے تھے اور اب وہ لوگ باری باری ان پھولوں کے ساتھ تصاویر بنوا رہے تھے کچھ دیر اس منظر سے لطف اندوز ہو کر وہ لوگ آگے بڑے تھے اور اب کھیتوں کی طرف گئے تھے خوبصورت کھیت اور بہت ہی ذرخیز بھی تھے ہریالی ان سب کی آنکھوں کو ٹھنڈک دے رہی تھی وہاں ان لوگوں نے کافی وقت گزارہ تھا اور پھر دوپہر تک واپس آئے تھے اور اب سب نے تھوڑا آرام کیا تھا اور اب لنچ کے لیے سب اکٹھا ہوئے تھے۔ لنچ کے بعد شاہزین آفس کی ضروری کال اٹینڈ کرنے کمرے میں گیا تھا اور باقی سب بارش میں انجوائے کرنے باہر آچکے تھے بارش کچھ دیر پہلے ہی شروع ہوئی تھی۔

"چلو کچھ کھیلتے ہیں ایسا کرتے ہیں آنکھ مچولی کھیلتے ہیں بچپن میں کتنا مزہ آتا تھا۔" ارمان اپنی بات کہہ کر اندر ایک پٹی کی تلاش میں گیا تھا جسے وہ آنکھوں پر باندھ سکے۔"

پٹی لے کر وہ آچکا تھا۔

"سب سے پہلے مجھے ہی باندھ دو پھر دیکھتے ہیں کون شکار ہوتا ہے میرا۔" ارمان نے مستی بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"ٹھیک ہے حیات تم باندھ دو ارمان کو پٹی اب رشتہ جڑنے والا ہے تم دونوں کا تو آنکھوں پر پٹی بھی تمہیں ہی باندھنی چاہیے نہ۔"

زینب نے مسکراتے ہوئے کہہ کر حیات کو پٹی تھمائی تھی اور یہ بات سن کر کسی کے چلتے ہوئے قدم رکے تھے اور ایک درد کی لہر اس کے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔

"شاہزین آجاؤ وہاں کیوں کھڑے ہو۔"

ابراہیم کے بلانے پر شاہزین وہاں آگیا تھا حیات نے ارمان کی آنکھوں پر پٹی باندھی تھی اور اب وہ کسی کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یہاں ہیں ہم ارے نہیں یہاں ہیں۔"

سب آگے پیچھے ہوتے ہوئے یہی بول رہے تھے ارمان گھوم رہا تھا اور گھومتے گھومتے اس کے ہاتھ میں کسی کے ہاتھ کا کڑا آیا تھا۔

"پکڑ لیا پکڑ لیا." ارمان نے اپنی پٹی ہٹائی تھی اور وہ حیات تھی۔

"چلو بھئی اب حیات کی باری ہے چلو حیات آؤ میں تمہیں پٹی باندھوں۔"

وہ حیات کی طرف بڑھا تھا۔

"رکو ارمان میں باندھتا ہوں تم ٹھیک نہیں باندھتے دو مجھے یہ۔"

شاہزین نے فوراً ہی ارمان کے ہاتھ سے پٹی لی تھی اور حیات کو باندھی تھی۔

"حیات ادھر آؤ حیات وہاں نہیں ہے کوئی ہم تو اس طرف ہے۔"

حیات سب کی آوازوں سے انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی اور اسی دوران وہ گملے سے ٹکرانے لگی تھی۔

"حیات پیچھے آؤ آگے مت جانا گملا ہے۔"

سب کی آوازوں میں دور کھڑے شاہزین کی آواز حیات تک نہیں پہنچی تھی اور سب مستیوں میں اس قدر مگن تھے کہ کسی نے آگے گملے کو دیکھا ہی نہ تھا۔ شاہزین بھاگتا ہوا حیات کی جانب بڑا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کی جانب کیا تھا جس پر حیات مشکل

سے سمنبھلی تھی اور کب اس نے شاہزین کا ہاتھ تھاما تھا اسے خود اندازانہ ہوا تھا حیات نے پٹی ہٹائی تھی اور باقی سب بھی بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے تھے۔

"میں کب سے آواز دے رہا تھا حیات آ بھی تمہیں چوٹ لگ جاتی اور تم لوگوں کو خیال رکھنا چاہیے تھا نہ اسکی آنکھوں پر پٹی تھی مگر تم لوگوں کی آنکھیں تو کھلی تھی نہ" شاہزین نے غصے میں بولا تھا۔

"چلو بس بہت کھیل لئے گیم چلو چل کر چائے پیتے ہیں سب۔"

ابراہیم نے معاملہ سمنبھالتے ہوئے سب کا دھیان دوسری جانب کیا تھا۔

چائے پینے کے بعد طوبہ کمرے کی جانب گئی تھی اپنا موبائل لینے اور ارسلان پہلے سے اس کمرے میں موجود اپنی گھڑی تلاش کر رہا تھا طوبہ بے دھیانی میں اندر داخل ہوئی تھی اور وہاں ارسلان کو دیکھ کر سٹپٹائی تھی۔

"تمہارا بھی کچھ کھو گیا ہے کیا جسے تم ڈھونڈتے ہوئے یہاں آنکلی ہو؟"

ارسلان نے طوبہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں میں موبائل بھول گئی تھی روم میں وہی لینے آئی ہوں تم کیا ڈھونڈ رہے ہوں؟"

طوبہ نے سرسری سے انداز میں پوچھا تھا۔

"یار میری گھڑی نہیں مل رہی پتا نہیں کدھر رکھ دی ہے؟"

ارسلان نے آس پاس نظریں دوڑاتے ہوئے کہا تھا۔

"کہی تم اسی گھڑی کی تو بات نہیں کر رہے جو تمہارے ہاتھ میں موجود ہے؟"

طوبہ کا لہجہ طنزیہ تھا

"ارے یہ میں نے کب پہنی میں نے تو لاسٹ ٹائم اسے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی تھی خیر شکر ہے مل گئی ورنہ ارمان جان سے مار دیتا مجھے اس سے لے کر پہنی تھی میں نے یہ گھڑی۔"

ارسلان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی طوبہ نے اپنا موبائل اٹھایا تھا اور اب وہ دونوں کمرے کے دروازے کی طرف بڑھے تھے۔

"یہ دروازہ کیسے بند ہوا میں تو آئی جب کھلا تھا چلو خیر ہوا سے ہو گیا ہو گا شاید میں کھولتی ہوں۔" طوبہ نے آگے ہونے کی وجہ سے دروازہ کھولا تھا مگر دو تین بار کوشش کرنے کے بعد بھی دروازہ نہیں کھلا تھا۔

"یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا ارسلان نہ میں نے اسے بند کیا اوپر سے یہ لاک ہو گیا ہے کھل بھی نہیں رہا کچھ کرو ارسلان کھولو اسے۔"

www.novelsclubb.com

طوبہ نے ڈرے سہمے انداز میں کہا تھا جس پر ارسلان طوبہ کو ہٹا کر اب خود دروازہ کھولنے لگا تھا مگر ناکام رہا تھا۔

"یہ تو نہیں کھل رہا شاید لاک ہو گیا ہے۔"

ارسلان نے لاک کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن یہ لاک کیسے ہوا میں نے تو نہیں کیا کہی تم نے تو نہیں کر دیا لاک بتاو مجھے ؟"

طوبہ نے تشویشناک لہجے میں پوچھا تھا۔

"کیا ہو گیا طوبہ سارہ وقت میں تمہاری آنکھوں کے سامنے تھا تم میرے بعد اندر آئی ہو میں کیسے بند کر سکتا ہوں ؟"

ارسلان نے شانے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔

"تو پھر یہ کیسے ہو گیا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کہی کوئی بھوت تو نہیں ہے یہاں ارسلان جو ہمیں اندر بند کر کے کھا جائے گا پلیز بھوت بھائی مجھے مت کھانا میں ابھی بہت چھوٹی ہوں اور کمزور بھی اپکا پیٹ نہیں بھرے گا آپ کو کسی صحت مند انسان کو کھانا چاہیے آپکو اچھا فیل ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ التجائیہ انداز میں بولی تھی اور اپنے آخری جملے ارسلان کو دیکھتے ہوئے مکمل کیے تھے۔

"طوبہ کوئی بھوت نہیں ہیں کسی کو بھوک نہیں لگی کوئی نہیں کھا رہا تمہیں بے فکر رہو میں ہوں تمہارے ساتھ اور تمہیں بولنے کی ضرورت نہیں ہے میں خوشی خوشی تمہاری

زندگی بچانے کہ لیے اپنی جان حاضر کردونگا مگر جب کبھی موقع ہوگا تب ابھی فلحال ایک ہئیر پن دومیں لاک کھولتاہوں۔"

ارسلان کے جملے طوبہ کے لئے غیر متوقع تھے اس نے خاموشی سے اپنے جوڑے سے ایک پن نکالی تھے جس وجہ سے جوڑاڈھیلاہوا تھا کیونکہ وہ صرف دو پن سے اٹکاہوا تھا۔

"اگرایک اور پن مل جائے توآسانی سے کھل جائے گا۔"

ارسلان کالہجا شرارتی تھا مگر طوبہ اب تک اسکے ان الفاظوں کہ سحر میں تھی اور دوسری پن نکال کراسے دی تھی جس کی وجہ سے اسکے بال کھل گئے تھے اوراب وہ اسے ہاتھوں میں پکڑ کر دوبارہ باندھنے ہی لگی تھی کہ ارمان نے اسے روکا تھا۔

"مت باندھوں اچھے لگ رہے ہیں ان بالوں کو کھلا دیکھنے کہ لئے تو دوسری پن مانگی تھے ورنہ لوک کھولنے میں دو پن کا کیاکام کھلے بال اچھے لگتے ہیں تم پر۔"

طوبہ شرمائی تھی اس کے رخسار گلابی ہوئے تھے۔

ارسلان نے چند سیکنڈ اسے دیکھنے کہ بات بیٹھ کر کمرے کا لاک کھولا تھااور لاک کھلتے ہی طوبہ فوراً کمرے سے باہر کو بھاگی تھی اورارسلان اس کی اس حرکت پر مسکرایا تھا۔

زینب کچن میں کھڑی اپنے لئے کافی بنا رہی تھی ارمان فریج سے پانی لینے کچن میں داخل ہوا تھا اور زینب کو وہاں دیکھ کر پانی کی بوتل نکالتا ہوا اس کی طرف بڑھا تھا۔

"اگر زحمت نہ ہو تو میرے لئے بھی ایک کپ کافی بنا دو گی؟"

ارمان کی اس بات سے زینب سیدھی ہوئی تھی۔

"اس میں زحمت کی کیا بات ہے ارمان میں بنا دیتی ہوں۔"

زینب نے اسکی طرف ایک نظر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک تو ہو نا تم دو، تین دن سے کافی خاموش رہنے لگی ہو؟"

ارمان نے نظر اس کے چہرے پر ہنوز برقرار تھی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

زینب چولھے کی آنچ کم کرتے ہوئے بولی تھی

"شاہزین کہ ساتھ منگنی پر خوش ہو تم؟"

"ہاں بڑوں کا فیصلہ ہے ہمارے وہ بہتر جانتے ہیں اور شاہزین بہت اچھے انسان ہیں مجھے امید ہے وہ مجھے بہت خوش رکھیں گے۔"

ارمان کا دل ڈوبا تھا مگر آخر قسمت کے اگے کس کا زور چلتا ہے۔

رات کا وقت تھا سب رات کی چائے پی کر گارڈن میں سب گول دائرہ بنا کر بیٹھے تھے اور بیچ میں ایک بوتل پڑی تھے سب کے ہاتھ میں اپنے اپنے چپس کے پیکٹس تھے اور کولڈ رن اور گلاسس بھی سائڈ پر پڑے تھے۔

"چلو یار اب سٹارٹ کرتے ہیں گیم سب کو تو پتہ ہی ہے نہ کہ بوتل گھمائی جائے گی اور جس پر رکے گی اسے یہ تو ٹروتھ یہ ڈیر دونوں میں سے کچھ ایک سلیکٹ کرنا ہو گا او کے ناؤ لیٹس سٹارٹ دی گیم گائیز۔"

ارسلان نے گیم کے رولز بتاتے ہوئے بوتل گھمائی تھی اور بوتل گھومتے ہوئے مشایم کی جانب رکی تھی۔

"اووووو بھابھی تو پھر کیا چوز کرا آپ نے ٹروتھ یا ڈیر؟

ارمان نے اپنی بھابھی کو مسکراتے ہوئے ابرو اچکائے بولا تھا۔

"آئی تھنک ٹروتھ تاکہ تم لوگوں کو بھی موقع ملے مجھے تھوڑا جاننے کا۔"

"ٹھیک ہے تو سوال کون پوچھے گا؟"

زینب نے سوالیہ نظروں سے سب کی جانب دیکھا تھا

"بھئی سوال تو وہ پوچھے گا جس پر بوتل کی بیک سائیڈ آئے گی اور بوتل کی بیک سائیڈ ابراہیم پر آئی ہے تو چلو پھر پوچھو سوال ابراہیم۔"

ارمان کا لہجہ شرارتی تھا

"ہمممم تو پھر بتائے جناب کہ۔" وہ رکا تھا سب کی نگاہیں ابراہیم کی طرف تھی نہ جانے وہ کیا پوچھنے والا تھا۔

"ڈویولومی؟" اس کا لہجہ سنجیدہ تھا مگر آنکھیں کوئی اور ہی منظر بیان کر رہی تھیں۔

مشایم کو اس سوال کی توقع نہ تھی وہ شرمائی تھی اس کے رخصار گلابی ہوئے تھے۔

"یس آئی۔" وہ رک کر مسکرئی تھی ابراہیم اس کی زبان سے اقرار سننے کو بے چین ہوا تھا۔

"یس آئی ڈو۔" وہ مسکرا کر نظریں جھکا گئی تھی۔

اور اس اقرار پر سب کی آوازیں بلند ہوئی تھی۔

"اووووووو"

"چلے بھابھی اب آپ کی باری گھمائے اسے۔" ارمان نے مشایم کے کھیل کو آگے بڑھانے کو کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مشایم نے بوتل گھمائی تھی اور اب کی بار بوتل ارسلان پر رکی تھی اور بوتل کی بیک سائڈ پر طوبہ بیٹھی ہوئی تھی۔

"اچھا تو پھر بتاؤ ارسلان ٹروتھ یہ ڈیر؟"

"اوکے سوآئی چوس ڈیر۔"

ارسلان نے آبرو اچکا کر بولا تھا

"اوکے تو پھر تمہیں ابھی ابھی سو پش اپس لگانے ہونگے۔"

وہ مسکراہٹ دبائے بولی تھی۔

"یااللہ مجھے پہلوان سمجھا ہے کیا بٹ اگر یہی ڈیر ہے سوآئی ایکسیپٹ لیٹس دواٹ۔"

ارسلان کھڑا ہوا تھا اور اب وہ پش اپس شروع کر چکا تھا اور سب اس کی گنتی کر رہے تھے۔

"فور، فایو، سیکس کم آن ارسلان یو کین ڈو اٹ، سیون، ایٹ، نائن نہیں نہیں پورا کرو دوبارہ سے کرو نائن۔" سب مل کر بول رہے تھے۔

"ٹین۔"

"بس بھائی اب اور نہیں ہو رہا۔"

ارسلان ہار مانتے ہوئے اٹھا تھا

"لوزر، لوزر، لوزر۔" ارمان نے زور زور سے چلانا شروع کیا تھا۔

"چلو بھائی اب بیڈمنٹینیو کرتے ہیں گیم میں گھماتا ہوں"

ارسلان نے بوتل گھمائی تھی جواب شاہزین پر جا کر رکی تھی اور بوتل کی بیک سائڈ پر ارمان تھا۔"

"اوکے تو شاہزین اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے چلو بتاؤ اب ٹروتھ یہ ڈیر۔"

اسنے ایک نظر حیات کو دیکھا تھا جو اسکے جواب کی منتظر تھی۔

"ڈیر۔"

"سیریسلی شاہزین ہمیشہ تو تم ٹروتھ لیتے تھے چلو پھر ڈیر دیتے ہیں آپ کو میں ابھی آیا۔"

ارمان بھاگتا ہوا فارم ہاؤس میں گھسا تھا اور چند سیکنڈ میں اسی رفتار سے ہاتھ میں گٹار لئے واپس آیا تھا۔

"یہ لو شاہزین کافی وقت سے آپ کا گانا نہیں سنا بھابھی آپ جانتی ہیں میرا بھائی ایک بہترین سینگر بھی ہے بہت ہی ملٹی ٹیلینٹڈ بھائی ہے میرا چلو اب سب کے سامنے تمہیں گانا گا کر سنانا پڑے گا۔"

شاہزین نے گٹار ہاتھ میں لیا تھا نگاہیں ہنوز اپنے سامنے بیٹھی حیات پر ٹکی تھی گٹار پر ہاتھ جمائے تھے اور گٹار کے تار چھیڑے تھے وہ کوئی اناڑی نہ تھا اس کی پہلی دھن سے ہی

معلوم ہوا تھا اور ساتھ ہی پہلا بول لبوں سے آزاد ہوا تھا اور وہی حیات کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی کیونکہ شاہزین کی نگاہیں اس پر ٹکی تھی۔

"تو آتی ہے سینے میں

جب جب سانسیں بھرتا ہوں

تیرے دل کی گلیوں سے

میں ہر روز گزرتا ہوں۔"

ہر کسی نے اسکی حیات پر ٹکی نظروں کو محسوس کیا تھا بشمول حیات کے اور جیسے جیسے وہ گاتا جارہا تھا ارمان اور ارسلان مل کر ہوٹنگ کرتے جارہے تھے مگر شاہزین کو اپنے آس پاس حیات نے وجود کے علاوہ کسی کو محسوس نہیں کیا تھا۔

"ہوا کہ جیسے چلتی ہے تو،

میں ریت جیسے اڑتا ہوں"

حیات کے سامنے شاہزین کے ساتھ گزارے ہوئے تمام لمحات آئے تھے اس کے لیے وہاں بیٹھنا دشوار ہوا تھا۔

"کون تجھے یوں پیار کرے گا

جیسے میں کرتا ہوں۔"

شاہزین نے انہیں بولو کے ساتھ ایک پل کے لئے نظریں جھکا کر اٹھائی تھی اور حیات کو لگا تھا جیسے وہ اس سے کوئی شکوہ کر رہا ہو اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا اس نے اسی وقت اپنی نظریں جھکائی تھی جب کہ ہر کسی کی نظریں شاہزین پر ٹکی تھی جس کی نگاہوں کا مرکز صرف حیات تھی۔

"تو جو مجھے آملا

سپنے ہوئے سر پھرے

ہاتھوں میں آتے نہیں،

اڑتے ہیں لمحے میرے

میری ہنسی تجھ سے،

میری خوشی تجھ سے،

تجھیں خبر کیا بے قدر؟"

www.novelsclubb.com

حیات کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی کیا وہ بے قدری کر رہی تھی؟ مگر نہیں اس کی مطابق یہ الفاظ زینب کے لیے تھے۔

"جس دن تجھ کو نہ دیکھوں

پاگل پاگل پھرتا ہوں،

کون تجھے یوں پیار کرے گا

جیسے میں کرتا ہوں۔"

اسی پل حیات نے نظریں اٹھائی تھی اور اسکی بھیگی پلکیں دیکھ کر زین گانے کے بول بھولا تھا۔

"کیا اسے فرق پڑتا ہے؟ نہیں وہ تو ارمان کو پسند کرتی ہے۔"

شاہزین نے سر جھٹکا تھا اور دوبارہ نظریں اٹھانے تک حیات خود کو کمپوز کر چکی تھی اور شاہزین کو لگا وہ اس کی غلط فہمی تھی۔

تالیوں کی گونج پر اسکا سحر ٹوٹا تھا حیات بھی یکدم چونک کر سیدھی ہوئی تھی۔

اقرار تو واضح تھا مگر غلط فہمی کی دیوار بہت بڑی تھی۔

"کمال کر دیا تم نے میرے بھائی کیا گایا ہے۔"

سب نے ارمان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"مگر شاہزین تمہاری آواز کے اس درد نے تو کسی ناکام عاشق کو بھی پیچھے چھوڑ دیا کون ہے جس کا درد لیے پھر رہے ہو۔"

ارسلان نے تعجب سے بولا تھا

"بس ہے کوئی سنگدل۔"اس نے حیات کی جانب دیکھا تھا جس پر حیات نے اپنے اندر کچھ ٹوٹتا محسوس کیا تھا۔

"کہی تمہاری لڑائی تو نہیں ہوئی زینب سے؟"یہ فقرہ ارمان کی طرف سے آیا تھا اور اب کی بار سٹپٹانے کی باری زینب کی تھی۔

"ہم۔۔۔ہم۔۔۔۔ہماری کیوں ہو گی لڑائی ارمان؟"

"کیوں وہ تمہارا ہونے والا منگیتر ہے تو تم سے ہی لڑے گا نہ اب حیات سے تو لڑنے سے رہا۔"اس بات پر حیات اور شاہزین نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا

"میرے دوست کا پیچھا چھوڑ بھی دو ارمان تم تو نہا دھو کر اس کے پیچھے ہی پڑ گئے ہو کسی زہریلی سوتن کی طرح مگر خیر سے تم اس کے سوتن ہی ہو فلحال۔"

طوبہ کے بھائی زاویار نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا تھا

اس بات کا مفہوم سمجھ کر شاہزین نے اسے ایک گھوری سے نوازہ تھا جس پر وہ تھوڑا سا آگے کو کھسکا تھا کہ کہی ایک مکا ہی نہ پڑ جائے۔

"چلو یار اب گیم کو آگے بڑھاتے ہیں"

ارسلان کی آواز پر سب پھر سے کھیل میں مصروف ہوئے تھے۔

شاہزین نے بوتل گھمائی تھی اور اب ارمان پر بوتل جا کر رکی تھی اور بوتل کا بیک زاویار پر تھا۔

"چلو بھائی اب بتاؤ ٹروتھ یہ ڈیر؟"

"ڈیر افکورس۔"

"ٹھیک ہے تو پھر گانا ہو گیا پش اپس بھی ہو گئے کسی نے ڈانس نہیں کیا اب تک تو وہی کر لو تم اب۔"

ارمان خوشدلی سے اٹھا تھا۔

"ڈانس وہ تو میرے دائیں ہاتھ کا کھیل ہے پھر گانا لگاؤ۔" وہ کھڑا ہوا تھا اور اگے جا کر حیات کے پاس رکا تھا۔

"ٹھیک ہے بسنتی پھر زرا ناچ کر دکھاؤ۔" زاویار کا لہجہ شرارتی تھا

"آج یہ بسنتی اکیلے نہیں ناچے گی۔" ارمان شوخ ہوا تھا

"تو کیا کتے لے آؤں میں بسنتی کہ لیے آج بسنتی کتوں کے ساتھ ناچنا چاہتی ہے کیا؟" ارسلان اپنی ہنسی دبا کر بولا تھا۔

"نہیں آج اس بسنتی کہ ساتھ ڈانس حیات کرے گی۔"

شاہزین کی آنکھیں حیرت کے صدمے سے کھلی تھی۔

"نہیں ارمان ابھی میرا بلکل موڈ نہیں ہے تم اکیلے کر لو۔" حیات نے بیزاریت سے بولا تھا۔

"کیا ہو گیا یار کچھ نہیں ہوتا آجاؤ ایک ڈانس کی تو بات ہے ویسے بھی اب تو ہم ایک رشتے میں بندھنے والے ہیں۔"

شاہزین کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔

"نہیں ارمان ابھی نہیں۔"

"آجاؤ حیات۔"

ارمان نے حیات کا ہاتھ پکڑا تھا اور یہاں شاہزین کی برداشت ختم ہوئی تھی وہ تیزی سے کھڑا ہو کر ارمان اور حیات کے بیچ حائل ہوا تھا اور ارمان کا ہاتھ حیات کی کلائی سے ہٹا کر جھٹکے سے چھوڑا تھا حالات بگڑتے دیکھ وہ سب بھی اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے تھے۔

"جب وہ منع کر رہی ہے تو کیوں زبردستی اسے وہ کام کرنے پر مجبور کر رہے ہو جو وہ نہیں کرنا چاہتی؟"

"میں تو بس۔"

"بس کیا ایک بار اس نے منع کر دیا تو تم کون ہوتے ہو اسے فورس کرنے والے؟"

"زین پلیز۔" حیات نے شاہزین کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ شدید غصے میں تھا وہاں کھڑا ہر فرد شاکڈ تھا کیونکہ عموماً شاہزین اپنے بھائی سے ایسے بات نہیں کر سکتا تھا۔

"تم مجھ سے پوچھ رہے ہو میں کون ہوں تو سن لو اس کا ہونے والا منگیتر ہوں میں تم کیا لگتے ہو اسکے۔"اب کی بار ارمان بھی بگڑا تھا کیونکہ منگنی کی بات کے بعد سے شاہزین اس سے کھنچا کھنچا رہنے لگا تھا۔

"شوہر ہوں میں اسکا اگر تم بھول رہے ہو تو بتاتا چلو کہ وہ اب تک میرے نکاح میں ہے۔" اور حیات کہ کانوں کو یقین نہیں آیا تھا کہ کیا شاہزین نے واقعی یہ کہا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے حیرت کے سمندر میں مزید غوطے دلواتا اس کا ہاتھ تھامے وہاں سے لے جا چکا تھا۔ وہاں کھڑا ہر شخص سکتے میں تھا خاص طور سے ارمان اور زینب۔

صبح روشنی ہوتے ہی وہ لوگ گھر واپس آ گئے تھے رات والے معاملے کہ بعد ان کا وہاں اور وقت گزارنا بے معنی تھا سب آتے ہی اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے اور ناشتہ کے وقت سب باہر آئے تھے سب ساتھ بیٹھ کر ناشتہ شروع کر چکے تھے۔

"بیٹا ایک دو دن اور رہ جاتے اتنی جلدی واپس آ گئے آپ سب۔"

ارباز شاہ نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"تایا ابو آفس میں بھی کام تھا زینب اور حیات کی کلاسز بھی مس ہو رہی تھیں اس لئے ہم واپس آ گئے انشاءاللہ نیکسٹ ٹائم سب مل کر جائینگے زیادہ ڈیز کے لئے۔"

ابراہیم نے سب کو خاموش دیکھ کر بات کو سمنبھالتے ہوئے کہا تھا ہلکی پھلکی بات چیت ناشتے کے ساتھ چلتی رہی تھی سب اپنی اپنی روٹین کے مطابق کاموں میں لگے تھے۔

زینب یونیورسٹی نہیں گئی تھی حیات کو یونیورسٹی ارمان چھوڑ آیا تھا شاہزین اور ابراہیم آفس جا چکے تھے۔

دو بجے کا وقت تھا ابراہیم اور شاہزین ساتھ بیٹھے اپنے سامنے پڑی فائل کے نکات پر بحث کر رہے تھے جب شاہزین کی نظر اپنے سامنے لگے وال کلاک پر پڑی تھی اور وہ تیزی سے اٹھا تھا۔

"کدھر جا رہے ہو شاہزین؟"

ابراہیم نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"یار حیات کا اوف ٹائم ہو چکا ہے کچھ دیر میں وہ یونیورسٹی سے باہر آ جائے گی میں اسے گھر ڈراپ کر کے آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں۔"

شاہزین اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے تیز تیز قدم بھرتا باہر کی طرف نکلا تھا۔

"پر شاہزین حیات کو تو ارمان۔۔۔۔"

شاہزین اس کی بات سننے سے پہلے ہی وہاں سے باہر جا چکا تھا اور ابراہیم اپنا سر تھامے وہی بیٹھا رہا تھا

شاہزین یونیورسٹی پہنچا تھا جب اس نے ارمان کی گاڑی میں حیات کو بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا اور یہاں اسکا ضبط جواب دے گیا تھا ایک فیصلہ تھا جو اس نے اس لمحے لیا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ گھر آ کر ارباز شاہ کے سامنے بیٹھا تھا کمرے میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا۔

"شاہزین کیا بات ہے کہو میں سن رہا ہوں۔"

ارباز شاہ نے اسکے چہرے پر پریشانی کے نمایاں آثار دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"پاپا میں حیات سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور صرف اسی سے کرنا چاہتا ہوں میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر مجھے میری حیات لوٹا دیں۔"

شاہزین کا لہجا سپاٹ تھا۔

"اب یہ نہیں ہو سکتا یہ تمہارا فیصلہ تھا اور اب تم اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔"

Episode 03

www.novelsclubb.com

"کیا سوچ رہے ہو شاہزین کچھ بات کرنی تھی تمہیں؟"

ارباز شاہ کی آواز پر شاہزین چونک کر سیدھا ہوا تھا۔

"نہیں میں یہ نہیں کر سکتا میں اپنی خوشی کہ لئے حیات کو تکلیف نہیں دے سکتا وہ ارمان کو پسند کرتی ہے میں کیسے کر سکتا ہوں پاپا سے یہ بات کیا سوچ کر تم یہاں آئے تھے شاہزین حیات کی محبت میں اتنے خود غرض کیسے بن سکتے ہو تم۔" شاہزین دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔

"شاہزین کچھ تو بولو کس سوچ میں پڑ گئے ہو؟"

ارباز شاہ نے شاہزین کو ایک بار پھر اپنی خیالی دنیا سے باہر نکالا تھا۔

"کچھ نہیں پاپا مجھے پوچھنا تھا کہ بورڈ اوف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں آپ ہمارے ساتھ چلیں گے نہ؟ شاہزین نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے بات بنائی تھی۔

"ہاں بلکل چلونگا میں بس یہی بات تھی؟"

ارباز شاہ نے جانچتی نظروں سے شاہزین کی جانب دیکھا تھا۔

"جی بس یہی بات تھی مجھے کچھ کام ہے میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔"

شاہزین ارباز شاہ کی طرف دیکھے بنا وہاں سے باہر آچکا تھا اور اب وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا نا جانے وہ کتنی ہی دیر بالکنی میں بیٹھے اپنی سوچوں میں گم رہا تھا۔

شام کا وقت تھا طوبہ حیات کے کمرے سے باہر آئی تھی اور چند قدم کہ فاصلے پر اس کا سامنا ارسلان سے ہوا تھا وہ ارسلان سے نظریں بچائے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ارسلان اسے پہلے ہی دیکھ چکا تھا اور چند سیکنڈ میں ہی وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔

"طوبہ کیا بات ہے تم کچھ پریشان لگ رہی ہو کل بھی تم آئی تھی حیات کے پاس میں نے تمہیں آوازیں دیں بہت مگر تم ان سنا کر کہ چلی گئی تھی کیا بات ہے مجھ سے ناراض ہو کسی بات پر کیا؟"

www.novelsclubb.com

ارسلان نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"میرا آپ سے ایسا کون سا رشتہ ہے جس کی وجہ سے میں آپ سے ناراض ہونگی غیروں سے ناراض نہیں ہوا جاتا کیا آپ کو یہ بات نہیں پتہ؟"

طوبہ کاانداز سرسری تھا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو طوبہ ایسی باتیں کیسے کر سکتی ہو تم اگر کچھ بات ہے تو شئیر کرو مجھ سے پلیز ڈونٹ ڈو دس ٹو می۔"

ارسلان کے لہجے میں ایک ڈر تھا اپنی محبت کو کھو دینے کا ڈر۔

"میں کون ہوتی ہوں کسی کہ ساتھ کچھ کرنے والی زندگی نے جو میرے ساتھ کیا ہے اس کے بعد میں کچھ کرنے کہ قابل نہیں رہی۔"

طوبہ کا لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

"مجھے بتاؤ طوبہ کیا ہوا ہے؟"

ارسلان نے طوبہ کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میری منگنی ہے نیکسٹ ویک بلکہ منگنی نہیں ہے صرف او فیشیلی اناؤنسمنٹ ہے ایک کیونکہ بچپن میں ہی میری بات پکی کر واچکے تھے میرے گھر والے جس کا مجھے دو دن پہلے پتہ چلا ہے آپ لوگ سب آیئے گا ضرور۔"

طوبہ نے ارسلان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹایا تھا اور آنکھوں میں نمی لئے وہ آگے کو بڑھی تھی اور اس کے بلکل برابر میں آکر رکی تھی ان دونوں کی نظریں ملی تھیں۔

"یہ مذاق ہے نہ طوبہ؟"

ارسلان اس بات کو ماننے پر تیار نہ تھا۔

"اس مذاق نہ میری پوری زندگی برباد کردی ہے ارسلان کاش کاش یہ مذاق ہوتا ارسلان ۔"طوبہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی کچھ پل وہ دونوں وہی کھڑے رہے تھے اور پھر طوبہ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے باہر بھاگی تھی جبکہ ارسلان وہی کھڑے اس بات پر یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب ارمان وہا پہنچا تھا۔

"کیا ہوا ہے میں نے طوبہ کو روتے ہوئے دیکھا میں نے آواز دی مگر وہ رکی نہیں حیات اور اسکا جھگڑا ہوا ہے کیا؟"

www.novelsclubb.com

ارمان نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔"

ارسلان نے سرسری سے انداز میں جواب دیا تھا۔

"تو پھر کیا بات ہے؟"

"اسکی منگنی ہے اگلے ہفتے۔"

ارسلان نے خود کو سمنبھالا تھا۔

"تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو نہ تو پھر وہ منگنی کیسے کر سکتی ہے؟"

ارمان نے تعجب سے پوچھا تھا۔

"اسکی بات طے ہے بچپن سے اسے اس بات کا خود دو دن پہلے پتہ چلا ہے اور اسے آفیشل کرنے کے لئے نیکسٹ ویک فنکشن رکھا جا رہا ہے۔"

ارسلان نے اپنی سوچ میں گم انداز میں جواب دیا تھا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے؟"

ارمان ارسلان سے اسکا جواب جاننے کی کوشش کر رہا تھا جب پیچھے سے شاہزین کی آواز پر وہ دونوں پلٹے تھے۔

"کچھ نہیں کرو گے تم لوگ میں زاویار سے خود بات کرونگا دیکھتے ہیں کیا ہو سکتا ہے اس معاملے میں اپنی بے وقوفیوں سے معاملہ خراب مت کرنا۔"

شاہزین ارسلان کے بلکل سامنے آکر رکتے ہوئے بولا تھا۔

"ہم کچھ نہیں کرینگے تم بات کروگے نہ زاویار سے معاملہ حل ہو جائے گا نہ؟"

ارسلان کے لہجے میں بے بسی واضح تھی۔

"میں پوری کوشش کرونگا بے فکر رہو۔"

شاہزین نے ارسلان کو اطمینان دلانے کی کوشش کی تھی اور پھر وہاں سے فوراً ہی زاویار کے پاس گیا تھا جبکہ ارمان اور ارسلان حیات کے کمرے میں گئے تھے اور اسے سارے معاملے کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔

شاہزین نے زاویار کو گھر سے قریب ہی ایک ریستوران میں آنے کو کہا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ آچکا تھا اور اب وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"کیا ہوا شاہزین یہاں کیوں بلایا کچھ خاص کام تھا کیا گھر ہی آجاتے ڈائریکٹ؟"

زاویار نے تجسّس بھرے لہجے میں پوچھا تھا

"ایک اہم مسئلے پر بات کرنی تھی گھر پر مناسب نہیں لگا مجھے اسلیے یہاں بلا لیا۔"

شاہزین نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکائے تھے۔

"ہاں بولو یار مجھ سے بات کرنے کہ لئے تمہیں اتنی تمہید باندھنے کی ضرورت کب سے پڑنے لگی؟"

زاویار نے شاہزین کے طرف دیکھا تھا۔

"طوبہ کی منگنی ہو رہی ہے میں نے سنا ہے بچپن سے طے تھا؟"

"ہاں یار میں تمہیں بتانے ہی والا تھا مگر کچھ دن سے تم پریشان لگ رہے تھے اسلئے میں نے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا آج میں تمہارے پاس آنے ہی والا تھا۔"

زاویار نے وضاحتی جواب دیا تھا

"ہاں میں جانتا ہوں مگر آج ایک اہم مسئلے پر بات کرنی ہے مجھے۔" شاہزین نے تمہید باندھی تھی۔

"شاہزین کیا بات ہے بتاؤ مجھے۔"

"ارسلان طوبہ کو پسند کرتا ہے وہ اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ ایک بار طوبہ کی پڑھائی مکمل ہو جائے پھر ہم رشتہ مانگتے مگر یہ سب ہو جائے گا اس کا اندازا نہیں تھا۔"

شاہزین نے پوری بات زاویار کے سامنے رکھی تھی۔

"شاہزین میں بچپن سے تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو جانتا ہوں ارسلان میرے لیے بھی بھائیوں جیسا ہے مجھے کوئی شک نہیں ہے تمہاری کہی کسی بات پر اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ارسلان شاید طوبہ کہ لئے بہترین لائف پارٹنر ہو مگر یہ ممکن نہیں ہے شاہزین بچپن کی منگنی ہم یوں نہیں توڑ سکتے اگر میں مان بھی جاؤتب بھی اس معاملے میں میری نہیں سنی جائے گی یہ سب بڑوں کا سالوں پرانہ فیصلہ ہے وہ لوگ ہمارے رشتے دار ہے بابا اپنی زبان سے نہیں ہٹے گے چاہے جو ہو جائے۔"

زاویار نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"زاویار میں بہت امید سے آیا ہوں ارسلان میرے لئے ارمان کی طرح ہے میں کیسے اس کا سامنا کرونگا اس جواب کہ ساتھ؟"

شاہزین نے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"شاہزین میرے بھائی مسئلہ اگر صرف میرا ہوتا تو میں کچھ بھی کر کہ حل نکال لیتا لیکن اس بات سے خاندان ٹوٹ جائے گا بابا نہیں مانے گے تم جانتے ہو ہمارے گھر کے اصولوں اور روایتوں کو طوبہ کو آگے پڑھوانے کے لئے بھی کتنی کوششوں کے بات اجازت ملی تھی

اسے تمہارے گھر کے علاوہ کہی اکیلے جانے تک کی اجازت نہیں ہے ہماری فیملی کہ ماحول میں بہت فرق ہے جب تک کسی بات پر بابا راضی نہ ہو ہم خود بھی وہ کام نہیں کرتے تم جانتے ہو ارسلان بہت اچھا ہے اس کے آگے زندگی پڑی ہے اسے سمجھاؤ یا وہ سمجھے گا اگر ضرورت ہو تو میں خود اس سے بات کرونگا مگر یہ نہیں ہو سکتا۔"

زاویار کی بات پر شاہزین نے کرسی سے پشت ٹکائی تھی۔کچھ دیر دونوں خاموشی سے اپنی بے بسی پر ماتم کرتے رہے تھے اور پھر وہ دونوں وہاں سے جا چکے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

زاویار سے مل کر وہ ارسلان کے پاس گیا تھا اور اسے ساری بات بتائی تھی جس پر ارسلان بہت اداس ہوا تھا لیکن طوبہ اور اس کے گھر والوں کی عزت اور شاہزین کے سمجھانے کہ باعث اس نے طوبہ سے دور رہنے کا فیصلہ کیا تھا کافی دیر ارسلان کو سمجھانے کہ بعد اب وہ

باہر لان میں ایک کرسی پر آ بیٹھا تھا نہ جانے کتنے ہی خیالات نے اس کے دماغ کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا ایک طرف ارسلان کی پریشانی تھی تو ایک طرف حیات کہ دور ہو جانے کا خیال اسے اندر سے کھائے جا رہا تھا کافی دیر وہ یونہی اکیلا وہاں بیٹھا رہا تھا کافی دیر بعد ارمان وہاں آیا تھا۔

"شاہزین اکیلے کیوں بیٹھے ہو؟"

ارمان نے شاہزین کو یوں اکیلا بیٹھے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"بس ایسے ہی بیٹھ گیا تھا اب جا رہا ہوں باہر کچھ کام ہے۔"

شاہزین بولتا ہوا اٹھا تھا۔

"رکو شاہزین مجھے بات کرنی ہے۔"

ارمان نے شاہزین کو روکا تھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے کہو میں سن رہا ہوں۔"

شاہزین اپنی جگہ پر دوبارہ بیٹھا تھا اور ارمان اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

"تم مجھ سے کیوں ناراض ہو شاہزین میں نے نوٹ کیا ہے جب سے میری اور حیات کی منگنی کی اناؤنسمنٹ ہوئی ہے تم کچھ کھنچے کھنچے رہنے لگے ہو مجھ سے اگر میری کچھ بات تمہیں بڑی لگی ہے تو آئی ایم سوری یار ایسا مت کرو اپنے بھائی کہ ساتھ۔"

ارمان نے شاہزین کی طرف التجائیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ارمان۔"

شاہزین نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

"کوئی تو بات ہے شاہزین اس دن فارم ہاؤس پر بھی آپ بہت غصہ میں تھے حالانکہ آپ نے آج تک مجھ سے ایسے بات نہیں کی تھی اس دن آپکا رویہ بہت مختلف تھا۔"

ارمان نے شاہزین کو اس رات کا واقع یاد دلایا تھا۔

"ارمان تم حیات سے زبردستی اگر کچھ بھی کروانے کی کوشش کروگے تو ہر مرتبہ میرا رویہ ایسا ہی پاؤ گے تم جانتے ہو مجھے یہ بات بلکل بھی منظور نہیں کہ حیات کی مرضی کہ خلاف کوئی بھی شخص اس سے کچھ کام کروائے چاہے وہ میرا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

شاہزین نے دوٹوک جواب دیا تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ حیات کی وجہ سے پریشان ہو حیات آپکے لئے بہت معنٰی رکھتی ہے اور آپ کو لگتا ہے کہ میں اپنی لائف کو لے کر بہت نون سیریز ہوں اور حیات کا خیال نہیں رکھ سکتا مگر ایسا نہیں ہے شاہزین میں اپنی لائف کو لے کر اور اس میں حیات کی موجودگی کو اور ہمارے ہونے والے رشتے کو لے کر بہت سیریز ہوں آپ فکر مت کرو بہت جلد میں آفس بھی آنے لگونگا پاپا سے بات ہوئی تھی انہونے کہا ہے کہ وہ مجھے حیات کی زمہ داری تب ہی دینگے جب میں اس کے قابل ہو جاؤاور میں پوری کوشش کر رہا ہوں یقین کرو میں اپنی حیات کا بہت خیال رکھونگا اسے تکلیف نہیں ہونے دونگا اور بہت جلد آپ یہ بات خود جان لوگے ہم لوگ خوش رہیں گے شاہزین آپ فکر مت کرو حیات اب میری ہے اور اسکی زمہ داری بھی میری ہے اور میں بہت اچھے سے سب سمنبھال لونگا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم فکر مت کرو انشاءاللہ بہت جلد آپ میری اور حیات کی شادی دیکھو گے۔"

اس بات پر شاہزین کا صبر جواب دے گیا تھا ارمان اگے کچھ اور بولتا اس سے پہلے شاہزین وہاں سے کھڑا ہوا تھا اور تیزی سے قدم اٹھاتا گیا تھا اور اب وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ تیزی سے گاڑی چلاتا ہوا باہر نکلا تھا۔

شاہزین اپنی گاڑی کی سپیڈ ہر سیکنڈ اور بڑھاتا جا رہا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا ارمان کا کہا ہر جملہ اس کے زہن کو ماؤف کر رہا تھا۔

"حیات اب میری ہے اس کی زمہ داری بھی میری ہے"

شاہزین نے تیزی سے گاڑی ٹرن کی تھی

"میں اپنی حیات کا خیال رکھونگا۔"

شاہزین نے تیزی سے دوسری گاڑی کو اوورٹیک کیا تھا اور سپیڈ اور بڑھائی تھی۔

"انشاءاللہ بہت جلد تم میری اور حیات کی شادی دیکھو گے۔"

آنکھ سے آنسوں بہا تھا منظر دھندھلا ہوا تھا سر میں ایک ٹیس اٹھی تھی اور گاڑی کا کنٹرول ہاتھ سے نکل چکا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی اپنے آگے چلنے والے ٹرک سے ٹکرائی تھی

ایک زوردار آواز پیدا ہوئی تھی گاڑی میں موجود وجود خون میں لت پت بے جان پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈنر کا وقت تھا سب لاؤنج میں بیٹھے تھے کھانا لگ چکا تھا سب شاہزین کا انتظار کر رہے تھے

۔

"آج اب تک زین کیوں نہیں آئے تایا جان وہ کبھی اتنا لیٹ نہیں ہوتے اگر کچھ کام ہو تو کال کرتے ہیں آفس میں بھی نہیں ہے آپ بتا رہے ہیں تو وہ کدھر چلے گئے ہیں فون بھی ریسیو نہیں کر رہے ہیں مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے آپ کچھ کریں نہ پلیز۔"

حیات نے ارباز شاہ کے پاس بیٹھ کر فکر مندی سے کہا تھا۔

"میرا بچا فکر مت کرو بس آتا ہی ہو گا وہ ہو سکتا ہے فون سائلنٹ پر ہو ڈرائیو کر رہا ہو اسلئے نہیں اٹھا رہا ہو۔"

ارباز شاہ نے حیات کو خود سے لگایا تھا۔

کچھ دیر ہی گزری تھی جب ارباز شاہ نے دوبارہ فون کیا تھا اور اب کی بار فون ریسیو ہوا تھا۔

"شاہزین کدھر ہو بیٹا جلدی آؤ سب۔۔۔۔"

ارباز شاہ کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی سامنے سے کسی کی آواز آئی تھی۔

"کیا آپ شاہزین شاہ کے والد بات کر رہے ہیں؟"

"جی کر رہا ہوں."

ارباز شاہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

"ہم ہاسپٹل سے بات کر رہے ہیں آپکے بیٹے کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے آپ یہاں آجائے۔"

ارباز شاہ کے قدم لڑکھڑائے تھے جس پر سب کھڑے ہوئے تھے۔

"کدھر ہے میرا بیٹا کیسا ہے وہ کیسے ہوا اسکا ایکسیڈینٹ؟"

ار باز شاہ نے ایک ہی ساتھ ساتے سوالات کئے تھے اور انکی اس بات پر تمام گھر والوں کا دل دہلا تھا۔

"آپ یہاں آجائے ساری انفورمیشن یہاں سے مل جائے گی۔"

انہوں نے ہاسپٹل کا ایڈریس بتایا تھا اور کال کاٹی تھی

"شاہزین کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے ہاسپٹل سے فون تھا وجدان، ابراہیم اور ارسلان تم لوگ چلو باقی تم لوگ گھر والوں کو سمنبھالو ہم وہاں پہنچ کر فون کرتے ہیں۔"

ار باز شاہ نے گھر والوں کی غیر ہوتی حالت دیکھتے ہوئے کہا تھا ار باز شاہ فوراً ہی اگے بڑھے تھے جب حیات بھاگ کر انکے آگے آئی تھی جس کی آنکھوں میں آنسوں نہیں تھے بس ایک خالی پن تھا جس نے ار باز شاہ کو اسے لے جانے پر مجبور کیا تھا۔

"حیات ساتھ چلے گی۔"

www.novelsclubb.com

پورے راستے وہ بس یہ دعا کرتی رہی تھی کہ شاہزین ٹھیک ہو نہ جانے کتنے لوگ اس وقت شاہزین کے لئے دعا کرتے رہے تھے اس کی خیریت کی دعا اس کے ٹھیک ہو جانے کی دعا۔

وہ لوگ ہاسپٹل پہنچے تھے ریسیپشن سے ڈھونڈنے کہ بعد وہ سب بھاگتے ہوئے شاہزین کے پاس گئے تھے وہاں پہنچنے پر پتہ چلا تھا کہ شاہزین کا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے ڈاکٹر باہر آیا تھا وہ سب ڈاکٹر کی طرف بڑھے تھے۔

"ڈاکٹر ہم شاہزین شاہ کے گھر والے ہیں کیا ہوا ہے اسے؟"

ارباز شاہ ڈاکٹر سے مخاطب تھے۔

"فلحال کچھ نہیں کہہ سکتے ایکسیڈنٹ بہت بڑا تھا سر پر بہت گہری چوٹ آئی ہے اور بھی بہت سی جگہ گہرے زخم ہیں آپریشن کہ بعد ہی کچھ کہا جا سکتا ہے بس آپ لوگ دعا کریں۔"

ڈاکٹر وہاں سے جا چکا تھا اور ڈاکٹر کی باتوں پر وہ سب بہت پریشان تھے حیات یہ باتیں سن کر لڑکھڑائی تھی مگر پھر خود کو سمنبھالا تھا اور خود کو اس بات کا اطمینان دلایا تھا کہ زین کو کچھ نہیں ہو گا مجھے سٹرونگ رہنا ہے شاہزین کہ لئے۔

شاہزین کا آپریشن شروع ہو چکا تھا گھر والوں کو فون کر کے بتا چکے تھے یہاں کے حالات آپریشن تھیٹر کے باہر وہ سب بیٹھے تھے مگر حیات آپریشن تھیٹر کے دروازے سے لگے

جانے کب سے وہی کھڑی تھی اور شاید ڈاکٹرز کی طرف سے اطمینان کی خبر سننے تک وہی کھڑی رہنے والی تھی۔

کافی دیر بعد دروازہ کھلا تھا ایک ڈاکٹر باہر آیا تھا۔

"ڈاکٹر کیسے ہیں زین؟"

حیات فوراً ہی ڈاکٹر کی طرف بڑھی تھی۔

"آپریشن سکسیسفل رہا ہے مگر جب تک پیشنٹ ہوش میں نہیں آتا ہم اسکی پروپر کنڈیشن نہیں بتا سکتے۔"

وہاں کھڑے تمام گھر والوں نے آپریشن کے کامیاب ہونے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا تھا۔

"ڈاکٹر ہم زین سے مل سکتے ہیں؟"

حیات شاہزین کو دیکھنے کہ لئے بے چین ہوئی تھی۔

"کچھ دیر بعد آپ لوگ مل سکتے ہیں ابھی نہیں۔"

ڈاکٹر وہاں سے جا چکا تھا ارباز شاہ نے گھر والوں کو آپریشن کامیاب ہونے کی اطلاع دی تھی

۔

کچھ دیر بعد شاہزین کو پرائیوٹ روم میں شفٹ کیا گیا تھا اور ایک ایک گھر والے کو اندر جانے کی اجازت دی گئی تھی ارباز شاہ اور باقی سب شاہزین کو دیکھ کر تسلی کر چکے تھے۔

"حیات میرا بچہ جاؤ شاہزین کو دیکھ آؤ اپنے آپ کو یوں پریشان مت کرو۔"

وجدان شاہ حیات کے پاس آکر بیٹھے تھے جو روم کے بلکل سامنے بینچ پر بیٹھی اندر جانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔

"مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا انہیں اس حال میں پاپا۔"

اس نے نگاہیں اپنی ہتھیلیوں پر جمائی تھی۔

"ڈاکٹر سے آپ نے پوچھا تھا نہ سب سے پہلے کیونکہ آپ دیکھنا چاہتی تھی اپنے زین کو تو پھر اب کیا ہو گیا حیات اسے آپکی ضرورت ہے اسے اکیلا چھوڑ دو گی اس تکلیف میں؟"

اس بات پر حیات نہ اپنا چہرہ اٹھا کر سامنے روم کی جانب دیکھا تھا جس میں شاہزین بے ہوش پڑا تھا۔

"میں انہیں اکیلا نہیں چھوڑ ونگی پاپا۔"

حیات اٹھی تھی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے میں داخل ہوئی تھی اندر جاتے ہی اسکی نظر شاہزین پر ٹھہری تھی جو بے جان وہاں مشینوں سے جڑا آنکھیں بند کئے پڑا تھا اسے یوں دیکھ کر حیات کی آنکھوں سے اتنے گھنٹوں میں پہلی دفعہ ایک آنسوں گرا تھا اسے اپنے اندر کہی درد کی لہر اٹھتی محسوس ہوئی تھی وہ آہستہ اہستہ چلتی ہوئی اگے بڑھی تھی اور بیڈ کے بلکل ساتھ پڑے ایک سٹیل کے اسٹول پر بیٹھی تھی آہستہ سے اپنا ہاتھ زین کے ہاتھ پر پھیرا تھا اور اب اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکا ہاتھ تھامے اسکے زخموں کا معائنہ کر رہی تھی اسکے سر پر ایک بڑی سی پٹی بندھی تھی اور سیدھے بازوں پر بھی پٹی بندھی دکھی تھی ہونٹ کے کونے پر ایک زخم تھا جسے صاف کیا گیا تھا مگر نشان اب تک واضح تھا اور نا جانے کتنے زخم آئے ہونگے انہیں وہ دل میں سوچتی رہی تھی دوسرے ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی جو آہستہ آہستہ چل رہی تھی وہ خاموشی سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی جب اسے احساس ہوا تھا کہ شاہزین کے ہاتھ میں حرکت ہوئی ہے وہ کھڑی ہوئی تھی ڈاکٹر کو بلانے کہ جب شاہزین نے آہستہ سے حیات کا ہاتھ تھاما تھا اور غنودگی میں الفاظ بڑبڑا رہا

تھاآواز بہت آہستہ تھی اسلیے حیات تھوڑی قریب ہوئی تھی اور شاہزین کی بات سننے کی کوشش کررہی تھی۔

"مت جاؤحیات کہی مت جاؤمجھے چھوڑ کر مت جاؤحیات بہت محبت کرتاہوں تم سے نہیں جی پارہاتمہارے بغیر حیات واپس آجاؤحیات کیوں چلی گئی ہو تم میں بکھر گیاہوں مت جاؤپلیز واپس آجاؤحیات تم صرف میری ہو تمہارازین مر جائے گا تمہارے بغیر حیا۔۔۔"

حیات ان الفاظوں کے سحر میں جکڑ چکی تھی وہ بہت بڑی کشمکش میں پڑ چکی تھی اسکاذہن ماؤف ہو چکا تھا کیاسچ ہے کیا جھوٹ اسے سمجھ نہیں آرہا تھاوہ شاہزین کو ہاتھ تھامے اپنے ساکت وجود کو لئے کافی دیر وہی کھڑے شاہزین کے الفاظوں کو بار بار دماغ میں دہرا رہی تھی ارسلان اندر آیا تھاحیات کو یوں ساکت دیکھ کر وہ اس کے پاس آرکا تھا۔

"حیات ٹھیک ہو جائے گے شاہزین ٹینشن مت لو بیٹھ جاؤ۔"

ارسلان کی آواز پر بھی حیات اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی۔

"حیات کیاہوا ہے؟"

ارسلان نے حیات کو بازوں سے تھاما تھا وہ چونکی تھی

"ارسلان شاہزین نے میرا ہاتھ پکڑا تھا انہوں نے بولا بھی تھا ابھی وہ ہوش میں آرہے تھے۔"

"حیات نے جلدی جلدی ساری باتیں بولی تھی۔

"میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں شکر ہے اللہ پاک کا وہ کیا بول رہے تھے تم نے سنا تھا؟"

ارسلان نے حیات کی طرف دیکھا تھا۔

"نہہ۔۔ نہیں سمجھ نہیں آیا کچھ۔"

حیات نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا تھا۔

ڈاکٹر چیک کر چکا تھا کچھ دیر بعد شاہزین کو ہوش آیا تھا سب شاہزین کے پاس موجود تھے ارسلان نے ویڈیو کال پر تمام گھر والوں کو شاہزین کے ہوش میں آنے کی خبر دی تھی اور اب وہ باہر آیا تھا جب ارمان اسے کال کر رہا تھا۔

"ارسلان شاہزین کو ہوش آگیا نہ؟"

ارمان کا لہجہ افسردہ تھا۔

"ہاں اللہ پاک کا کرم ہے وہ ہوش میں آگیا ہے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے میں نے ابھی تو ویڈیو کال کی تھی تم کدھر تھے؟"

"مجھے پکچر کلک کر کے بھیج دو انکی بتانا مت انہیں۔"

ارمان کا لہجہ التجائیہ تھا۔

"تم آجاؤ نہ یہاں مجھے پتہ ہے جب تک تم خود نہیں دیکھو گے سکون نہیں آئے گا میں آجاتا ہوں کچھ دیر کہ لئے گھر پر سمنبھال لو نگا میں فکر مت کرو۔"

ارسلان نے ارمان کہ لہجے میں موجود تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں نہیں تم وہاں رکو مجھے ویسے بھی کچھ کام ہے گھر پر تم بس پکچر بھیج دو میں ویٹ کر رہا ہوں۔"

ارمان نے مختصر سا جواب دے کر فون کاٹا تھا۔

ارسلان ارمان کو پکچر بھیج چکا تھا اور اب حیات کہ پاس آیا تھا جو باہر بیٹھی تھی۔

"حیات شاہزین پوچھ رہا ہے ملنے کیوں نہیں جا رہی ہو تم؟"

ارسلان نے حیات کو خاموش بیٹھے پوچھا تھا۔

"پاپااورتایاابو باہر آئے گے جب جاؤ نگی ڈاکٹر نے ان کے آس پاس رش لگانے کا منع کیا ہے وہ پریشان ہونگے انہیں آرام کی ضرورت ہے ابھی۔"

حیات نے دھیمے لہجے میں جواب دیا تھا۔

"ہماری سمجھدار حیات۔"

ارسلان نے اسکی اس بات پر اسکے گرد اپنے بازوں پھیلائے تھے۔

کچھ دیر کے انتظار کے بعد ارباز شاہ اور وجدان شاہ باہر آئے تھے اور انکے باہر آتے ہی حیات نے اپنا رخ شاہزین کے کمرے کی جانب موڑا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی شاہزین آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا اس کے اندر قدم رکھتے ہی اس کی آہٹ پر اپنی آنکھیں کھولی تھی وہ اندر جا کر شاہزین کے بیڈ کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھی تھی شاہزین کی نظریں حیات پر ٹھہری تھیں۔

"زین کیسا فیل کر رہے ہیں آپ درد میں کچھ آرام آیا؟"

حیات نے ہنوز اس کے چہرے پر نظریں جمائے پوچھا تھا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہا تھا اتنی دیر سے کیوں آئی اندر حیات؟"

شاہزین نے جواب کے بجائے سوال پوچھا تھا۔

"ڈاکٹر نے سب کو ساتھ جانے سے منع کیا تھا اس لئے تایا جان اور پاپا کے باہر آنے کا ویٹ کر رہی تھی آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا زین؟"

حیات نے اطمینان سے اپنے سوال کا جواب مانگا تھا۔

"ٹھیک ہوں میں حیات تم میرے سامنے رہو بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔"

شاہزین نے تھوڑا اونچا ہونے کی کوشش کی تھی مگر ناکام رہا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں زین لیٹے رہے آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی ایسے۔"

حیات نے شاہزین کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اٹھنے سے روکا تھا۔

"تھک گیا ہوں لیٹے ہوئے نا جانے کتنے گھنٹوں سے یوں لیٹا ہوں بیٹھنا چاہ رہا تھا مگر نہیں ہو پا رہا۔"

www.novelsclubb.com

شاہزین ہار مانتے ہوئے بولا تھا۔

"زین آپکا بہت بڑا ایکسیڈینٹ ہوا تھا آپ کا آپریشن ہوا ہے بہت سے زخم ہے جو ابھی گہرے ہیں فلحال آپ بہت ویک ہیں زین آپکو ریسٹ کی نیڈ ہے خود کو مت تھکائے بس

ریسٹ کریں ایسے دوبارہ اٹھنے کی کوشش مت کیجئے گا زین آپکو چکر بھی آ سکتے ہیں پلیز کچھ وقت کی پریشانی ہے بلیو می آپ بہت جلدی ریکور ہو جائے گے۔"

حیات کی آنکھیں نم ہوئی تھی مگر حیات نے خود کو سمنبھالا تھا۔

"آئی بیلیو یو جیسا تم کہہ رہی ہو ویسا ہی کرونگا پریشان مت ہو بس تم۔"

شاہزین نے حیات کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں بہت ڈر گئی تھی زین مگر مجھے یقین تھا آپکو کچھ نہیں ہو گا۔"

حیات نے شاہزین کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا تھا۔

"میں تمہارے سامنے ہوں حیات دیکھو تمہارا یقین سچ ثابت ہوا تم بہت بہادر ہو حیات تمہارے ہوتے ہوئے شاہزین کو کیسے کچھ ہو سکتا ہے۔

شاہزین نے حیات کے تھامے ہوئے ہاتھ کو نرمی سے سہلایا تھا۔

"زین ایکسیڈینٹ کیسے ہوا تھا؟"

حیات نے شاہزین کے ماتھے پر بندھی پٹی کو دیکھا تھا

"پتہ نہیں ڈرائیو کر رہا تھا کنٹرول کب میرے ہاتھ سے لوز ہو گیا اں مدازا نہیں ہوا اور پھر سامنے ٹرک سے جا لگی تھی گاڑی۔"

شاہزین نے ایکسیڈنٹ سے پہلے ہونے والی بات کو زہن میں یاد کیا تھا جو اسے اب تک تکلیف دے رہا تھا۔

"آپ اوور سپیڈ ینگ کر رہے تھے کیا زین؟

حیات نے زین کی بات سننے کے بعد کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔

"تم جانتی ہو حیات میں اوور سپیڈ ینگ نہیں کرتا۔"

شاہزین نے آنکھیں چڑائی تھی

"ہاں میں جانتی ہوں زین مگر....."

حیات نے شاہزین کی اس حرکت کو نوٹ کیا تھا وہ آگے کچھ بولنے ہی لگی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"تائی جان آیئے یہاں بیٹھ جائے آپ۔"

حیات نے شاہزین کی امی کو اندر داخل ہوتے دیکھ فوراً ہی اپنی جگہ ان کے لئے چھوڑی تھی اور کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کہ بعد وہ ان دونوں کو وہاں اکیلا چھوڑ کر وہاں سے باہر آچکی تھی۔

"حیات بیٹا آپ گھر جاؤ شاہزین کا سامان لانا ہے ضروری میں نے فاطمہ کو فون کیا تھا اس نے بیگ بنا کر رکھا ہے پھر بھی ایک بار دیکھ لینا اگر کچھ چیزیں مس ہو تو ڈال دینا ٹھیک ہے اور تم گھر جا کر ریسٹ کرو رات سے یہاں ہوں تھک گئی ہو گی ارمان کے ہاتھ بھجوا دینا سامان۔"

ارباز شاہ نے حیات کے چہرے پر تھکن دیکھتے ہوئے بولا تھا

"تایا جان میں جا کر لے آتی ہوں سامان مگر میں گھر میں آرام نہیں کر پاؤ نگی جب تک زین یہاں ہیں پلیز مجھے واپس آنے دیں۔"

www.novelsclubb.com

حیات نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ارباز شاہ کا ہاتھ تھاما تھا جس پر انہوں نے حیات کو سینے سے لگایا تھا۔

"میرا بچہ میری پیاری بیٹی میں نہیں رو کو نگا تمہیں فکر مت کرو میری جان ہمارہ زین ٹھیک ہو جائے گا۔"

"ارمان تم شاہزین سے ملنے نہیں جارہے؟"

زینب کی آواز پر ڈرائنگ روم میں گم سم بیٹھے ارمان نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"نہ۔۔۔ نہیں مجھے کسی کام سے جانا ہے میں نکل ہی رہا تھا بس۔"

ارمان فوراً ہی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا زینب نے اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ چکا تھا۔

حیات گھر آچکی تھی گھر آتے ہی اس نے شاہزین کی بہتر ہوتی حالت کی اطلاع دی تھی فریش ہو کر کپڑے چینج کر کے وہ اب باہر آئی تھی۔

"امی زین کا بیگ جو ہاسپٹل لے جانا ہے وہ کدھر ہے؟"

حیات نے کچن میں اپنی امی کو مخاطب کیا تھا جو شاہزین کے لئے سوپ بنا رہی تھی۔

"بیٹا وہ شاہزین کے کبرڈ میں ہی رکھ دیا تھا بھر کر تم جا کر لے آؤ پلیز۔"

"ٹھیک ہے میں لے آتی ہوں آپ جب تک یہ بنا کر پیک کر دیں۔"

حیات شاہزین کے کمرے میں داخل ہوئی تھی کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے دماغ میں شاہزین کہ کہے وہ الفاظ گونجے تھے جو اس نے غنودگی میں کہے تھے اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم اس ڈرا کی طرف بڑھے تھے جہاں شاہزین نے بہت سے گفٹس رکھے تھے اس ڈرا کی چابی اس نے شاہزین کو اس دن رکھتے دیکھی تھی حیات چابی لے کر اس ڈرا کو کھول چکی تھی اور سب سے اوپر پڑے ایک چھوٹے سے ڈبے کو نکالا تھا اور اب اسکے اوپر بندھی ریبن کھولی تھی اور اندر موجود رِنگ دیکھ کر چونکی تھی۔

"یہ تو وہی رنگ ہے جو اس دن میں نے شاپنگ مال میں دیکھی تھی جب زین میرے ساتھ تھے مگر میری سائز اویلیبل نہیں تھی شاہزین اور ڈر کر رہے تھے مگر میرے منع کرنے پر اور یہ کہنے پر کہ ایسی رنگ میں اپنی انگیجمینٹ کے لئے خریدونگی وہ رک گئے تھے

مگر یہ رنگ کیوں خریدی زین نے یہ تو میری پسند تھی اور یہ رنگ میری ہی سائز کی ہے ۔"

وہ کشمکش میں تھی اس نے ایک دو اور گفٹس نکالے تھے جن میں سے اسے خود کی پسند کی ہوئی کوئی نہ کوئی چیز ملی تھی بہت سی سوچوں نے اسے گھیرا تھا باہر سے بلال شاہ کی آواز آئی تھی۔

"حیات بیٹا آجاؤ نکلتے ہیں ہم کھانا بھی پیک ہو چکا ہے۔"

وہ فوراً ہی اٹھی تھی گفٹس ٹھیک کر کے اس نے واپس رکھے تھے اور کبرڈ کھول کر بیگ نکالا تھا بیگ نکالتے ہوئے اس کی نظر ایک فائل پر پڑی تھی۔

"نکاح نامہ۔"

اس نے فائل اٹھائی تھی وہ ان دونوں کا نکاح نامہ تھا اس کی نظر تاریخ پر گئی تھی۔

"آٹھ مارچ ہمارا نکاح آٹھ مارچ کو ہوا تھا؟"

اس نے شاہزین کی اس دن کہی بات یاد کی تھی

"کیونکہ اسے میں سال میں صرف ایک دن کھولتا ہوں اور وہ دن ہے آج کا دن یعنی آٹھ مارچ اور تم سہی کہہ رہی ہو یہ گفٹس میں نے سالوں سے جمع کیے ہیں ایک بہت خاص انسان کے لیے۔"

شاہزین کے کہے الفاظ اس نے دہرائے تھے۔

"کیا یہ گفٹس میرے لئے ہیں کیا شاہزین مجھ سے محبت کرتے ہیں کیا آٹھ مارچ ہماری نکاح کا دن ہونے کی وجہ سے شاہزین کہ لئے اتنا اہم ہے یا اللہ میں نے کیا کر دیا یہ اگر یہ بات سچ ہے تو میں نے شاہزین کے ساتھ بہت غلط کیا ہے شاہزین کی فلحال ایسی حالت نہیں ہے کہ میں ان سے بات کروں شاہزین کے ٹھیک ہونے تک مجھے انتظار کرنا چاہیے لیکن اگر جو میں سوچ رہی ہوں وہ سچ ہے تو کیا زین مجھے معاف کر دینگے؟"

وہ الجھ گئی تھی جب بلال شاہ کمرے کے دروازے تم آئے تھے۔

"حیات کیا ہوا بیٹا کدھر رہ گئی آجاؤ اب۔"

وہ فوراً ہی فائل واپس رکھ کر بیگ لئے باہر آئی تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہاسپٹل لے لئے نکل چکے تھے گھر کا ہر فرد ایک ایک کر کے شاہزین سے ملنے آچکے تھے طوبہ اور زاویار

بھی آئے تھے اور انکی فیملی کہ دوسرے لوگ بھی آئے تھے کیونکہ وہ لوگ ہمسائے ہونے کہ ساتھ ساتھ شاہزین کو اپنے بیٹے کی حیثیت سے دیکھتے تھے اور شاہزین کے ایکسیڈینٹ کی وجہ سے منگنی کی تاریخ آگے بڑھائی تھی حیات شاہزین کے کمرے میں گئی تھی اور اب وہ سوپ کا باؤل ٹرے میں رکھ چکی تھی اور نرس کی مدد سے وہ بیڈ پہلے ہی سیٹ کر چکی تھی شاہزین ٹیک لگائے بیڈ کے سہارے بیٹھا تھا۔

"شاہزین آپ نے جوس بھی نہیں پیا تائی امی نے بتایا۔"

حیات نے ٹرے ہاتھ میں لی تھی۔

"دل نہیں کر رہا تھا ایک بات بتاؤ ارمان کیوں نہیں آیا اس سے بات ہوئی ہے تمہاری؟"

"میں گھر گئی جب ارمان نہیں تھا زینب نے کہا اسے کچھ کام تھا وہ جلدی میں چلا گیا تھا اس نے ارسلان کو کال کر کے کافی دفعہ پوچھا تھا اور آپکی تصویر بھی مانگی تھے جب آپ ہوش میں آئے تھے۔"

حیات نے سوپ کا چمچ بھرا تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ یہ باتیں؟"

شاہزین نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

"میں جب باہر بیٹھی تھی جب وہ ارمان سے بات کر رہا تھا اور ارمان کا جب جب فون آیا میں وہی تھی میرے سامنے ہی بات ہوئی تھی ان دونوں کی اور ارسلان نے پکچر سینڈ کر کے موبائل بینچ پر رکھا تھا میں نے دیکھا تھا بس اب سن لیا نہ چلیں اب باتیں نا کریں سوپ پئیں وہ مصروف ہو گا آجائے گا آپ جانتے ہیں اسے سکون نہیں ملے گا آپ سے ملے بغیر ۔"

حیات کی باتوں نے شاہزین کو مطمئن کیا تھا۔

اب وہ آہستہ آہستہ شاہزین کو سوپ پلا رہی تھی اور اس کا یوں پرواہ کرنا شاہزین کو سکون دے رہا تھا اور وہ شاہزین کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی ہر کچھ دیر میں وہ ٹشو پیپر اٹھا کر شاہزین کا منہ صاف کرتی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حیات رات سے یہاں ہو ایک سیکنڈ کے لئے بھی آرام نہیں کیا بھاگ دور میں لگی ہو گھر چلی جاؤ آرام کر لو پھر آجانا۔"

شاہزین نے حیات کہ چہرے پر تھکن محسوس کی تھی

"میں ٹھیک ہوں زین میں گھر گئی تھی کھانا بھی امی نے مجھے وہی سے کھلا کر بھیجا ہے آپ فکر مت کریں بس خود پر دھیان دیں جلدی ٹھیک ہو جائیں بس۔"

حیات نے ٹرے سائڈ پر رکھی تھی۔

"تھکن ہو جائے گی حیات بیمار ہو جاؤ گی ایسے مت کرو گھر جا کر ریسٹ کرو یہاں پر سب ہیں نہ میں نے پاپا اور چاچو کو بھی بھیجا ہے ابھی وہ بھی ریسٹ کرنے گئے ہیں تم بھی چلی جاؤ پلیز۔"

شاہزین نے نرمی سے حیات کو منانا چاہا تھا۔

"زین آپ یہاں اس تکلیف میں ہیں ایسے میں کیا میں گھر جا کر ریسٹ کر سکتی ہوں مجھے بتائے آپ سے دور جا کر میں کیسے سکون میں رہ سکتی ہوں میں وہاں جا کر بھی بے چین رہو نگی پلیز ڈونٹ سینڈ می آوے فروم یو آئی کانٹ ہینڈل دیز۔"

حیات اطمینان سے شاہزین کے پاس بیٹھی تھی۔

"آئی کین نیور سینڈ یو آوے فروم یور زین رمیمبر دس۔"

حیات کی بات سے شاہزین کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ بس اتنا ہی کہہ پایا تھا۔

"اب سٹریس مت لیں کسی بھی چیز کا ریسٹ کریں زین پلیز رات میں ڈاکٹر کا وزٹ ہے وہ رپورٹ بتائیں گے آپکی میں نرس کو بلاتی ہوں وہ بیڈ ٹھیک کر دے گی آپکا۔"

حیات باہر نکلی تھی۔

رات ہو چکی تھی ڈاکٹر وزٹ پر آئے تھے چیک اپ کے بعد تھوڑی بہت بات کر کے وہ کھڑے ہونے ہی لگے تھے۔

"ڈاکٹر مجھے ڈسچارج چاہیے۔"

شاہزین نے بنا کسی تمہید کہ بولا تھا۔

"مگر مسٹر شاہزین آپ کی کنڈیشن ابھی ایسی نہیں ہے کہ آپکو ڈسچارج کر سکے کم از کم دو یا تین ڈیز آپکو اوبزرویشن میں رکھنا لازمی ہے۔"

"ڈاکٹر یہ سب گھر پر بھی ہو سکتا ہے ویسے بھی یہاں رہ کر مجھے اور سٹریس ہو رہا ہے گھر میں سب ہونگے اور وہ لوگ میرا بہتر طریقے سے خیال رکھ سکتے ہے اور گھر کے ماحول میں جلدی ریکوری ہو گی میری میں جانتا ہوں اور ہمارے گھر میں یہ ساری فیسیلیٹیز ارینج

ہو جائے گی آپ فکر نہ کریں اور ریگیولر بیس پر ڈاکٹر گھر آکر بھی تو میرا چیک اپ کر سکتے ہیں نہ ہم اپنی زمہ داری پر ڈسچارج لینگے آپ اس بات سے بے فکر رہیں۔"

ڈاکٹر سوچ میں پڑا تھا۔

"میں سینئر ڈاکٹر سے مشورہ کرونگا اور آپکی فیملی سے بھی لیکن آج تو بلکل نہیں کوشش کریں گے اگر کل تک پوسیبل ہو سکا تو فلحال آپ ریسٹ کریں تاکہ کل تک آپکی رپورٹ دیکھی جائے اور اسکا رزلٹ پوزیٹیو ہو جب ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر وہاں سے چلے گئے اور انکے فوراً بعد ارباز شاہ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

"پاپا آپ آ گئے؟"

شاہزین نے ارباز شاہ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں جب تم ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے تب ہی آیا تھا ویٹ کر رہا تھا تم دونوں کی کنورسیشن ختم ہونے کا"

ارباز شاہ شاہزین کی بیڈ کے پاس بیٹھے تھے۔

"اچھا آپ آجاتے اندر کوئی مسئلہ نہیں تھا۔"

شاہزین نہ نظریں جھکائی تھیں۔

"ڈسچارج کیوں مانگ رہے تھے شاہزین تمہیں پتہ ہے کتنے ویک ہو تم ابھی اوبزرویشن میں رہنے کی ضرورت ہے تمہیں۔"

ارباز شاہ کہ سوال پر شاہزین نے اپنی نگاہیں اٹھائی تھیں۔

"میں تھک گیا ہوں یہاں گھر میں سب ہونگے زیادہ اچھے سے دیکھ بھال ہو گی وہاں میری۔"

شاہزین نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

"مجھے یقین تھا یہی بولو گے تم۔"

"کیا مطلب؟"

شاہزین پزل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"باپ ہوں تمہارا شاہزین جانتا ہوں حیات کی فکر ہے تمہیں وہ گھر جانے کہ لئے نہیں مانی ہے اور تمہیں ڈر ہے وہ ایسے خود بیمار ہو جائے گی اسی لئے گھر جانا چاہ رہے ہو نا؟"

ارباز شاہ نے جانچتی نظروں سے شاہزین کی طرف دیکھا تھا۔

"پاپاڈاکٹر سے بات کریں پلیز وہ آپکی بات زیادہ کنسیڈر کریں گے آئی پرومس میں گھر جا کر اپنا خیال رکھو نگا وہاں سب ہونگے دل بھی لگا رہے گا پلیز بات کریں ڈاکٹر سے پاپا۔"

شاہزین کا لہجہ منت بھرا تھا۔

"میں کرتا ہوں بات اب آرام کرو دماغ پر زور مت ڈالو میرے شیر سب ٹھیک ہو جائے گا ۔"

ارباز شاہ نے شاہزین کا ہاتھ تھپ تھپایا تھا۔

صبح فجر کا وقت تھا آذان کی آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں کمرے میں اندھیرا تھا بس ایک چھوٹا بلب جل رہا تھا کمرے میں دونوں طرف ایک ایک صوفہ پڑا تھا جس میں سے ایک پر بلال شاہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف حیات جاعِ نماز پر نماز پڑھ رہی تھی شاہزین کی آنکھ کھلی تھی اور وہ اسکی آنکھوں کے سامنے تھی اور شاہزین نے دل میں ہمیشہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے کی خواہش کی تھی وہ یونہی اس پر نظریں جمائے لیٹا ہوا تھا حیات نے نماز پڑھی تھی اور اب وہ دعا مانگ رہی تھی اپنے رب کے سامنے وہ اپنی دعائیں

قبول کرنے کی التجاء کر رہی تھی اور وہی سامنے شاہزین اس کی ہر دعا پر آمین کہہ رہا تھا وہ جاعِ نماز رکھ کر پلٹی تھی۔

"زین آپ کیوں جاگ رہے ہیں اس وقت ؟"

حیات شاہزین کی طرف بڑھی تھی۔

"نیند نہیں آ رہی تھک گیا ہو ریسٹ کرتے ہوئے کل سے سو ہی رہا ہوں بس."

شاہزین کہ لہجے میں بیزاری تھی۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے سمجھ گئی میں نہ سوئیں آپ ہم باتیں کرتے ہیں یہ ٹھیک ہے ؟"

حیات کرسی پر بیٹھی تھی۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے تم سے بات کرنے سے ساری تھکن بھی اتر جائے گی جو اس بیڈ پر لیٹے لیٹے ہوئی ہے مجھے۔"

www.novelsclubb.com

"سیریسلی شاہزین۔"

حیات نے آبرو اچکائے تھے۔

"یس سیریسلی۔"

وہ دونوں کھل کر مسکرائے تھے اور پھر کافی دیر تک یوں ہی بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔

شام کا وقت تھا شاہزین کا سارہ سامان حیات پیک کر چکی تھی۔

"زین آپکی کنڈیشن ابھی اتنی بہتر نہیں ہے ڈسچارج کیوں لے رہے ہیں آپ ایک، دو دن تو کم از کم رک جائے نہ یہاں پر وپر مونیٹر کیا جاتا ہے آپکو۔"

حیات مصروف سے انداز میں بولی تھی۔

"یہ سب گھر پر بھی ہو سکتا ہے حیات میں نہیں رہنا چاہتا یہاں گھٹن ہوتی ہے مجھے بس گھر جانا چاہتا ہوں وہاں تم سب ہو گے سب کے بیچ زیادہ جلدی ٹھیک ہو جاؤنگا میں یقین جانو۔"

شاہزین نے حیات کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"چلیں ٹھیک ہے جیسا آپکو بہتر لگے مگر گھر جا کر کام کرنے مت لگ جانا پر ویپر ریسٹ کرینگے آپ ٹھیک ہے؟"

حیات شاہزین کے بیڈ کے پاس رکی تھی۔

"جو حکم آپکا۔"

شاہزین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

ڈنر کا وقت تھا سب دو دن بعد ساتھ میں اکٹھا ہوئے تھے شاہزین کو اس کے کمرے میں شفٹ کیا گیا تھا سارے ضروری انتظام ابراہیم کروا چکا تھا شاہزین کے گھر آجانے پر سب مطمئن تھے اس کے پاس سب کافی دیر بیٹھے رہے تھے طاہرہ نے شاہزین کی فوراً ہی نظر اتاری تھی اور اب سب کھانے کہ لیے اکٹھا ہوئے تھے۔

"حیات کدھر ہے اور ارمان تو دو دن سے نظر ہی نہیں آیا ہے ہاسپٹل بھی نہیں آیا تھا؟"

ارباز شاہ نے کرسی پر بیٹھتے ہی سوال کیا تھا۔

"حیات شاہزین کے لئے کھانا لے کر گئی ہے وہ کہہ رہی تھی کہ وہ بھی وہی کھائے گی اور ارمان کل صبح سے کہی گیا ہوا تھا رات کو آیا تھا اس نے کہا تھا صبح ہاسپٹل جائے گا مگر آج صبح

سے بخار ہو رہا ہے اسے شاہزین کے آنے سے پہلے ہی میڈیسن لے کر سویا ہے اسلیے نہیں اٹھایا میں نے۔"

زنیرہ نے جواب دیا تھا۔

"اچھا اب ٹھیک ہے نہ بخار اترا یہ نہیں ارمان کا؟"

ارباز شاہ کو فکر ہوئی تھی

"ہاں اب بہتر ہے آرام کرے گا تو ہو جائے گا ٹھیک ارسلان نے اسے بولا بھی کہ ڈاکٹر کہ پاس چلے مگر نہیں مانا وہ۔"

زنیرہ نے وضاحت کی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے ابھی اٹھے تب دیکھنا اگر طبیعت ٹھیک نہ لگے تو مجھے بتانا میں ڈاکٹر کو بلا لونگا گھر۔"

www.novelsclubb.com

زنیرہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

سب کھانے میں مصروف ہوئے تھے۔

حیات شاہزین کے کمرے میں داخل ہوئی تھی شاہزین بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔

"زین کیا آپ سو رہے ہیں؟"

حیات نے شاہزین کو یوں دیکھ کر پوچھا تھا۔

"نہیں حیات مگر فلحال مجھے ڈنر نہیں کرنا ابھی کچھ دیر پہلے ہی چاچی نے جوس پلایا ہے زبردستی۔"

شاہزین آنکھیں بند کئے کھانے کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے بولا تھا۔

"زین آپ سے پوچھا کس نے ہے کہ آپ کو کھانا کھانا ہے یہ نہیں اس لئے آپ کہ پاس انکار کی گنجائش نہیں ہے زین چلیں اب آنکھیں کھولیں۔"

حیات ٹرے لیتے ہوئے شاہزین کہ بیڈ تک پہنچی تھی۔

"پلیز حیات آئی ریئلی ڈونٹ وانٹ ٹو ایٹ اینی تھینگ رائٹ ناؤ۔"

شاہزین نے آنکھیں کھولی تھی۔

"ٹھیک ہے میں نے سوچا تھا آپ کہ ساتھ کھالونگی کھانا مگر آپ تو نہیں کھارہے اب تو چلیں ٹھیک ہے ویسے مجھے بھی کچھ خاص بھوک نہیں تھی۔"

حیات ٹرے رکھ کر مڑی تھی۔

"مجھے ابھی یاد آیا میں تو کھانے کا انتظار کر رہا تھا کب سے بھوک لگی ہے چلو اب کھانا کھاتے ہیں کدھر جارہی ہو؟"

شاہزین نے حیات کو کلائی تھام کر روکا تھا۔

"آریو شیور؟"

حیات بنا پلٹے مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"یس آئی ایم ڈیم شیور۔"

شاہزین نے بنا ہاتھ چھوڑے جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر پہلے میں آپکو کھلا دیتی ہوں۔"

حیات شاہزین کہ برابر میں بیٹھی تھی اور ٹرے گود میں رکھی تھی۔

"جی نہیں تم خود بھی کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ ورنہ میں کھلا دیتا ہوں تمہیں۔"

شاہزین نے فوراً ہی جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں خود بھی کھالیتی ہوں ساتھ آپ کے ہاتھ میں پٹی بندھی ہے چوٹ لگی ہوئی ہے آپکو اسی لئے میں کھلا رہی ہوں اور آپ مجھے کھلانے کی بات کر رہے ہیں آپ بھی نہ زین۔"

حیات نے زین کی طرف نوالہ بڑھایا تھا جسے شاہزین نے مسکراتے ہوئے کھایا تھا۔

وہ دونوں کھانا کھا چکے تھے حیات ٹرے میں پلیٹس رکھ چکی تھی اور وہ جانے کہ لئے اٹھی تھی۔

"حیات یہ رکھ کر فوراً اپنے کمرے میں جاؤ اور ریسٹ کرو اپنی نیند پوری کرو پلیز کسی کام میں مت لگ جانا۔"

اس کہ ہر الفاظ میں حیات کہ لیے محبت اور فکر تھی۔

"ٹھیک ہے زین آپ بھی ریسٹ کیجئے کچھ کام ہو تو کال کر لیجئے گا اوکے۔"

شاہزین نے مسکراہٹ کہ ساتھ سر خم کیا تھا حیات چند سیکنڈ وہاں کھڑی رہی تھی دونوں کی نگاہوں کا تبادلہ ہوا تھا اور پھر حیات وہاں سے چلی گئی تھی۔

سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے دو دن کی تھکن تھی سب آج وقت سے پہلے سونے جا چکے تھے۔

رات دیر سے ارمان کی آنکھ کھلی تھی اس کا بخار اتر چکا تھا نیند سے جاگنے پر اسے شاہزین کا خیال آیا تھا وہ جانتا تھا شاہزین گھر آ چکا ہو گا وہ فوراً ہی شاہزین کے کمرے کی جانب بڑھا تھا آہستہ آہستہ سے چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں شاہزین گہری نیند میں سو رہا اس کی گہری نیند کی کچھ حد تک وجہ وہ دوائیاں بھی تھی جو وہ لے رہا تھا۔

ارمان شاہزین کے بلکل سامنے کھڑا تھا کچھ دیر اسے دیکھ کر وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا

۔

دوپہر کا وقت تھا دو دن بعد آج ابراہیم اور وجدان شاہ آفس گئے تھے باقی سب گھر میں موجود تھے زینب یونیورسٹی گئی تھی کیونکہ آج اس کی پریزنٹیشن تھی اور اس کے بعد وہ واپس آچکی تھی تمام گھر والے اپنے اپنے کاموں میں لگے تھے حیات یونیورسٹی کے لیکچرز نوٹ کر رہی تھی جو اس نے اپنی دوست سے واٹس اپ پر لئے تھے شاہزین لنچ کے بعد ریسٹ کر رہا تھا۔

چار بج رہے تھے ابراہیم اور وجدان شاہ آج آفس سے جلدی آگئے تھے ابراہیم شاہزین کے کمرے میں گیا تھا حیات وہاں پہلے سے موجود کبرڈ میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔

"کیسا ہے میرا بھائی؟"

ابراہیم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی زور سے پوچھا تھا۔

"بلکل سیٹ تم سناؤ جلدی آگئے آج آفس سے؟"

شاہزین نے ابراہیم کی طرف متوجہ ہو کر جواب دیا تھا۔

"ہاں کام جلدی وائنڈ اپ کر دیا آج تمہارے چیک اپ کے لئے ڈاکٹر آنے والے تھے آئے نہیں اب تک؟"

ابراہیم شاہزین کے برابر میں بیٹھا تھا۔

"وہ رات کو آئیں گے ایمرجنسی سرجری آگئی ہے انکی کوئی۔"

شاہزین ابراہیم کی مدد سے بیٹھا تھا۔

"حیات کیا ڈھونڈ رہی ہوں کبرڈ میں؟"

ابراہیم نے حیات کو مصروف دیکھ کر پوچھا تھا۔

"زین کی ایک فائل تھی وہ کہہ رہے ہیں یہاں رکھی تھی کب سے ڈھونڈ رہی ہوں نہیں مل رہی."

حیات نے بنا پلٹے ہی جواب دیا تھا۔

"کہی تم لاسٹ پروجیکٹ کی ڈیٹیلنگز والی فائل تو نہیں ڈھونڈ رہے؟"

ابراہیم نے شاہزین کو دیکھا تھا۔

"ہاں وہی یہاں رکھی تھی اب۔۔۔"

شاہزین کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اپنی بات شروع کی تھی۔

"وہ فائل تو میرے پاس ہے صبح آفس جاتے ہوئے تمہارے کبرڈ سے لیتا ہوا گیا تھا مجھے چیک کرنی تھی تم سو رہے تھے۔"

"کب سے حیات خوار ہو رہی ہے اس چکر میں چلو خیر تم نے دیکھ لی نہ بس مجھے بھی ایک بار چیک ہی کرنی تھی۔"

شاہزین کو اطمینان ہوا تھا۔

"ہاں میں نے دیکھ لی اور جب تک ٹھیک نہیں ہوتے ان ساری فکروں اور کاموں سے دور رہو شاہزین پہلے پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ کام کرنے کہ لئے پوری زندگی پڑی ہے اب میں تمہیں آفس کا کام کرتے نہ دیکھوں کچھ دن تک۔"

ابراہیم نے سختی سے کہا تھا۔

"آپ فکر مت کریں ابراہیم ویسے بھی یہ فائل ڈھونڈ کر میں ان کے بجائے آپ کے پاس ہی لانے والی تھی اسی لئے ڈھونڈ رہی تھی تاکہ یہ کسی اور سے نہ ڈھنڈوالیں اور کام پر نہ لگ جائیں۔"

حیات نے مسکراتے ہوئے ابراہیم کی طرف دیکھا تھا وہ دونوں آواز سے ہنسے تھے۔

"دیکھ لو اس کے ہوتے ہوئے میری کیا مجال کہ میں کچھ کام کر سکوں۔"

شاہزین نے کندھے آچکائے تھے۔

"ہاں ایک یہی ہے جو ہر بات منوا سکتی ہے تم سے ورنہ ہم میں سے کسی کی تو تم نے سننی نہیں ہے ہے نہ؟"

اس بات پر اب ہنسنے کی باری شاہزین اور حیات کی تھی۔

حیات کبرڈ بند کرنے لگی تھی اور ایک بار پھر اس کی نظر نکاح نامہ کی فائل پر پڑی تھی جس پر اس نے مڑ کر شاہزین کو دیکھا تھا اور اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"یار کچھ رحم کرو مجھ پر گھر آگیا ہوں پھر بھی کمرے میں قید کر دیا ہے مجھے تم لوگوں نے بیزار ہو رہا ہوں گھر سے باہر نہ سہی لاؤنج میں لے چلو پلیز تھوڑی دیر۔"

شاہزین نے معصومیت سے دونوں کی جانب باری باری دیکھا تھا۔

ابراہیم اور حیات نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور چند سیکنڈ سوچنے کے بعد جواب دیا تھا اور اب وہ دونوں شاہزین کو سہارا دیتے ہوئے لاونج میں لائے تھے جہاں صوفے پر شاہزین کو بٹھایا تھا اور اس کے بلکل سامنے بڑی سے کھڑکی جہاں سے باہر لان میں ہریالی

نظر آتی تھی وہ کھڑکی حیات کھول چکی تھی اور شاہزین پر سکون ہوا تھا اور چند سیکنڈ آنکھوں کو بند کر کہ اس نے کھلی ہوا کو محسوس کیا تھا ابراہیم فون پر بات کرنے گیا تھا حیات شاہزین کے کمر کے پیچھے ایک تکیہ رکھ رہی تھی جب شاہزین کو باہر سے جاتا ہوا ارمان دکھا تھا۔

"ارمان۔"

شاہزین نے بنا تاخیر کہ اسے آواز دی تھی۔

"ہاں شاہزین کمرے سے باہر کیوں آ گئے ایسے ریسٹ کرنا چاہیے آپکو یار زخم گہرے ہیں بہت۔"

ارمان شاہزین کو یوں باہر دیکھ کر فکر مند ہوا تھا۔

"ابراہیم اور حیات بہت احتیاط سے باہر لائے ہیں اندر بیزار ہو گیا تھا مگر یہ بتاؤ مجھے تمہاری طبیعت خراب تھی بخار تھا پھوپھو کہہ رہی تھی اب کیسے ہو اور ہاسپٹل بھی نہیں آئے تھے تم کیوں؟"

شاہزین نے ایک ساتھ پوری بات کی تھی اسی وقت ڈرائینگ روم سے فون بجنے کی آواز پر حیات ارمان کو شاہزین کہ ساتھ رہنے کا کہہ کر فون سننے گئی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں شاہزین مگر تم ٹھیک نہیں ہو یہ سب میری وجہ سے ہوا شاہزین مگر بس اب اور نہیں میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔"

ارمان اپنی بات مکمل کرتا اس سے پہلے حیات وہاں آئی تھی۔

"ارمان تمہارا کوئی دوست ہے شاید تم سے بات کرنا چاہ رہا ہے کہہ رہا ہے تمہارا فون نہیں لگ رہا میں نے ہولڈ پر رکھا ہے فون جاؤ جواب دے دو۔"

شاہزین کو ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ وہاں سے باہر گیا تھا حیات فوراً ہی شاہزین کی طرف آئی تھی اور جلدی میں اس کا پیر ٹیبل سے ٹکرایا تھا درد سے نکلی کراہ حیات کے لبوں سے خارج ہوئی تھی زین نے یہ دیکھ کر اٹھنا چاہا تھا مگر ناکام رہا تھا اور واپس اپنی جگہ پر گرنے کہ سے انداز میں بیٹھا تھا۔

"زین آپ بیٹھے رہیں پلیز کھڑے مت ہو آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی میں ٹھیک ہوں ۔"

حیات فوراً ہی شاہزین کے پاس گئی تھے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور وہی اس کے برابر میں بیٹھی تھی۔

"آئی ایم سوری میں آنہیں پایا حیات کدھر چوٹ لگی ہے تمہیں بتاؤ۔"

حیات اپنا پیر گود میں لئے سیدھے پیر کا انگوٹھا سہلا رہی تھی جب شاہزین نے اس کا ہاتھ ہٹا کر اسکا پیر سہلایا تھا۔

"دیکھوں ریڈ ہو رہا ہے پورا دھیان سے چلا کرو حیات چوٹ لگ گئی دیکھوں درد ہو رہا ہو گا نہ رکو میں زینب کو آواز دیتا ہوں وہ فرسٹ ایڈ باکس لے آئے گی۔"

شاہزین بنا کچھ سوچے سمجھے حیات کی تکلیف محسوس کرتے ہوئے اس کا پیر سہلا رہا تھا اور زینب کو آواز دینے ہی لگا تھا جب حیات نے شاہزین کا ہاتھ اپنے پیر سے ہٹا کر اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہوں میں زین کچھ نہیں ہوا کچھ دیر میں ریڈ نیس چلی جائے گی اتنی سی چوٹ پر کون پریشان ہوتا ہے اتنا زین اپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اوپر سے آپ ہر چیز کا سٹریس لے لیتے ہیں پلیز مت کیا کریں زین اتنی سی چوٹ سے کسی کو کچھ نہیں ہوتا۔"

حیات نے شاہزین کی ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی

"حیات اتنی سی چوٹ پر میں پریشان ہوتا ہوں اگر وہ چوٹ تمہیں لگے تمہاری اتنی سی چوٹ سے میرے دل کو کچھ ہوتا ہے تمہیں اتنی سی بھی تکلیف ہو میں یہ برداشت نہیں کر سکتا حیات۔"

شاہزین نے اپنی نگاہیں حیات کی چوٹ پر سے ہٹا کر اس کے چہرے کی جانب کی تھی جو ہنوز شاہزین کے تھامے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔

"زین کیا آپ زینب سے محبت کرتے ہیں؟"

حیات نے شاہزین کو دیکھا تھا اور اب وہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہوں کا مرکز بنے ہوئے تھے

"یہ کیسا سوال ہے حیات؟"

www.novelsclubb.com

شاہزین کو اس سوال کی توقع نہیں تھی

"زین جواب دیں پلیز ہاں یا نا؟"

حیات کی نظریں شاہزین کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں

"نہیں حیات بلکل نہیں میں زینب سے محبت نہیں کرتا اور شاید کبھی کر بھی نہ پاؤ۔"

شاہزین کو اپنے وجود میں گھٹن محسوس ہوئی تھی۔

"تو پھر آپ منگنی پر راضی کیوں ہوئے زین؟"

حیات کہ لہجے میں شکوہ تھا۔

"تمہاری وجہ سے حیات تم ارمان سے محبت کرتی ہو تم ہی نے کہا تھا تمہاری خوشی کہ لئے میں دور ہو گیا تم سے اور پھر پاپا نے زینب کے ساتھ رشتہ طے کر دیا اور میں نے کچھ نہیں کہا کیونکہ تم نہیں تو کوئی بھی ہو کیا فرق پڑتا ہے حیات۔"

شاہزین کا لہجا ٹوٹا ہوا تھا اس نے نظریں نیچے کی تھی حیات کو اپنا شکوہ بے معنی لگا تھا۔

"میں ارمان سے محبت نہیں کرتی زین نہ کر سکتی ہوں۔"

حیات کے لہجے میں شرمندگی تھی۔

"تو پھر وہ کیا تھا حیات تم نے مجھ سے خود کہا تھا تمہارے بولنے پر میں نے پاپا سے بات کی تھی زینب سے منگنی پر رضامندی دی تھی آپنے آپ کو اپنے وجود کو تم سے دور کیا تھا

شاہزین اس رات کے بعد صرف سانسیں لے رہا تھا حیات میں جینا بھول گیا تھا حیات میں نے پاپا کے فیصلے کہ بعد بھی تم سے پوچھا تھا تم نے جب بھی کچھ نہیں کہا کیوں حیات؟"

شاہزین نے حیات کو بازوں سے تھاما تھا اور اس سے جواب مانگا تھا۔

"وہ سارے گفٹس کس کے لئے تھے زین جو آپکے روم میں ہیں؟"

حیات نے نگاہیں ملائیں بنا پوچھا تھا۔

"حیات میری زندگی صرف ایک انسان کے گرد گھومتی ہے اور وہ صرف اور صرف میری حیات ہے یعنی تم وہ سارے گفٹس تمہارے ہیں ہمارے نکاح والے دن ہر سال تمہاری پسند کا گفٹ لے کر اسے سیو کرتا رہا کیونکہ تمہیں نکاح کا نہیں پتہ تھا اور میں چاہتا تھا تمہاری پڑھائی مکمل ہو جائے اس کے بعد میں تمہیں اعتماد میں لو تم سے خود بات کروں ہمارے رشتے کے بارے میں مگر پاپا کی سڈن اناؤنسمنٹ نے مجھے ڈرا دیا تھا مجھے لگا تم مجھے غلط سمجھو گی میں تمہیں کھو دونگا اور پھر کچھ دن بعد یہی ہوا تم نے مجھے خود سے دور کر دیا حیات اور شاہزین ٹوٹ گیا حیات۔"

شاہزین کی آنکھ سے آیک آنسوں نکلا تھا جو حیات کے ہاتھ پر گرا تھا اسے وہ رات یاد آئی تھی جب اس نے شاہزین کے کمرے کہ باہر سے وہ بات سنی تھی اور پوری بات سنے بنا ہی ایک غلط فیصلہ کیا تھا۔

"آئی ایم سوری زین آئی ایم ریلی سوری پلیز فار گیومی زین یہ سب میری غلطی تھی میری غلط فہمی کی وجہ سے آپ کو اتنی تکلیفیں اٹھانی پڑی زین آء۔۔۔آئی ایم سو۔۔۔سوری زین ۔۔۔۔۔۔"

حیات ہچکیوں سے رونے لگی تھی جس پر شاہزین پریشان ہوا تھا اس نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپایا تھا اور اس کے آنسوں صاف کئے تھے۔

"شش خاموش ہو جاؤ حیات پلیز مت رو ایسے میں نہیں دیکھ سکتا تمہیں یوں تکلیف میں پلیز سٹوپ کرا اینگ پلیز۔"

www.novelsclubb.com

شاہزین نے حیات کہ آنسوں پوچھے تھے اور کھڑا ہونے لگا تھا جب حیات نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔

"حیات میں پا۔۔۔"

شاہزین نے کچھ بولنا چاہا تھا۔

"نہیں چاہیے مجھے پاپی زین کچھ نہیں چاہیے مجھے فلحال سوائے آپ کے پلیز مت جائے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔"

حیات نے آپنے آنسوں صاف کئے تھے۔

"ٹھیک ہے میں نہیں جارہا یہی ہوں تم جو کہنا چاہو کہہ سکتی ہو جب تک تم نہیں کہو گی میں یہاں سے نہیں ہلونگا آئی پرومس۔"

شاہزین نے حیات کا ہاتھ تھاما تھا۔

"زین مجھے لگتا تھا کہ آپ کسی کو پسند کرتے ہیں اور آپ میری وجہ سے اپنی محبت قربان نہ کردیں اس لیے میں نے آپ سے یہ جھوٹ بولا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور یہ غلط فہمی اس دن سے شروع ہوئی جب پہلی بار آپ اس ڈرامیں گفٹس رکھ رہے تھے

"----------

حیات نے مکمل بات شاہزین کو بتائی تھی۔

"غلطی تمہاری نہیں ہے حیات غلطی صرف وقت اور حالات کی ہے اپنے آپ کو بلیم مت کرو پلیز جو ہو چکا ہے اس پر پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے حیات مگر پرومس می آئندہ تم کبھی خود سے کچھ بھی ازیوم نہیں کرو گی چاہے معاملہ جو بھی ہو مجھ سے ڈسکس کرو گی بات کرو گی خود کو اور مجھے یوں آزمائش میں نہیں ڈالو گی."

شاہزین نے حیات کا جھکا ہوا چہرہ اونچا کیا تھا۔

"آئی پرومس زین میں کبھی نہیں کرونگی ایسا پکا۔"

حیات نے معصومیت بھرے لہجے میں جواب دیا تھا۔

حیات کی اس بات پر شاہزین نے اسکا ایک ہاتھ اپنے سینے پر رکھا تھا۔

"حیات مائے لو آئی نیور سیڈ دس بفور بٹ بیلیو می میری زندگی میں حیات کی جگہ کبھی کوئی نہیں لے سکتا شاہزین کی زندگی حیات کے بغیر ادھوری نہیں ہو گی بلکہ رک جائے گی جیسے اتنے دن سے رک گئی تھی سانسیں تو نہیں ٹوٹی تھی مگر جی نہیں پا رہا تھا تمہارا زین یہ دل کی ڈھڑکن تمہیں جو سنائی دے رہی ہے نہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ میرے دل میں میری زندگی میں حیات موجود ہے ورنہ یہ رک جائے گی حیات اگر حیات کی محبت

شاہزین کہ دل سے نکال دی جائے تو شاہزین کی زندگی میں کچھ نہیں بچتا سوائے مردہ جسم کے آج سے نہیں بچپن سے شاہزین کے لئے حیات لازم تھی اور ہمیشہ رہے گی تمہارے دور جانے سے میں بہت تکلیف میں تھا حیات مگر آج تمہارے واپس آنے سے میری روح تک میں سکون اتر آیا ہے تمہارا میرے پاس ہونا میرے لئے دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے شاہزین شاہ حیات فاطمہ سے بے انتہا بے غرض محبت کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا آئی لو یو حیات آئی رئیلی ڈو۔"

شاہزین کی ہر ایک بات حیات کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی اسے خود پر ہی رشک آیا تھا شاہزین کی باتوں پر حیات سرشار ہوئی تھی۔

"زین حیات صرف آپکی ہے جو آپ سے بہت محبت کرتی ہے اور وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی آپکو اکیلا نہیں چھوڑونگی شاہزین کے بغیر حیات کا وجود بے معنی ہے محبت کرنا آپ سے ہی سیکھا ہے میں نے اور محبت بھی آپ سے ہی کی ہے آج کے بعد میں کسی غلط فہمی کو ہمارے بیچ نہیں آنے دونگی زین آئی رئیلی لو یو زین یو آر جسٹ مائن آئی ویل نیور لیٹ یو گو اوئے فروم می۔"

حیات کالہجہ پر سکون تھاان دونوں کی آنکھوں سے ایک آنسوں گرا تھا مگر وہ آنسوں خوشی کا تھا اطمینان کا تھا اس آنسوں سے سارے غم دھل گئے تھے اور آگے خوشیاں تھیں۔

"زین تایا جان نے تو ہم دونوں کی انگیجمینٹ فکس کر دی ہے اب کیا کرینگے ہم؟"

حیات کو اچانک ہی ارباز شاہ کا فیصلہ یاد آیا تھا۔

"حیات فکر مت کرو میں ہینڈل کر لونگا تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود بات کرونگا سب سے۔"

شاہزین نے حیات کو اطمینان دلایا تھا وہ آگے بات کر ہی رہا تھا جب پیچھے سے ارباز شاہ کی آواز آئی تھی۔

"کیا بات کروگے صاحب زادے؟"

ارباز شاہ کا لہجہ سخت تھا۔

"پاپا وہ میں...."

شاہزین بولنے ہی لگا تھا جب پیچھے سے سارے گھر والے آئے تھے.

"وہ میں کیا شاہزین؟"

وجدان شاہ نے شاہزین کی بات کاٹی تھی۔

"اور کیا کہے گا یہی کہے گا کہ وہ میں حیات سے شادی کرنا چاہتا ہوں ہے نہ حیات یہی کہنے والا تھا نا یہ؟"

بلال شاہ نے مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی بلال شاہ کی بات پر شاہزین اور حیات حیرانی سے انکی جانب دیکھ رہے تھے۔

"آپ لوگوں کو کیسے پتہ؟"

شاہزین نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

"میں بتاتا ہوں۔"

ارباز شاہ ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھے تھے۔

"جس دن تم مجھے یہ کہنے آئے کہ تم حیات سے شادی نہیں کر سکتے اس کے تھوڑی دیر بعد ہی زینب اور ابراہیم میرے کمرے میں آئے تھے رات کو تم دونوں کے درمیان جو باتیں ہوئی تھی وہ ان سے پتہ چل چکی تھیں مجھے اور تم دونوں ہی یہ کر کے خوش نہیں تھے یہ بات گھر کا ہر فرد جانتا تھا تم دونوں کہ چہروں پر لکھا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ حیات کو غلط

فہمی ہوئی تھی اور اس غلط فہمی کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا میں چاہتا تو تم دونوں کو بٹھا کر آمنے سامنے مسئلہ حل کروا دیتا مگر میں چاہتا تھا ہماری انوالومنٹ کے بغیر یہ مسئلہ تم دونوں خود سولو کرو تاکہ کسی بھی غلط فہمی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے حیات کہ دل سے ہر وہم نکل جائے اور ایک دوسرے سے محبت کا اقرار کرلو تم دونوں اسی لئے میں نے اور باقی تمام گھر والوں نے مل کر اس کا یہ حل نکالا کہ حیات کا ارمان کے ساتھ اور زینب کی شاہزین کہ ساتھ منگنی کا فیصلہ سنا دیا جائے کیونکہ جب تک تم دونوں کو الگ کرنے کی کوشش نہیں کرتے تم دونوں کو احساس نہیں ہوتا اور تم دونوں کے بیچ آئی غلط فہمی دور نہیں ہوتی اور یہ فیصلہ سہی ثابت ہوا ہمارا۔"

ارباز شاہ نے مسکرا کر گھر والوں کو دیکھا تھا جبکہ شاہزین اور حیات اس بات پر شاک میں تھے کہ ان کہ ساتھ سب نے مل کر کھیل کھیلا ہے جسے وہ لوگ سمجھ ہی نہیں سکے۔

"یہ سب گیم تھا؟"

حیات اور شاہزین دونوں کی زبان سے یہی الفاظ نکلے تھے ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"جی ہاں۔"

جس پر سب نے مل کر حامی بھری تھی اور شاہزین اور حیات کندھے اچکاتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور اپنی نہ سمجھی پر افسوس کر رہے تھے۔

"زینب اور ارمان جانتے تھے؟"

حیات نے سوال کیا تھا۔

"ہاں ان لوگوں نے ہی تو مل کر اسے سکسیسفل بنایا ہے۔"

فاطمہ پھوپھو نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"ان دونوں کو تو ہم نہیں چھوڑیں گے۔"

شاہزین نے حیات کی طرف دیکھا تھا۔

"جی زین ان سے تو ہم ابھی نمٹتے ہیں لیکن گئے کدھر یہ دونوں؟"

حیات نے کھوجتی نگاہوں سے ارمان اور زینب کو ڈھونڈا تھا مگر وہ لوگ وہاں سے راہِ فرار اختیار کر چکے تھے۔

"زین ان دونوں کو لے کر میں خود آؤنگی آپ کے روم میں مگر فلحال آپ کب سے یوں بیٹھے ہیں چلے پہلے میں آپکو روم میں چھوڑ دو آپ تھوڑا ریسٹ کر لیں پلیز۔"

حیات کو اچانک ہی شاہزین کی طبیعت کا خیال آیا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے مجھے روم میں چھوڑ دو اور ہاں تمہارے پیر میں چوٹ لگی تھی نہ۔"

شاہزین کو حیات کی چوٹ یاد آئی تھی۔

"زین چوٹ نہیں تھی اور اگر تھی بھی تو اب نہیں ہے ٹھیک ہو گیا ہے ریڈ نیس چلی گئی ہے ڈونٹ وری۔"

حیات نے اپنا پیر اونچا کرتے ہوئے شاہزین کو دکھایا تھا جس پر ہاتھ پھیر کر شاہزین نے تسلی کی تھی یہ منظر تمام گھر والوں کے لئے سکون کا باعث بنا تھا پچھلے کچھ دنوں سے ان سب نے ان دونوں کو ٹوٹتے دیکھ جتنی تکلیف برداشت کی تھی وہ انکی چند باتوں سے دور ہو گئی تھی حیات نے بہت احتیاط سے شاہزین کو سہارا دیا تھا وہ کھڑا ہونے لگا تھا جب دوسری طرف ابراہیم فوراً آیا تھا اور وہ دونوں مل کر شاہزین کو اس کے کمرے میں لائے تھے اور ان کے جانے کہ بعد گھر کے تمام بڑوں نے بے انتہا دعاؤں سے انہیں نوازا تھا۔

رات کا وقت تھا سب ڈنر کر کے چائے پینے بیٹھے تھے باہر حیات ارمان اور زینب دونوں کا ہاتھ پکڑتی ہوئی شاہزین کہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"زین یہ دیکھیں ان کو آنے کو ہی تیار نہیں تھے یہ لوگ۔"

حیات نے غصے سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا کچھ دیر میں وہ لوگ آمنے سامنے بیٹھے چکے تھے شاہزین کے بیڈ پر۔

"تم دونوں سے یہ امید نہیں تھی ہمیں۔"

شاہزین نے بات کی شروعات کی تھی۔

"حیات جب میں صبح تم سے بات کر کہ باہر نکلی تب میں بہت پریشان تھی باہر مجھے ابراہیم ملے وہ بھی پریشان لگ رہے تھے ہماری بات ہوئی تب ہمیں پتہ چلا کہ صرف تمہاری

حالت ہی نہیں بلکہ شاہزین کی حالت بھی اتنی ہی خراب ہے اور جیسے تم رات بھر اپنی بالکنی کہ جھولے پر بیٹھی روتی رہی تھی شاہزین بھی پوری رات چھت پر اسی جگہ بیٹھے رہے تھے جس جگہ تم انہیں چھوڑ کر آئی تھی۔"

زینب کی اس بات پر شاہزین اور حیات نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ان دونوں کے وجود میں ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ایک درد کی لہر دوری تھی مگر اب سب ٹھیک ہو گیا ہے اس بات کا اطمینان تھا۔

"ہم نے تایا جان سے بات کی پھر سب نے مل کر یہ پلین بنایا تھا اسی لئے ارمان اور میں تم دونوں کو جیلس کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے اس دن فارم ہاؤس پر کیچن میں جب ارمان میرے پاس آیا تھا تب حیات پیچھے کھڑی تھی یہ بات ہم نے دیکھ لی تھی اسی لئے میں شاہزین کی اچھائیاں کرنے لگی تھی اور حیات کو ڈانس کہ لئے بھی اسی لئے فورس کیا تھا ارمان نے۔"

زینب اور ارمان نے پچھلے دنوں ہونے والی ہر بات بتائی تھی کافی دیر وہ لوگ باتیں کرتے رہے تھے۔

"زین آپکی میڈیسن کا ٹائم ہو رہا ہے آپ نے دودھ بھی نہیں پیا ہے میں گرم کر کے لاتی ہوں آپ ان دونوں کے ساتھ بیٹھیں۔"

حیات فوراً کھڑی ہوئی تھی اور زینب بھی اس کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔

"ارمان شام میں کچھ بول رہے تھے تم کال آگئی تھی چلے گئے تھے پھر۔"

شاہزین نے ارمان کو خاموش بیٹھے دیکھ پوچھا تھا۔

"شاہزین آج اس حال میں آپ میری وجہ سے ہو آئی ایم سوری مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا مجھے حیات کو لے کر آپکی فیلینگز کو یوں ہرٹ نہیں کرنا چاہیے تھا آپ اس کو لے کر کتنے پزیسیو ہو یہ بات ہر کوئی جانتا ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی میں نے اتنی فضول باتیں کر دیں اور اسی باتوں کی وجہ سے آپکا ایکسیڈینٹ ہوا تھا میں جانتا ہوں اسی لئے میری ہمت نہیں ہو رہی تھی آپکا سامنا کرنے کی۔"

www.novelsclubb.com

ارمان سر جھکائے ساری باتیں کہہ چکا تھا۔

"ادھر آؤ۔"

شاہزین نے اسے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا۔

"انسان کی قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے وہ باتیں نہ ہوتی تو بھی ایکسیڈینٹ ہونا لکھا تھا تو ہو کر رہتا اور ان سب باتوں کہ پیچھے تمہارا نیک ارادہ تھا تم لوگوں کی بدولت آج مجھے میری زندگی واپس مل گئی حیات میرے پاس ہے مجھے اور کچھ نہیں چاہیے اور میری اس حالت کا زمہ دار کوئی نہیں ہے سمجھ آئی بات۔"

شاہزین نے ارمان کو گلے لگایا تھا۔

"بلکہ مجھے سوری بولنا چاہیے پتہ نہیں اتنے دنوں میں کتنی دفع تمہیں جھڑکا ہے تم سے روڈ ہوا ہوں مگر وہ سب صرف ایک ڈر کے باعث تھا حیات کہ دور ہو جانے کا ڈر تم جانتے ہو کتنی محبت کرتا ہوں میں اپنے بھائی سے مجھے معاف کر دینا پلیز۔"

ارمان چھوٹے بچو کی طرح اب تک اس کے گلے لگا ہوا تھا۔

"بھائی ہو آپ میرے اگر آپ تھپڑ بھی مار دو تو حق ہے آپکا آئندہ کبھی معافی مت مانگنا مجھے اچھا نہیں لگتا اور آپ جو بھی کر رہے تھے وہ لازمی ساری ایکشن تھا بلکہ میں آپکا بھائی تھا تو بچا رہا ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو شاہزین شاہ کے ہاتھوں مارا جاتا یہ سب صرف ایک پلین تھا ورنہ آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہے کہ حیات آپ کو یعنی میرے ٹال، گوڈلو کنگ،

جینیس اور بے حد ہینڈسم بھائی کو چھوڑ کر مجھے پسند کر سکتی ہے بلکہ اگر میری خود کی اگر کوئی ہونے والی بیوی ہو نہ جو کہ فلحال نہیں ہے اگر اس کو بھی شادی کہ اینڈ وقت پر آپکا آپشن دے دیا جائے نہ تو وہ آپکو چوس کر لے گی میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کیونکہ میرا بھائی ہے ہی اتنا پرفیکٹ۔"

ارمان اپنی بات مکمل کر کے خود بھی ہنسا تھا اور شاہزین بھی اسکی بات پر اپنی ہسی نہیں روک پایا تھا۔

"تم اور تمہاری باتیں پتہ ہے کتنے دنوں سے یاد کر رہا تھا میں ہاسپٹل میں بھی ویٹ کر رہا تھا اور گھر آنے کہ بعد بھی لگ رہا ہے کافی دنوں بعد اپنے اصل بھائی سے بات کر رہا ہوں۔

شاہزین پر سکون ہوا تھا۔

"میں بھی بہت مس کر رہا تھا پتہ ہے جب سے آپکی ایکسیڈینٹ کا سنا ہے میں سو نہیں پا رہا تھا مگر آپ کے پاس آنے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی میں نے آپ کو بہت یاد کیا شاہزین آپ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ آپ کا بھائی بہت پیار کرتا ہے آپ سے میری زندگی کہ ہر

معاملے میں آپ نے میرا ساتھ دیا ہے میں آپکو تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا تھا بس کیریکٹر میں کچھ زیادہ ڈوب گیا تھا وہ کیا ہے نہ بہت اچھا ایکٹر ہونا میں۔"

وہ کندھے اچکائے بول رہا تھا۔

"ہاں ہاں دنیا کہ سارے ایکٹرز بھی تو تم سے ہی ٹریننگ لینے آتے ہیں نہ؟"

شاہزین طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"اومائے گاڈ یہ بات تو ایک راز تھی آپکو کس نے بتائی؟"

وہ دونوں زور سے ہنسے تھے قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا۔

"کس بات پر ہنسا جا رہا ہے بھئی مجھے بھی بتاؤ مجھے بھی ہنسنا ہے۔"

حیات اسی وقت کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"یہ ایک سیکریٹ ہے حیات۔"

ارمان آبرو اچکائے بول رہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں بتاؤ۔"

حیات لاپرواہی سے بولی تھی۔

"چلو میں چلتا ہو بہت نیند آرہی ہے آج سکون سے سوؤنگا۔"

ارمان نے شاہزین کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا۔

"زین چلیں میڈیسنز لے لیں۔"

حیات نے سائیڈ ٹیبل سے میڈیسن اٹھائی تھی۔

"حیات چلو زینب دے دے گی شاہزین کو میڈیسن آخر ہونے والی منگیتر ہے وہ انکی۔"

ارمان کا لہجہ شرارتی تھا۔

"تم جا رہے ہو یہ۔"

حیات نے بیڈ سے اٹھا کر ایک کوشن ارمان کو مارا تھا جس سے وہ بچتا ہوا باہر بھاگا تھا اور اس بات پر حیات اور شاہزین مسکرائے تھے۔

حیات شاہزین کو میڈیسن دے چکی تھی۔

"زین پورا کریں یہ دودھ کا گلاس جلدی سے۔"

حیات نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

"ٹھیک ہے پی لیتا ہوں غصہ مت کرو یار۔"

شاہزین نے فوراً ہی گلاس اٹھایا تھا۔

"کب سے کہہ رہی تھی تب ہی پی لیتے پہلے غصہ دلاتے ہیں پھر کہتے ہیں غصہ نہ کرو۔"

حیات کے لہجے میں ناراضگی تھی۔

"مجھے نہیں پسند ہے ہلدی والا دودھ تمہیں پتہ تو ہے۔"

شاہزین افسردگی سے بولا تھا۔

"زین کبھی کبھی ہمیں وہ چیزیں کرنی پڑتی ہے جو ہمیں پسند نہ ہو کیونکہ وہ ہمارے لئے بہتر ہوتی ہیں آپ ویک ہے ڈاکٹر نے کہا ہے رات کو یہ پی کر سونا ہے آپکو میں چاہتی ہوں آپ جلدی ٹھیک ہو جائے آپکی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی مجھ سے پلیز اپنا خیال رکھا کریں کچھ ڈیز کی بات ہے پھر اپنی مرضی سے جو کھانا چاہے کھا سکتے ہیں نہ بس کچھ ڈیز میری بات مان لے ڈاکٹر کی پریکاشنس فولو کرلیں پھر نہیں کہونگی میں پکا۔"

حیات شاہزین کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے اب سے نہیں کہونگا کچھ جو دو گی کھالونگا جو کہو گی پی لونگا بس۔"

شاہزین کہ جواب پر حیات مسکرائی تھی کھالی گلاس ٹرے میں رکھ کر وہ اٹھنے لگی تھی جب شاہزین نے اسکی کلائی تھامی تھی۔

"حیات میں دنیا کا سب سے زیادہ خوش قسمت انسان ہوں کیونکہ تم میری زندگی میں ہو اور تم صرف میری ہو کبھی مجھ سے دور مت جانا۔"

شازین کا لہجہ محبت بھرا تھا۔

"حیات یہاں رہتی ہے زین آپ کے دل میں وہ کہی نہیں جاسکتی کبھی نہیں۔"

حیات نے شاہزین کہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا تھا دونوں کہ چہروں پر مسکراہٹیں بکھری تھی اور چند سیکنڈز بعد وہ وہاں سے جاچکی تھی لیکن شاہزین اس کی باتوں کہ سحر میں نا جانے کب تک جکڑا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن ایسے ہی گزرتے رہے تھے شاہزین بھی کافی بہتر ہو گیا تھا صبح کا وقت تھا سب معمول کے مطابق اپنے اپنے کام پر جا چکے تھے جب زینب جلد بازی میں اپنے کمرے سے نکلی تھی اور باہر کھڑے ارمان کو آواز دی تھی۔

"ارمان مجھے بہت دیر ہو رہی ہے پلیز یونیورسٹی چھوڑ دو مجھے۔"

زینب نے اپنے بیگ میں فائل رکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے مگر پہلے ناشتہ تو کر لو تم."

ارمان نے اس کی طرف آتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں نہیں آج مجھے اٹھنے میں تھوڑا لیٹ ہو گیا ہے اوپر سے آج یونیورسٹی بھی جلدی پہنچنا ہے لائبریری سے بوک لے کر اسائنمنٹ کمپلیٹ کر کے سبمٹ کروانا ہے آج ہی چلو یار جلدی کرو۔"

www.novelsclubb.com

وہ مصروف سے انداز میں آگے بڑھنے لگی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے چلو میں گاڑی نکالتا ہوں۔"

ارمان نے بھی اپنے قدم تیز کئے تھے۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد ارمان نے ایک بیکری کے سامنے گاڑی روکی تھی۔

"ارمان گاڑی کیوں روکی ہے یار دیر ہو رہی ہے۔"

زینب نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو بند کرتے ہوئے بولا تھا۔

""دو منٹ رکو زینب بس ابھی آیا۔"

ارمان گاڑی سے باہر نکلا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک شاپر تھی جو اس نے زینب کے آگے کی تھی اور سٹیرنگ ویل پر ہاتھ جمائے تھے۔

"یہ کیا ہے ارمان؟"

زینب نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

"جو سس ہے سنیکس اور بسکٹس ہے فائل بند کرو پہلے کھالو کچھ ناشتہ نہیں کیا ہے تم نے ویسے بھی۔"

ارمان کا انداز سرسری تھا۔

"میں یونیورسٹی میں کھا لیتی کچھ ارمان تم نے فضول میں زحمت کی۔"

زینب نے ایک جوس نکال کر پینا شروع کیا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنا ہے جاتے ساتھ تم لائبریری چلی جاتی اور پھر پورا دن ایسے ہی نکل جاتا گھر آنے تک تم کچھ نہیں کھا پاتی کیونکہ تمہیں ٹائم ہی نہیں ملے گا زینب میں جانتا ہوں اس لئے یہ سب فینش کرو ہم جب تک پہنچ جائینگے۔"

ارمان نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا جو اس بات پر اس پر اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم بھی تو بنا کچھ کھائے نکلے ہو میری وجہ سے۔"

زینب کو اچانک سے خیال آیا تھا۔

"میں تمہیں چھوڑ کر گھر جاؤنگا واپس ناشتہ کر کے آفس جاونگا پھر۔"

ارمان نے گاڑی چلاتے ہوئے بولا تھا۔

"ٹھیک ہے تو جب تک میرے ساتھ یہ تو کھا ہی سکتے ہو نا۔"

زینب نے جوس میں سٹرو ڈالتے ہوئے ارمان کی طرف بڑھایا تھا۔

"میں گاڑی چلا رہا ہوں زینب ہمیں ہاسپٹل نہیں یونیورسٹی پہنچنا ہے۔"

ارمان نے مسکراتے ہوئے ایک نظر زینب کو دیکھا تھا۔

"اچھاتومیں پلادیتی ہوں۔"

زینب نے فوراًہی جوس ارمان کی طرف کیا تھا جس پر ارمان نے زینب کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تھااور زینب نے اس کی نگاہیں خود پر یوں پاکر نگاہیں دوسری طرف موڑی تھی اور ایک گہری مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائی تھی۔

یونیورسٹی پہنچنے تک وہ بسکٹس ختم کر چکی تھی چپس کے پیکٹ اپنے بیگ میں رکھتی ہوئی وہ گاڑی سے اتری تھی۔

"ارمان۔"

زینب جاتے جاتے رکی تھی اور ارمان کی طرف اپنا رخ موڑا تھا۔

"ہاں کہو زینب۔"

ارمان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو۔"

وہ مسکرائی تھی۔

"یور ویلکم مائے ڈیئر سٹ۔"

ارمان نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر جھکایا تھا اور نگاہیں ہنوز زینب پر ٹکی تھی ارمان کی اس حرکت پر وہ دونوں ہی دل سے مسکرائے تھے ارمان وہاں کھڑا رہا تھا جب تک زینب اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی اور پھر ایک گہری سانس لے کر اس نے گاڑی چلانی شروع کی تھی گھر میں پہنچنے کے بعد گاڑی سے اترنے ہی لگا تھا جب اسے گاڑی میں کچھ چمکتی ہوئی چیز گری ہوئی دکھی تھی۔

"ارے یہ تو زینب کا بریسلیٹ ہے۔"

اس نے بریسلیٹ اٹھایا تھا اسے اپنی ہاتھ میں پکڑ کر نگاہوں کے قریب کرتا ہوا بولا تھا اور پھر دل میں کچھ سوچ کر مسکرایا تھا اور بریسلیٹ اپنے جیب میں ڈالتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی ارمان نے ناشتہ کیا تھا اور وہ آفس کے لئے نکلا تھا۔

دن گزرتے رہے تھے شاہزین کی طبیعت کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی اب وہ چل پھر کر سکتا تھا سارے معاملات کو دیکھتے ہوئے طوبہ کی منگنی کی تقریب چار دن بعد طے پائی تھی شاہزین آفس نہیں جا رہا تھا اسے ڈاکٹر نے کورس مکمل ہونے تک آرام کی ہدایت دی تھی ارمان اور ارسلان آفس چلے جایا کرتے تھے ابراہیم کا ہاتھ بٹانے کچھ گھنٹوں کے کئے دوپہر میں ارمان گھر آیا تھا آفس سے جب سمیرہ اس کے کمرے میں آئی تھی۔

"ارمان بیٹا تم فارغ ہو؟"

وہ دروازے کہ پاس کھڑی ارمان سے پوچھ رہی تھی۔

"جی چاچی آپ اندر آئے کچھ کام تھا کیا؟"

ارمان کھڑا ہو کر انکی طرف بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا مشایم کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ابراہیم تو شام میں آئے گا تم ہمیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ تاکہ چیک اپ ہو جائے بچی کا۔"

انہوں نے فکر مندی سے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ لے آئے بھابھی کو میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔"

ارمان نے فوراً ہی گاڑی کی چابی اور وولیٹ اٹھایا تھا اور باہر نکلا تھا۔

ہاسپٹل میں رش ہونے کی وجہ سے انہیں شام ہو گئی تھی وہ لوگ واپس آئے جب سب لاؤنج میں موجود تھے ابراہیم فوراً ہی مشایم کی طرف بڑھا تھا۔

"کیا ہو گیا مشایم صبح تو بلکل ٹھیک تھی تم کیا ہو گیا اچانک سے ڈاکٹر نے کیا کہا؟"

ابراہیم نے مشایم کو صوفے پر بٹھایا تھا اور خود بھی اس کے برابر میں بیٹھا تھا۔

"ارے رک جاؤ بھئی بچی کو سانس لینے دو ابراہیم میں بتاتی ہوں اسے پریشان مت کرو۔"

سمیرہ نے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"میں مشایم کے لئے جوس لے آتی ہوں۔"

حیات نے اٹھتے ہوئے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جوس کے ساتھ مٹھائی بھی نکال کر لاؤ ارمان نے کچن میں رکھی ہے لا کر۔"

مشایم کے چہرے پر سمیرہ کی اس بات سے مسکراہٹ بکھری تھی۔

"مٹھائی کس بات کی چاچی جان؟"

شاہزین کو تجسس ہوا تھا۔

"ارے بھئی تم چاچو بننے جا رہے ہو منہ میٹھا نہیں کرو گے؟"

سمیرہ کی اس بات پر تمام گھر والوں کہ چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔

"کیا واقعی؟"

ابراہیم نے مشایم کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"جی۔"

مشایم کے رخسار گلابی ہوئے تھے اس کی آنکھوں میں خوشی تھی اس کے چہرے پر آج الگ ہی کشش تھی۔

مشایم کی اس ہاں نے ابراہیم کو اس بات کا یقین دلایا تھا وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا طاہرہ نے اٹھ کر مشایم کا صدقہ نکالا تھا سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے سب بہت خوش تھے ارباز شاہ وجدان شاہ اور بلال شاہ نے باری باری مشایم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دعائیں دی تھی حیات مٹھائی لا چکی تھی طاہرہ سب کو مٹھائی کھلا رہی تھی شاہزین گرمجوشی سے ابراہیم کے گلے ملا تھا۔

"ابراہیم بیٹا مشایم کو کمرے میں لے جاؤ وہ تھک گئی ہو گی اور اس کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنا ہے تمہیں سمجھ آئی بات؟"

ارباز شاہ نے ابراہیم کی پیٹ تھپ تھپائی تھی۔

"جی تایا جان آپ بے فکر رہیں میں بہت خیال رکھونگا۔"

ابراہیم نے مشایم کی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا۔

ابراہیم مشایم کو کمرے میں لے جا چکا تھا باقی گھر والے وہی بیٹھے اس خوشی کو پوری طرح محسوس کر رہے تھے ارمان اور حیات تو بچے کہ نام کی بحث میں بھی پڑ چکے تھے جس پر سب نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔

"مشایم ڈاکٹر نے کچھ کہا کوئی میڈیسن وغیرہ دی ہیں کیا بولا ہے نیکسٹ ویسیٹ کب کا ہے تمہارا میں ساتھ چلونگا تمہارے اور طبیعت تو ٹھیک ہے نہ اب تمہاری؟"

ابراہیم نے جوس کا گلاس مشایم کی طرف بڑھایا تھا اور ایک ہی سانس میں سارے سوال کر دئے تھے۔

"ابراہیم ایک ساتھ ہی سب پوچھ لینگے آپ؟"

مشایم مسکرائی تھی۔

"مجھے فکر ہو رہی ہے مشایم سچ میں۔"

ابراہیم نے جوس کا گلاس مشایم کے ہاتھ سے لیا تھا اور اب وہ خود اسے جوس پلا رہا تھا۔

"مجھے پتہ ہے ابراہیم آپ فکر مت کریں پرسوں تک رپورٹس آجائیں گی ہم ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلے گے میں بلکل ٹھیک ہوں فلحال صرف کچھ وایٹامنس دیے ہیں آپ ٹینشن مت لیں سب ٹھیک ہے۔"

مشایم نے ابراہیم کا ہاتھ تھام تھا۔

"آپ خوش ہیں؟"

مشایم نے ابراہیم کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"اگر میں یہ کہوں کہ آج سے پہلے کبھی اتنی خوشی محسوس نہیں ہوئی تو غلط نہیں ہو گا آج تم نے مجھے جو خوشی دی ہے میں بہت شکر گزار ہوں اللہ پاک کا کہ اس نے ہمیں اس خوشی سے نوازا ہے اور مجھے یہ خوشی تم سے ملی ہے میں اپنی فیلینگس الفاظوں میں بیان نہیں کر سکتا مشایم پر یقین جانو آج سے پہلے کبھی اتنا اچھا فیل نہیں کیا میرا دل کر رہا ہے میں چیخ چیخ

کر سب کو بتاؤ اپنی خوشی کا اعلان کرواؤ اور پتہ نہیں کیا کیا تھینک یو سو مچ مشایم ہر ایک چیز کے لئے دنیا کی سب سے بڑی خوشی دینے کہ لئے آئی پرومس یو کہ میں ہمیشہ اپنی زمہ داری پوری کرونگا اور ہماری محبت میں کبھی کمی نہیں آئے گی آئی اشیور یو مشایم۔"

مشایم کی آنکھیں بھر آئی تھی ابراہیم نے آہستہ سے اس کے آنسوں پونچھے تھے وہ دونوں نا جانے کتنی دیر یونہی بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا حیات کمرے میں بیٹھی موبائل استعمال کر رہی تھی جب اسے اچانک سارہ کا خیال آیا تھا اور اس نے فون پر نمبر ڈائل کیا تھا دو، تین بیل گئی تھی اور سامنے سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"اسلام وعلیکم سارہ کیسی ہو تم؟"

حیات نے فوراً ہی اسکی خیریت معلوم کی تھی۔

"وعلیکم السلام حیات میں بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسی ہو؟"

سارہ نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔

"بلکل ٹھیک بلکے بہت خوش ہوں تمہیں پتہ چلا تم پھوپھو بننے والی ہو؟"

حیات نے اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"ہاں مجھے پتہ چلا امی پھوپھو کو روز فون کرتی ہیں میری خیر خیریت پوچھنے کہ لئے آج صبح ہی انکا فون آیا تھا اور انہوں نے یہ خوشخبری سنائی تھی مجھے فون نہیں کرتی وہ شاید ناراضگی اب تک ختم نہیں ہوئی لیکن مجھے یقین ہے بہت جلد ہو جائے گی مگر میری خیریت با قاعدگی سے لیتی رہتی ہیں آخر کو ماں کا دل ہے بچے جتنی بھی غلطی کر دیں ماں پیار کرنا تھوڑی نہ چھوڑتی ہے۔"

سارہ نے اپنا دل ہلکا کیا تھا۔

"سہی کہہ رہی ہو تم سارہ اور بہت جلد وہ خود تمہیں فون کرینگی مجھے یقین ہے اور تم بتاؤ پڑھائی کیسی چل رہی ہے وہاں کوئی پرو بلم تو نہیں ہو رہی پڑھائی میں یہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں تمہیں؟"

حیات نے فکر مندی ظاہر کی تھی۔

"نہیں حیات یہاں سب کچھ ہے میرے پاس ہر منتھ میرے اکاؤنٹ میں میری پاکٹ منی پہلے کی طرح آتی ہے اور یونیورسٹی بھی بہت اچھی ہے وہاں سب بہت کوا وپریٹیو ہیں ہیں اور پھوپھو بہت خیال بھی رکھتی ہیں کافی وقت سے وہ اکیلی رہتی تھیں انہیں امی کہتی تھیں یہاں آجاؤ مگر وہ وہی رہنا چاہتی تھی اور اب میرے یہاں آنے سے انکا دل بھی لگا رہتا ہے۔"

سارہ نے وہاں کی صورتحال سے حیات کو آگاہ کیا تھا۔

"ہاں یہ اچھی بات ہے نہ چلو کافی عرصے بعد تمہاری پھوپھو کو بھی اب اکیلا پن فیل نہیں ہوتا ہو گا۔"

حیات نے اطمینان بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"چلو حیات بعد میں بات کرتی ہوں مجھے آج اسائمنٹ تیار کرنا ہے کل سبمٹ کروانا ہے۔"

"ٹھیک ہے تم اپنا خیال رکھنا پھر بات ہو گی۔"

اور پھر چند الوداعیہ جملوں کے ساتھ فون رکھ دیا گیا تھا۔

شام کی چائے پینے آج گھر کے تمام بچے اکٹھے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

شاہزین ابھی ابھی آفس سے آیا تھا اور حیات کے برابر والے صوفے پر بیٹھا تھا حیات نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا اور جیسے ہی شاہزین کی نظریں ملی اس نے فوراً نگاہیں ہٹائی تھی۔

"حیات چائے دے دو پلی۔۔۔۔"

وہ اپنا جملا مکمل کرتا اس سے پہلے ہی حیات نے زینب کو مخاطب کیا تھا۔

"زینب ان کے لئے بھی چائے بنا دو پلیز۔"

حیات نے شاہزین کا نام لئے بنا ہی زینب سے کہا تھا۔

"نہیں زینب چھوڑ دو دل نہیں کر رہا۔"

شاہزین نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے زینب کو چائے بھرنے سے منع کیا تھا وہاں موجود ہر شخص نے انہیں نوٹ کیا تھا۔

"شاہزین چائے نہیں پیو گے آج کیا؟"

ابراہیم نے شاہزین کو مخاطب کیا تھا۔

"نہیں آج نہیں پی رہا۔"

شاہزین نے حیات کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

سب چائے پینے میں مصروف تھے حیات موبائل میں مصروف ہونے کا ناٹک کر رہی تھی دو دفعہ شاہزین کہ بلانے پر بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ شاہزین کی نگاہوں کا

مرکز بنی ہوئی تھی شاہزین کو اس بات کا اندازا تھا کہ وہ ناراض ہے مگر کس بات پر ہے وہ نہیں جانتا تھا اور سامنے بیٹھا وجود بتانے کو تیار نہ تھا۔

"حیات کیا بات ہے بتاؤ پلیز ایسے اگنور مت کرو مجھے تمہارا اگنور کرنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔"

شاہزین نے حیات کی طرف چہرہ موڑا تھا۔

"میں اگنور نہیں کروں چاہے آپ میری ہر بات اگنور کرتے رہے ہیں نہ؟"

حیات وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی شاہزین بھی اس کے پیچھے گیا تھا اور تھوڑا ہی آگے جا کر اسے روکا تھا

"میری غلطی کیا ہے مجھے یہ تو بتاؤ یار؟"

شاہزین کا لہجہ التجائیہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے منع کیا تھا نہ آپکو کہ آپ آفس نہیں جائے گے کوئی کام نہیں کرینگے جب تک آپ بلکل ٹھیک نہیں ہو جاتے میں یونیورسٹی گئی آپ میرے پیچھے سے آفس چلے گئے اور صبح سے وہاں کام کر کے آپ اب آرہے ہیں۔"

حیات کا لہجہ سخت تھا۔

"حیات میں خود نہیں گیا تھا ابراہیم سے پوچھ لو مجھے کال آئی تھی آفس سے لاسٹ پروجیکٹ جس پر میں نے کام کیا تھا ابراہیم کی شادی کے دوران جس کی ساری انفورمیشن صرف مجھے ہے اس پروجیکٹ کو لے کر کچھ اشوس تھے جسے مجھے ہی فکس کرنا تھا جانا بہت ضروری تھا تم یونیورسٹی میں تھی اس لئے تمہیں نہیں بتایا لیکن چاچی کو کہہ کر گیا تھا کہ تم جیسے ہی آؤ بتادیں تمہیں وہاں میں بہت بزی تھا کال نہیں کر پایا تمہیں آئی ایم سوری حیات نیکسٹ ٹائم نہیں ہو گا پلیز۔"

شاہزین نے اپنی بات سے اسے قائل کرنا چاہا تھا۔

"مگر مجھے کسی نے کچھ نہیں بتایا۔"

حیات نے شکوہ کیا تھا۔

"چلو آجاؤ میں تمہارے سامنے چاچی سے پچھوالیتا ہوں سچ میں بولا تھا میں نے۔"

شاہزین منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زین ایسے نہیں بولیں پلیز آئی ٹرسٹ یوں مجھے اس بات پر شک نہیں ہے کہ آپ نے نہیں بولا ہو گا میں جانتی ہوں آپ جھوٹ نہیں بولتے مجھے فکر ہو رہی تھی آپ ابھی تو ٹھیک ہوئے ہیں اتنا پریشر لینگے کام کا تو اچھا نہیں ہو گا آپ کی ہیلتھ کے لئے ابھی تو آپ کے زخم پروپر طریقے سے بھرے بھی نہیں ہے زین۔"

حیات نے شاہزین کو اطمینان دلایا تھا۔

"میں ٹھیک ہو حیات بلکل ٹھیک اور زخم کبھی فوراً نہیں بھرتے وقت رہتے بھر جائینگے فکر مت کیا کرو ویسے بھی چار، پانچ دن بعد ڈاکٹر کے پاس ویزٹ ہے اور اس کے بعد دوائیوں سے آزادی۔"

شاہزین نے اوپر کی طرف دیکھ کر سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے گہری سانس لی تھی شاہزین کی اس حرکت پر حیات کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"مل گئی۔"

شاہزین نے حیات کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"کیا مل گئی زین؟"

حیات نے ادھر ادھر نظریں گھمائی تھی۔

"جو تمہارے چہرے پر سب سے زیادہ جچتی ہے تمہاری مسکراہٹ۔"

شاہزین کی اس بات پر وہ دونوں دل سے ایک بار پھر مسکرائے تھے۔

"چائے ملے گی کیا تمہارے ہاتھ سے؟"

شاہزین نے معصومیت بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

"میں نے بھی نہیں پی دونوں کے لئے بناتی ہوں۔"

وہ لوگ واپس سب کے پاس جا کر بیٹھ چکے تھے اور حیات چائے نکالنے لگی تھی باقی سب اپنی باتوں میں لگے تھے چائے کا مگ ہاتھ میں لئے شاہزین اور حیات بھی ان سب سے باتوں میں لگ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

طوبہ کی منگنی کی تیاریوں میں دن تیزی سے گزرے تھے منگنی کا دن آخر آچکا تھا طوبہ کی منگنی کی تقریب آج رات کو تھی سب تیاریوں میں مصروف تھے حیات اور زینب صبح سے طوبہ کے پاس جا چکی تھی ہر کوئی کام میں مصروف تھا جب ارمان ارسلان کے کمرے میں آیا تھا۔

"ارسلان کیا پہن رہے ہو رات میں؟"

ارمان نے ارسلان کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا۔

"میں نہیں آؤنگا تم لوگ چلے جانا۔"

ارسلان نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگایا تھا۔

"کیوں نہیں آؤ گے تم اگر تم نہیں گئے تو شاہزین کو بہت برا لگے گا اور زاویار بھائی کو بھی انہیں لگے گا انکے سمجھانے کا کوئی اثر نہیں ہوا تم پر میں جانتا ہوں یہ مشکل ہے لیکن میرا یقین کرو سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم چلو گے رات کو ہمارے ساتھ اور بہت اچھے سے ڈریسنگ کرنا رات کے لئے ٹھیک ہے۔"

ارمان نے آرام سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"ہمم ٹھیک ہے دیکھتا ہوں۔"

ارسلان نے اداسی سے بولا تھا۔

"دیکھتا نہیں ہوں بس چلنا ہے تمہیں میں تمہارے کپڑے نکال کر پریس ہونے دے رہا ہوں۔"

ارمان اسکی کبرڈ کی طرف بڑھا تھا۔

منگنی شروع ہونے میں ایک گھنٹا بچا تھا تقریب گھر کے لان میں ہی رکھی گئی تھی مہمان آنا شروع ہو چکے تھے حیات اور زینب دونوں طوبہ کے ساتھ تھیں شاہزین تمام گھر والوں کے ساتھ آ چکا تھا ارسلان اب تک نہیں آیا تھا اس نے ارمان سے کہا تھا کہ وہ کچھ دیر میں آئے گا۔

"ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے ہماری بیٹی۔"

طوبہ کے والد فرید صاحب اور زاویار کمرے میں داخل ہوئے تھے جہاں طوبہ تیار ہوئی بیٹھی ہوئی تھی۔

"اللہ پاک نصیب اچھے کرے میری بہن کے۔"

زاویار آگے آکر بہن کو سینے سے لگاتے ہوئے بولا تھا۔

"امو شنل مت کریں مجھے ابھی کہی نہیں جارہی میں۔"

طوبہ کی آنکھوں سے آنسوں بہا تھا۔

"ہم تو تعریف کررہے ہیں تمہاری غصہ کیوں ہورہی ہو۔"

زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"بھائی آپ جانتے ہیں نہ میں صرف اپکے کہنے پر راضی ہوئی ہوں؟"

طوبہ نے آرام سے اپنے بھائی کہ کان میں سرگوشی کی تھی۔

"میں جانتا ہوں طوبہ اور میرا یقین کرو یہی بہتر ہے تم خوش رہو گی۔"

زاویار نے طوبہ کو یقین دلانا چاہا تھا۔

"خوشی کا تو پتہ نہیں لیکن آپ لوگوں کہ خلاف جانے کا پچھتاوے سے بچنے کہ لئے میں راضی ہوئی ہوں اور اس دن سے اب تک مجھے تو کوئی خوشی محسوس نہیں ہوئی بس ایسا لگ رہا ہے کوئی بہت ہی قیمتی چیز پیچھے چھوٹ رہی ہے۔"

طوبہ کا لہجہ افسردہ تھا کسی کی آواز پر زاویار اور اس کے والد کمرے سے باہر جا چکے تھے جب حیات نے طوبہ کو بٹھایا تھا۔

"طوبہ ابھی بھی وقت ہے اگر تم نہیں چاہتی تو میں کوشش کرتی ہوں تمہارے ابو سے بات کرنے کی ہو سکتا ہے نہ وہ مان جائے۔"

حیات طوبہ کے سامنے بیٹھی بولی تھی۔

"ہاں طوبہ بس تم ایک دفعہ ہاں بولو ہم کوشش کرنا چاہتے ہیں وہاں ارسلان پریشان ہے یہاں تم۔"

زینب بھی حیات کے برابر میں بیٹھتی ہوئی بولی تھی۔

زینب کی اس بات پر طوبہ کہ دماغ میں ایک منظر ابھرا تھا۔

تین دن پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارسلان۔"

حیات کی آواز پر ارسلان رکا تھا۔

"ہاں بولو حیات۔"

ارسلان کی نظریں اس کے برابر میں کھڑی طوبہ پر ٹکی تھیں۔

"یار ارمان تو مل نہیں رہا تم ہمیں شوپنگ مال تک چھوڑ دو گے پلیز زین کی طبیعت کا تمہیں پتہ ہے ورنہ انہیں لے جاتی۔"

حیات نے ان دونوں کی ایک دوسرے پر ٹکی نگاہوں کو محسوس کرتے کہا تھا۔

"ہاں میں چھوڑ دیتا ہوں چلو آ جاؤ۔"

ارسلان نے حیات کی طرف دیکھا تھا۔

"میں اپنا پرس اور موبائل لے کر آتی ہو دو منٹ بس۔"

حیات فوراً گھر میں داخل ہوئی تھی۔

"طوبہ۔"

ارسلان نے اسے خاموش پا کر پکارہ تھا۔

"ہاں کہو۔"

طوبہ نے نظریں جھکائی تھیں۔

"میری طرف دیکھو ایسے مجھ سے نظریں تو مت چراؤ پلیز۔"

ارسلان نے التجائیہ لہجے میں کہا تھا۔

"آئی ایم سوری ارسلان میں جانتی ہوں میری وجہ سے تمہیں بہت تکلیف ہوئی ہے مگر میں مجبور ہوں میں اپنی فیملی کہ خلاف کبھی نہیں جاسکتی ان کے لئے اپنی ہر خوشی قربان کر سکتی ہوں میں تمہیں تکلیف دینا نہیں چاہتی کبھی نہیں پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا تم بہت اچھے ہو اور مجھے یقین تمہیں بہترین لائف پارٹنر ملے گا۔"

طوبہ نے نظریں اٹھائی تھیں اس کی آنکھیں نم تھیں۔

"طوبہ تمہیں کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے اور جب تمہاری کوئی غلطی ہی نہیں تو معافی کس بات کی میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں اور تمہاری اور تمہاری فیملی کی عزت میری فرسٹ پریوریٹی ہے طوبہ میں کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاؤنگا جس کی وجہ سے کسی کو بھی شرمندگی ہو میں تمہارے فیصلے کی عزت کرتا ہو طوبہ۔"

ارسلان نے خود کو کمپوس کرتے ہوئے بولا تھا۔

"تم بہت اچھے ہو ارسلان۔"

طوبہ کی آنکھ سے ایک آنسوں گرا تھا۔

"تم سے زیادہ نہیں ہر کوئی نہیں کر پاتا اپنی خوشیاں قربان دوسروں کہ لئے یہ تم ہی کر سکتی ہو سب ٹھیک ہو جائے گا مجھے امید ہے۔"

ارسلان نے طوبہ کو سراہا تھا۔

وہ دونوں اور کچھ بولتے اس سے پہلے حیات آچکی تھی اور وہ تینوں جا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بولو طوبہ."

حیات کی آواز پر طوبہ اپنے خیالات سے باہر آئی تھی۔

"نہیں یار یہ نہیں کر سکتی میں پورے خاندان میں ابو کی بدنامی ہو گی بہت مان ہے انہیں مجھ پر وہ ٹوٹ جائے گا ان کا بھروسہ کیسے توڑ دوں میں پورے خاندان سے لڑ کر مجھ پر بھروسہ کر کے انہوں نے مجھے آگے پڑھنے تک کی اجازت دے دی میری ہر خواہش پوری کری آج میری باری ہے انکی عزت میں کیسے مٹی میں ملا سکتی ہوں۔"

طوبہ بات مکمل کر کے ان دونوں کے گلے لگی تھی اور اس بات پر تینوں کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے۔

منگنی میں آدھا گھنٹہ رہتا تھا سب انتظام ہو چکے تھے ارباز شاہ، شاہزین زاویار اور فرید صاحب کے ساتھ کھڑے تھے ان تینوں کے موبائل ساتھ بجے تھے ایک وڈیو میسج آیا تھا جسے ان لوگوں نے ساتھ کھولا تھا اور ارمان سامنے کھڑا یہ بات دیکھی تھی اور فوراً ہی اپنے گھر کی طرف بھاگا تھا۔

کچھ دیر بعد ڈرائینگ روم میں ارباز شاہ اور فرید صاحب موجود تھے کافی دیر بعد وہ لوگ واپس آئے تھے باہر مہمان موجود تھے منگنی کا وقت ہو چکا تھا طوبہ کو باہر لایا گیا تھا مگر باہر کا منظر دیکھ کر طوبہ کو دھچکا لگا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

Episode 04

کیونکہ سامنے صوفے پر اس کے منگیتر شرجیل کے بجائے ارسلان بیٹھا ہوا تھا۔

دور کھڑے ارمان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی اور ایک منظر سا اس کے دماغ میں چل رہا تھا۔

دو دن پہلے۔۔۔۔

"حیات تمہارے موبائل میں فارم ہاؤس پر پکچرز کلک کروائی تھیں میں نے سینڈ کر دو یار اب تو۔"

ارمان موبائل میں مصروف حیات کا موبائل ہاتھ سے لیتا ہوا بولا تھا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے یار میں گیم کھیل رہی تھی"

حیات زچ ہوئی تھی۔

"اب تو آؤٹ ہو گئی نہ اب سینڈ کر دو یہ چھوڑو موبائل میرے ہاتھ میں ہے میں خود ہی سینڈ کر لیتا ہوں لاسٹ ٹائم بھی آدھی پکچرز بھیجی تھی تم نے۔"

ارمان موبائل میں پکچرز کا فولڈر کھولتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں لے لو خود جب تک میں جوس پی لیتی ہوں."

حیات نے سامنے پڑا جوس کا گلاس اٹھایا تھا۔

"حیات یہ کون ہے؟"

ارمان نے حیرت سے ایک تصویر حیات کے موبائل میں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یہ طوبہ کا منگیتر ہے مجھے اور زینب کو دیکھنی تھی پکچر اس لئے اس نے سینڈ کی تھی زاویار بھائی سے لے کر۔"

حیات نے جوس پیتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے یہ لو موبائل میں نے جو پکچرز سلیکٹ کی ہے وہ سینڈ کر دو مجھے کچھ کام یاد آیا ہے تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔"

ارمان حیات کو فون تھماتا ہوا بھاگا تھا اور اپنے ایک دوست کو فون لگایا تھا اور ملنے کو بلایا تھا کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ایک کیفے میں موجود تھے۔

"کیا ہوا بھائی اتنی ارجنٹ کیوں بلایا؟"

ارمان کا دوست آلیان اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"یار جو اپنے کالج میں شرجیل پڑھتا تھا یاد ہے تجھے؟"

ارمان اپنی سوچوں سے باہر آتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں یاد ہے اس کے کالے کارناموں کی وجہ سے تو وہ پورے کولج میں مشہور تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی ملا تھا روڈ پر لڑکوں کے ساتھ سگریٹ پی رہا تھا اور دیکھ کر ہی لگ رہا تھا نشے میں ہے ابھی کہی سے پی کر آیا ہے۔"

آلیان نے منہ بناتے ہوئے بولا تھا۔

"تیرے پاس نمبر ہے اسکا؟"

ارمان آگے کو ہوا تھا۔

"کونٹیکٹ نمبر تو نہیں مگر اس کے گھر کا پتہ ہے کیونکہ اس دن جب روڈ پر ملا تھا تو گلے ہی پڑ گیا تھا بول رہا تھا چل کہی چلتے ہے تو میں نے اسے کہا کہی نہیں تیرے گھر چلتے ہیں تجھے گھر چھوڑ دونگا اور پھر ہم وہی کافی پی لینگے۔"

آلیان نے اس دن کی پوری بات بتائی تھی۔

"زبردست مجھے اسکا ایڈریس بتاؤ مجھے ملنا ہے اس سے اور اس کی پوری ڈیٹیلز چاہیے مجھے آج رات تک مل سکتی ہیں؟"

ارمان نے فوراً ہی جواب دیا تھا۔

"ہاں بلکل رات تک میں پتہ کر کے بتا سکتا ہوں ایک دو دوست ہیں میرے جو اس سے کانٹیکٹ میں ہے اور ایڈریس میں سینڈ کرتا ہوں تمہیں مگر تم یہ سب جاننا کیوں چاہتے ہوں؟"

آلیان کو تجسس ہوا تھا۔

"بس بہت اہم ہے میرے لئے یہ جاننا۔"

ارمان نے مختصر جواب دیا تھا۔

"چل ٹھیک ہے میں بتاتا ہوں تجھے رات تک فکر مت کر۔"

آلیان مصافحہ کرتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔

رات تک آلیان اسے شرجیل کے بارے میں ساری رپورٹ بتا چکا تھا جس میں اس کے سارے کارناموں کی لسٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسرے دن ارمان آلیان کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچا تھا اور اتفاق سے شرجیل گھر پر موجود ملا تھا۔

"ارے ارمان تم۔"

دروازہ کھولتے ہی شرجیل نے ارمان کو دیکھا تھا۔

"شرجیل تمہارا گھر ہے یہ میں تو پانی لینے آیا تھا گاڑی بہت گرم ہو گئی تھی اس لئے۔"

ارمان نے اسے آنے کی وجہ بتائی تھی۔

"آجاؤ اب آ ہی گئے ہو تو ساتھ کافی پیتے ہیں جب تک تمہاری گاڑی بھی ٹھنڈی ہو جائے گی

ویسے بھی یونیورسٹی کے بعد ہماری ملاقات ہی نہیں ہوئی کہاں غائب ہو جناب؟"

شرجیل نے خوشدلی سے اسے گھر میں آنے کی دعوت دی تھی۔

"ہاں یار بس مصروفیات اتنی ہے یونیورسٹی گروپس میں ایکٹیو ہی نہیں ہو پاتا تم سناؤ کیا چل

رہا ہے اب تک ویسے ہی ہو یہ کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں؟"

ارمان اس کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا ڈرائنگ روم میں آیا تھا۔

"ارے میرے یار شرجیل جمال بدل جائے گا تو دنیا کا نظام خراب ہو جائے گا ویسا ہی ہوں

جیسا یونیورسٹی میں تھا ہاٹ، چارمنگ اور ہینڈسم آج بھی ایک ساتھ چار گرلفرینڈز کو ڈیٹ

کر لیتا ہوں ایک تو تیرے آنے سے پہلے ہی گئی ہے۔"

وہ شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"ہاں وہ تو ہے اور شادی وادی نہیں کی کیا؟"

ارمان نے فوراً ہی ایک اور سوال کیا تھا۔

"شادی تو نہیں مگر منگنی ہو رہی ہے کل ہی ہے میرے مرے ہوئے دادا نے خاندان کی ایک لڑکی سے مرنے سے پہلے بچپن میں رشتہ طے کر دیا تھا اور اب ڈیڈ نے کہا ہے کہ شادی اسی سے ہو گی خیر مجھے کیا فرق پڑتا ہے شادی کے بعد میں نے کونسا محبت کے نام پر اپنی بیوی کے پلو سے بندھنا ہے پڑی رہے گی گھر میں کرے گی میری اور میرے ماں باپ کی غلامی اچھا ہے بنا معاوضہ نوکرانی اور گھر والی دونوں مل جائے گی ویسے بھی میں تو کرنا نہیں چاہتا شادی تم تو جانتے ہو مجھے۔"

اس نے اپنی بات مکمل کر کے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔

"اور تم سناؤ کیا کر رہے ہو آج کل؟"

شرجیل نے اس کے آگے کافی کو مگ کیا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی ایک آدمی رکھ کر گیا تھا جو کہ انکا ملازم معلوم ہوتا تھا۔

"کچھ نہیں بس وہی پاپا کے آفس چلا جاتا ہوں کبھی کبھار بھائی سے کام سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں چل پھر ملاقات ہو گی مجھے دیر ہو رہی ہے کہی پہنچنا تھا مجھے۔"

ارمان فوراً ہی اٹھا تھا اور الوداعیہ کلمات کے ساتھ اجازت لی تھی وہ اب آکر اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا اور فوراً ہی موبائل نکالا تھا جس میں اس نے بڑی ہی آسانی سے شرجیل کی ساری باتوں کی رکارڈنگ کی تھی اور اب اس نے وہ ویڈیو دیکھی تھی۔

"آہ شرجیل آہ تم اور تمہاری حرکتیں آج میرے کام آگئی میرے بھائی کا دل ٹوٹنے سے بچ جائے گا۔"

وہ مسکرایا تھا اور گھر آکر اپنے کمرے میں گیا تھا۔

"یہ ویڈیو ابھی کسی کو نہیں دکھانا کل فنکشن سے پہلے یہ سینڈ کرونگا سب کو تاکہ اسی وقت طوبہ کے والد شرجیل سے منگنی ختم کر دیں اور ارسلان سے بات پکی ہو جائے اس کی اور وہ دونوں تو تیار ہی ہیں پھر کوئی مسئلہ نہیں ہو گا پاپا اور شاہزین اس ویڈیو کہ بعد خود ہی ارسلان کا نام انکے سامنے رکھ دینگے اور اس سچویشن میں انکل منع بھی نہیں کرینگے اگر

ابھی ویڈیو دکھادی تو پتہ چلا کہ کسی خاندان کہ دوسرے لڑکے سے منگنی نہ کرادیں کل ہی بھیجوں گا یہی ٹھیک ہے۔"

ارمان نے اپنے دل میں باتیں سوچتے ہوئے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔

اور پھر اس نے فنکشن شروع ہونے سے کچھ دیر پہلے ویڈیو سینڈ کی تھی اور اس کہ فوراً بعد ارسلان کے پاس گیا تھا اور اسے تیار کرواکر یہاں لایا تھا جب تک ارباز شاہ اور تمام گھر والے طوبہ کے گھر والوں سے بات کر چکے تھے طوبہ کی امی اسے بتانے جانے لگی تھی تب ہی زاویار نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ وہ بتادیگا ابھی جاکر مگر وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا اور اب طوبہ سرپرائز کے ساتھ شاک میں بھی جاچکی تھی دور سے ارسلان کو دیکھ کر وہ وہیں رک چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"طوبہ چلو آگے بڑھو تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہی یہی سچ ہے مجھے بھی کچھ دیر پہلے پتہ چلا تھا مگر تمہیں نہیں بتایا ورنہ تمہارا یہ ری ایکشن کیسے دیکھنے کو ملتا اب چلو جلدی ساری باتیں بعد میں بتائینگے۔"

حیات نے طوبہ کے کان میں سرگوشی کی تھے جس پر طوبہ نے اپنے قدم بڑھائے تھے اور اب وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ارسلان یہ کیا ہو رہا ہے؟"

طوبہ کو اب تک یہ سمجھ نہیں آیا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہوا ہو گیا۔

"یہ ارمان کی بدولت ممکن ہوا ہے بس یہ جان لو کہ اللہ پاک نے ہمارا ساتھ دیا ہے اور آج ہم ایک رشتے میں بندھنے جا رہے ہیں باقی ساری باتیں بھول جاؤ کیسے ہوا کیوں ہوا ان سب کا جواب تمہیں مل جائے گا بعد میں فلحال ان خوبصورت مومنٹس کو انجوائے کرو۔"

ارسلان نے طوبہ کی طرف دیکھا تھا جس نے شرما کر اپنی نگاہیں جھکائی تھی۔

"تم خوش تو ہو نا؟"

ارسلان نے اس کے چہرے پر نظریں جمائے پوچھا تھا۔

"ہاں بہت خوش ہوں ایسا لگ رہا ہے آج میری ساری خواہشات پوری ہو گئی۔"

طوبہ نے مسکراتے ہوئے ارسلان سے نظریں ملائی تھیں۔

کچھ دیر گزری تھی تمام گھر والے منگنی کی رسم کے لئے قریب قریب آئے تھے جب ارباز شاہ نے ایک اعلان کیا تھا۔

"آج کے دن طوبہ اور ارسلان کی منگنی کہ ساتھ میں ایک اور خوشخبری آپ سب کو دینا چاہتا ہوں۔"

سب کو تجسس ہوا تھا۔

حیات شاہزین کے برابر میں کھڑی تھی شاہزین کی مطمئن مسکراہٹ دیکھ کر اس نے شاہزین سے پوچھا تھا۔

"آپکو پتہ ہے تایا جان کیا اناؤنسمنٹ کرنے والے ہیں؟"

حیات نے اپنی گردن موڑ کر شاہزین کی جانب دیکھا تھا۔

"جی پتہ ہے مجھے بلکہ یوں کہا جائے کہ اس کا آئیڈیا میں نے ہی دیا ہے تو غلط نہیں ہو گا۔"

شاہزین نے حیات سے نظریں ملائی تھیں۔

"مجھے بتائیں پلیز۔"

حیات نے شاہزین سے پوچھا ہی تھا جب شاہزین کی امی طاہرہ ہاتھ میں رنگز کے دو اور باکس لئے آئی تھی اور ارباز شاہ کو تھمائے تھے۔

"آج اس خوبصورت موقعے پر میں طوبہ اور ارسلان کے ساتھ ارمان اور زینب کی منگنی کا بھی اعلان کرتا ہوں کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

ارباز شاہ نے تمام گھر والوں کی جانب دیکھا تھا۔

ارمان اور زینب کو اس بات کی توقع بلکل نہیں تھی وہ دونوں حیرانی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب حیات نے آگے بڑھ کر زینب کا ہاتھ تھاما تھا اور وہاں دوسری طرف شاہزین نے ارمان کے گرد بازوں پھیلائے تھے اور دونوں انہیں سٹیج پر لائے تھے اور صوفے کی دوسری سائیڈ ارمان اور زینب کو بٹھایا گیا تھا وہ دونوں اب تک حیران تھے لیکن دل ہی دل میں وہ خود کو دنیا کے خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہے تھے ماحول میں ہر طرف خوشیاں تھی ہر چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی ہر کوئی اس فیصلے سے بہت خوش تھا۔

"آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں زین؟"

حیات نے شاہزین کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"میری پیاری حیات تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے کوئی بات جان کر کے چھپا سکتا ہوں بات یہ ہے اس ویڈیو کے بعد جب پاپا نے طوبہ کے ڈیڈ سے بات کی اس کے بات مجھے ارمان کا خیال زہن میں آیا کس طرح اس نے ہم دونوں کو ملانے کہ لئے کوششیں کی زینب نے بھی اسکا پورا ساتھ دیا اور ارسلان اور طوبہ کے لئے بھی اس نے سب کچھ کیا کل شام میں جب وہ زینب سے بات کر رہا تھا میں نے اس کی باتیں سنی تھی جس سے صاف انداز الگایا جا سکتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں میں تم سے اور پاپا سے بات کرتا مگر کل سے سب بہت مصروف تھے اور آج جب ارسلان کی منگنی کا موقع تھا تو میں نے پاپا سے کہہ کر ارمان اور زینب کی منگنی اناؤنس کرنے کی بات کی اور انہیں اس بات کی بہت خوشی تھی مگر تم طوبہ کے ساتھ تھی اور ارسلان اور طوبہ کے بارے میں جب میں نے تمہیں بتایا اس کے بعد پاپا سے بات کی تھی اس لئے موقع نہیں بنا ورنہ پہلے ہی بتا دیتا اور۔"

شاہزین پوری طرح سے حیات کو مطمئن کرنا چاہ رہا تھا وہ اپنے رشتے میں ذرا سی بھی غلط فہمی کی گنجائش نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

"بس زین ٹھیک ہے اتنے ڈیٹیلز کی نیڈ نہیں تھی مجھے یقین ہے آپ پر میں تو صرف جنرلی ایک بات پوچھ رہی تھی خیر آپ نے بہت اچھا کیا تایا جان سے بات کر کہ میں ارمان اور زینب کہ لئے بہت زیادہ خوش ہوں۔"

حیات نے مزید وضاحت دینے سے شاہزین کو روکا تھا۔

"حیات کیا کہتی ہو ہم بھی کر لیں انگیجمینٹ ان دونوں کے ساتھ ساتھ؟"

شاہزین کا لہجہ شرارتی تھا۔

"زین نکاح ہمارا ہو چکا ہے اب انگیجمینٹ ذرا آپ مجھے بتائیں گے کہ نکاح کے بعد منگنی کون کرتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

حیات نے ابرو اچکاتے ہوئے شاہزین کی طرف دیکھا تھا۔

"ہم کر لیتے ہیں اس میں کیا ہے ویسے بھی ہماری انگیجمینٹ نہیں ہوئی تھی بچپن میں۔"

اس بات پر وہ دونوں کھلے دل سے مسکرائے تھے منگنی کی رسم شروع ہوئی تھی پہلے ارسلان اور طوبہ نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی تھی تالیوں کی آواز گونجی تھی اور پھر ارمان اور زینب نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی تھی اور ایک بار پھر پورا ماحول تالیوں سے گونج اٹھا تھا سب ان چاروں کو مبارکباد دے رہے تھے حیات ان چاروں کے پیچھے جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

"ہاں بھئی اب تو تم چاروں کی طرف سے ٹریٹ بنتی ہے مگر ایک ساتھ نہیں ہمیں الگ الگ چار ٹریٹس چاہیے تم لوگوں سے آخر کو محبوب آپکے قدموں میں والے بابا سے تعویز کروا کر تم لوگوں نے اپنی محبت جو حاصل کیا ہے۔"

وہ سب ساتھ مسکرائے تھے شاہزین، ابراہیم، مشایم بھی اسی وقت وہاں آئے تھے اور حیات کی بات پر مسکرائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں لیکن پہلے تو پھر ہمیں تم سے اور شاہزین سے ٹریٹ مانگنی چاہیئے اس بات پر تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟"

ارمان نے ہمیشہ کی طرح بات بدلی تھی۔

"ہاں بھئی شاہزین بات تو ارمان نے پتے کی کہی ہے۔"

ابراہیم نے بھی ارمان کا ساتھ دیا تھا۔

"حیات کے میری زندگی میں لوٹنے کی خوشی میں تم لوگ جا چاہو مانگ سکتے ہو میں نے کب انکار کیا؟"

شاہزین نے حیات کے گرد اپنے بازوں پھیلائے تھے اور شاہزین کی اس بات پر ارمان سٹیج پر دولہے کی جگہ بیٹھے ہوئے ہونے کہ باوجود بھی زور سے ہوڈنگ کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے تو پھر مجھے آپکی نئ والی گاڑی چاہیئے ایک دن کے لئے۔"

ارمان نے شاہزین کا امتحان لینا چاہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شاہزین اس کی گاڑی کو کبھی کسی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا تھا ایکسیڈینٹ کے باوجود اس نے اسی موڈل کی دوسری گاڑی منگوائی تھی جسے اس نے صرف ایک دفعہ استعمال کیا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر حیات کہے گی تو میں دے دونگا تمہیں گاڑی کی چابی صبح۔"

شاہزین نے بنا کچھ سوچے جواب دیا تھا۔

"کیا سچ میں؟"

ابراہیم اور ارسلان کا حیرت سے منہ کھلا تھا۔

"مگر زین کی گاڑی کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا جو چیز وہ پسند نہیں کرتے میں انہیں کبھی اس کام کے لئے مجبور نہیں کرونگی انہیں انکی گاڑی بہت عزیز ہے اور مجھے ان سے جڑی ہر چیز عزیز ہے سو ارمان آپ کچھ اور مانگ لیں۔"

حیات نے ارمان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا جس پر سب نے ارمان کی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھالی تھی۔

"اچھا بھئی ٹھیک ہے مگر ہم سب مل کر آوٹنگ پر تو جا سکتے ہیں نہ سیلیبریشن بھی ہو جائے گی اور خرچہ سارا ارمان ارسلان اور شاہزین کرینگے کیا خیال ہے؟"

ابراہیم نے مسئلہ کا حل نکالتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے ڈن ہو گیا مگر ہم تین دن بعد چلیں گے۔"

حیات نے فوراً بولا تھا۔

"تین دن بعد کیوں؟"

مشایم نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"زین کی میڈیسنز کا کورس تین ڈیس میں کمپلیٹ ہو جائے گا نہ اور دو دن بعد انکا چیک اپ بھی ہو جائے گا سارا اطمینان ہو جائے تا کہ زین بھی فری لی انجوائے کر سکے اور جب تک زین اور بہتر ہو جائے گے۔"

حیات نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے فکر مندی سے بولا تھا حیات کی اس بات پر سب کو انکی محبت پر رشک ہوا تھا اور خود زین حیات کی محبت اور فکر دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرایا تھا۔

"بلکل ٹھیک ہے ہم تین دن بعد کا پروگرام رکھتے ہیں۔"

مشایم نے حیات کی بات سمجھتے ہوئے بولا تھا۔

"سمندر پر چلتے ہیں کافی وقت سے نہیں گئے سب مل کر اور کھانے وغیرہ کا رہنے کا انتظام سب میں دیکھ لونگا یہ آوٹنگ میری طرف سے حیات کی میری زندگی میں ہونے کی خوشی میں۔"

شاہزین نے حیات کا ہاتھ تھاما تھا اور اس کے چہرے پر اپنی نظریں جمائی تھی حیات کی بھی نظریں شاہزین کے چہرے پر آٹھہری تھی۔

"چلو اچھا ہے ویسے بھی اس منتھ میں بینک کرپٹ چل رہا ہوں لیٹسٹ ماڈل کا لیپ ٹاپ جو آرڈر کر چکا ہوں۔"

ارسلان نے اپنی مجبوری بتائی تھی اور سب نے دوبارہ ایک قہقہہ لگایا تھا فنکشن یوں ہی گزرتا رہا تھا رات بہت ہو گئی تھی سب سے ملنے کہ بعد سب گھر واپس آئے تھے تمام گھر والے بہت خوش تھے کچھ دیر بات چیت کرنے کہ بعد سب اپنے اپنے کمرے میں سونے جا چکے تھے حیات کمرے میں داخل ہوئی تھی کبرڈ سے ایک جوڑا نکال کر بیڈ پر رکھا تھا اور اب جیولری اتارنے لگی تھی جب شاہزین نے دروازے پر دستک دی تھی۔

"آجایئے اندر زین۔"

شاہزین اندر داخل ہوا تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ میں ہوں؟"

شاہزین کو تجسس ہوا تھا۔

"آپ کی دستک کی آواز پہچانتی ہوں میں زین۔"

حیات نے مصروف سے لہجے میں شاہزین کو ایک نظر دیکھا تھا۔

"اچھا یہ بات ہے۔"

شاہزین مسکرایا تھا اور بیڈ پر حیات سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا۔

"دو میں اتار دوں چوڑیاں۔"

شاہزین نے حیات کو چوڑیاں اتارتے ہوئے دیکھ بولا تھا اور اب وہ آہستہ آہستہ چوڑیاں اتار رہا تھا حیات کی نگاہیں اس پر جمی تھی مگر وہ پوری توجہ سے چوریوں کو ایک ایک کر کے اتار رہا تھا ساری چوریاں اتر چکی تھی آخری چوری اترتے ہوئے وہ حیات کے ہاتھ میں ہی ٹوٹی تھی چوڑی ٹوٹنے کی آواز آئی تھی اور ساتھ ہی حیات کے لبوں سے کراہ بلند ہوئی تھی۔

"آئی ایم سوری حیات یہ کیا ہو گیا میں نے جان کر نہیں کیا آئی ایم سوری پلیز بہت درد ہو رہا ہے نا میں بینڈیڈ لگا دیتا ہوں۔"

وہ ہاتھ پر اپنا رومال رکھ چکا تھا خون صاف کرتے ہوئے وہ گھبراہٹ میں بولے جا رہا تھا۔

"یہی بیٹھو اسے پکڑے رکھو پریس کرو۔"

وہ اپنا رومال حیات کہ ہاتھ میں دیتا ہوا فرسٹ ایڈ باکس لینے بھاگا تھا چند سیکنڈ میں وہ تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا واپس آیا تھا۔

"زیادہ درد تو نہیں ہو رہا میری وجہ سے تمہیں چوٹ آگئی حیات آئی ایم سوری پلیز مجھے معاف کر دو آئندہ نہیں ہو گا ایسا حیات۔"

شاہزین بینڈ تیج لگاتا ہوا بول رہا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے زین چھوٹی سی چوٹ ہے اتنا سوری کون بولتا ہے ریلیکس ہو جائے اب مت کہنا سوری ورنہ میں بات نہیں کرو نگی آپ سے میں اتارتی تو مجھ سے بھی ہو سکتا تھا نہ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے اب تو آپ نے بینڈ تیج کر دی نہ بس ٹھیک ہو گیا کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟"

حیات نے شاہزین کی طرف دیکھتے ہوئے آواز تھوڑی اونچی کرتے ہوئے بولا تھا۔

"ڈاکٹر کے پاس جانا ہے حیات؟"

زین نے اس کی باتوں پر غور کرنے کہ بجائے اپنے نگاہیں حیات کے ہاتھ پر بندھی پٹی سے ہٹا کر ایک سیکنڈ کے لئے اس کے چہرے پر دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"یا اللہ زین میں آپکو ڈانٹ رہی ہوں اور آپ اپنی ہی دنیا میں ہے بلکل ٹھیک ہوں میں درد بھی نہیں ہو رہا مجھے چوٹ لگی ہے چھوٹی سی مر نہیں گئی میں زین۔"

حیات کی اس بات پر شاہزین کا دل ڈوبا تھا اور وہ فوراً ہی حیات کا ہاتھ اسکی گود میں چھوڑ کر کھڑا ہوا تھا اسے گھٹن محسوس ہوئی تھی اور وہ کمرے سے باہر جانے لگا تھا۔

"زین۔"

حیات کو لگا تھا اس نے غلطی کی ہے وہ اسے روکنا چاہ رہی تھی۔

"صبح بات کرینگے حیات آئندہ مت کہنا ایسے بس اور میڈیسنز لے لی ہے میں نے دودھ پی لیا ہے تم تھک گئی ہو گی صبح سے بزی تھی ریسٹ کرو میں یہی بولنے آیا تھا اور بیٹھ ہی گیا ٹھیک سے سو جاؤ تم اور اگر ہاتھ میں زیادہ درد ہو تو مجھے جگا دینا۔"

شاہزین نے حیات کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا حیات کی بات کا اثر اس پر کس قدر ہوا تھا وہ اس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جواب دے کر نرم مسکراہٹ کے پیچھے اپنی تکلیف کو چھپائے حیات کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

کمرے میں آ کر اس نے گہرہ سانس لیا تھا اور پانی سے بھرا گلاس ایک ہی سانس میں حلق میں اتارہ تھا اور کمرے کی بالکنی میں گیا تھا جہاں سے چاند صاف دکھائی دیتا تھا۔

"حیات میری حیات میری زندگی کی واحد محبت میں جانتا ہوں کہ لائف بہت ان پریڈکٹیبل ہوتی ہے اور ہر کسی کو ایک دن چلے جانا ہے مگر یہ بات میں کبھی یاد نہیں کرنا چاہتا میں نہیں چاہتا کہ میں کبھی تمہارے بغیر رہو میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی اتنی ہی ہو جتنی تمہارے ساتھ گزرنی ہو شاہزین شاہ نے حیات کہ بغیر جینا نہیں سیکھا جب تم نے مجھے خود سے دور کیا تھا تب بھی مجھے ایک امید تھی کہ میری حیات میرے پاس آجائے گی واپس کیونکہ تم میرے سامنے تھی میرے آس پاس تھی اس لئے میں زندہ تھا اس لئے شاہزین شاہ جی رہا تھا کیونکہ اس کی حیات زندہ تھی اس کے سامنے تھی مگر شاہزین جب تک ہے جب تک حیات ہے اگر حیات نہیں تو شاہزین نہیں آج تمہاری بات نے مجھے بہت تکلیف دی ہے حیات مگر تم حیات ہو میرے دل و دماغ پر راج کرتی ہو تمہاری دی گئی ہر تکلیف بھی قبول ہے مجھے بس تمہارے بغیر زندگی نہیں میری بے پناہ محبت کی اکلوتی حقدار ہو تم کبھی تمہارے بغیر نہیں جیونگا میں حیات ہے تب ہی شاہزین ہے یہ سیاہ رات میں چاند کی روشنی جس طرح سب کو راستہ دکھاتی ہے ویسے میری زندگی میں تمہاری موجودگی میرے لئے روشنی کا سبب ہے حیات یہ چاند ہر کسی کہ راز رکھتا ہے نہ تو اس بات

کارازدار بھی چاند ہمیشہ رہے گا کہ اگر حیات نہیں تو شاہزین شاہ کی بھی اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں اللہ پاک میں آج آپ سے دعا کرتا ہوں مجھے کبھی حیات کے بغیر مت رکھنا پلیز۔"

شاہزین آسمان کی طرف دیکھے اپنا دل ہلکا کئے جا رہا تھا کچھ دیر بعد جب وہ کمرے میں آیا تب بیڈ پر اسے ایک لال رنگ کا کارڈ پڑا ہوا دکھا تھا اسے اچھے سے یاد تھا کہ پہلے یہ کارڈ وہاں نہیں تھا اس نے فوراً اسے اٹھایا تھا۔

"شاہزین شاہ اور حیات کبھی ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہے گے جو لوگ ایک دوسرے کہ دل میں بستے ہو انہیں کبھی کوئی چھین نہیں سکتا۔"

شاہزین کہ چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"زین کی حیات۔"

www.novelsclubb.com

نیچے لکھے گئے الفاظوں کو پڑھ کر یہ مسکراہٹ گہری ہوئی تھی شاہزین نے دروازے کی طرف دیکھا تھا جو ہلکا سا کھلا ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ حیات دروازے پر کھڑے اسے دیکھ رہی

ہو گی شاہزین ایک بار پھر مسکرایا تھا حیات شاہزین کو مسکراتا دیکھ وہاں سے جا چکی تھی اور اب وہ دونوں سکون سے سو سکتے تھے۔

دو دن گزر چکے تھے شاہزین کا چیک اپ ہو چکا تھا ڈاکٹر نے اسے کام کرنے کی اجازت دے دی تھی آج وہ لوگ سمندر پر جانے والے تھے جس کے لئے صبح جلدی نکلے تھے ابراہیم، مشایم، زینب اور ارمان ایک گاڑی میں تھے جبکہ حیات، شاہزین، طوبہ، زاویار اور ارسلان ایک گاڑی میں تھے وہاں ایک ہرٹ شاہزین پہلے سے مخصوص کروا چکا تھا وہ سب ہرٹ میں جا کر ناشتہ وغیرہ کرنے کہ بعد چینج کر کے اب باہر آئے تھے سمندر کی لہریں بہت تیز تھیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں وہاں جاتے ہی سب بلکل پر سکون ہو گئے تھے۔

"بہت تیز ہے پانی آج کوئی بھی زیادہ آگے نہیں جائے گا ٹھیک ہے؟"

شاہزین نے سب کو وارن کیا تھا۔

"ہاں صحیح کہہ رہا ہے شاہزین قریب قریب رہنا سب اور ساتھ رہنا ٹھیک ہے؟"

ابراہیم نے شاہزین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں میرے بھائیوں کوئی آگے نہیں جائے گا آپ لوگ بے فکر رہو ہم سب چھوٹے بچے تھوڑی ہیں۔"

ارمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ہاں چھوٹے بچو سے زیادہ بدتر ہو تم لوگ۔"

شاہزین نے جوابی مسکراہٹ اچھالی تھی۔

"چلو آجاؤ یار بس بہت ہو گیا سمندر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔"

زاویار کی بات سنتے ہی سب سمندر کی طرف بڑھے تھے شاہزین نے حیات کا ہاتھ تھاما تھا اور وہ دونوں بھی مسکراتے ہوئے تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھے تھے۔

"طوبہ تمہیں یاد ہے لاسٹ ٹائم جب ہم سب یہاں آئے تھے تم بہت آگے چلی گئی تھی ڈوبتے ڈوبتے بچی تھی اس وقت تو تم۔"

ارسلان نے طوبہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ہاں یار قسم سے مجھے تو لگا تھا کہ بس آج تو میں گئی۔"

طوبہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ایسے کیسے گئی بھئی ہم جانے نہیں دینگے تمہیں کئی اور آج میرا ہاتھ مت چھوڑنا سمجھ آئی۔
"

ارسلان نے اپنے قدم روکتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں ہاں نہیں چھوڑونگی ویسے بھی آج ڈر نہیں لگ رہا بلکل بھی اور آج یقین ہے ایسا نہیں ہوگا جو پچھلی بار ہوا تھا۔"

طوبہ نے اپنا دوسرا ہاتھ ارسلان کے ہاتھ پر رکھا تھا۔

"اور اس یقین کی وجہ؟"

www.novelsclubb.com

ارسلان نے تجسس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تمہارا ساتھ ارسلان شاہ کے ساتھ طوبہ ہمیشہ محفوظ رہے گی اس بات کا یقین ہے مجھے۔"

دونوں کہ چہروں پر ایک مسکراہٹ بکھری تھی۔

"تمہارا یہ یقین کبھی نہیں ٹوٹے گا آئی پرومس."

ارسلان نے بھی اپنا دوسرا ہاتھ طوبہ کے ہاتھ پر رکھا تھا اور یکدم ماحول انہیں اور خوشگوار لگنے لگا تھا۔

"ابراہیم آپ جائے میں یہی ریت پر بیٹھتی ہو۔"

مشایم سمندر سے کچھ قدم کی دوری پر رکی تھی۔

"میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے رکھنا بس زیادہ آگے نہیں جائے گے بس تھوڑا سا آگے چلتے ہیں پھر وہی دونوں بیٹھ جائے گے۔"

ابراہیم نے مشایم کے گرد بازوں پھیلائے تھے اور دوسرے ہاتھ سے مشایم کا ہاتھ تھاما تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابراہیم آپ میری وجہ سے انجوائے نہیں کر پائے گے۔"

مشایم نے نظریں ابراہیم کی جانب کی تھی۔

"مشایم آپ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے اور آپ کے ساتھ اس طرح سمندر کے کنارے بیٹھ کر ان ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کرنا مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔"

ابراہیم نے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا۔

"تھینک یو ابراہیم۔"

مشایم نے محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"تھینک یو تو مجھے بولنا چاہیے مشایم تھینک یو فار ایوری تھینگ میری زندگی میں خوشیاں بھرنے کا شکریہ۔"

دونوں نے ایک دوسرے کو نظروں کے حصار میں لیا تھا اور نا جانے کب تک وہ دونوں یونہی ٹھنڈی ہواؤں میں اپنی محبت کا اثر گھولتے رہے تھے۔

کافی دیر وہ لوگ یوں ہی سمندر کی لہریں انہیں بھگاتی رہی تھیں۔

"حیات میں روم میں اپنا موبائل بھول گیا ہوں لے کر آتا ہوں۔"

شاہزین کا لہجہ سرسری تھا۔

"میں بھی چلتی ہوں زین۔"

حیات نے شاہزین کی طرف رخ کیا تھا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔"

وہ دونوں ساتھ سمندر سے نکلے تھے شاہزین نے ابراہیم سے کچھ بات کی تھی اور اب وہ دونوں ہرٹ کی طرف بڑھے تھے۔

"زین کس روم میں ہے آپکا موبائل؟"

حیات نے کمروں کی جانب نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"رائٹ میں جو روم ہے نہ وہاں ہے ایسا کرو تم موبائل لو میرا میں پانی پی کر آتا ہوں۔"

شاہزین کہتا ہوا کچن کی جانب مڑا تھا اور حیات کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"یہ کیا ہے؟"

حیات بیڈ پر پڑا ایک باکس دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"یہ ڈریس پہن کر ریڈی ہو جاؤ ایک سرپرائز ہے تمہارے لئے۔۔۔۔تمہارا زین۔"

حیات کہ چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اس نے باکس کھولا تھا جس میں ایک ڈریس اور ہیلز نہایت ہی جو بصورتی سے رکھی گئی تھیں اور ساتھ جیولری بھی تھی زین روم کے باہر صوفے پر بیٹھا حیات کا انتظار کر رہا تھا قریباً آدھے گھنٹے بعد شاہزین کا انتظار ختم ہوا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا حیات نے اپنا سیدھا پیر باہر نکالا تھا جن میں سفید رنگ کی خوبصورت ہیلز حیات کے نازک پیروں پر اور خوبصورت لگ رہی تھیں حیات نے دوسرا قدم بڑھایا تھا اور اب وہ شاہزین کے بلکل سامنے کھڑی تھی سفید میکسی میں ملبوس جو پیروں تک آتی تھی گلے میں نازک سا لاکٹ اور کانوں میں چھوٹے سے بندے پہنے بالوں کو آگے سے ٹویسٹ کر کے پیچھے کھلا رکھا گیا تھا اور ان سب پر ہلکا پھلکا میک اپ کئے وہ بہت حسین لگ رہی تھی اور اس کا یہ حسن شاہزین پر سحر طاری کر چکا تھا وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا اور اس کا سحر حیات کی آواز پر ٹوٹا تھا۔

"زین۔۔۔زین چلیں؟"

وہ اپنا ہاتھ زین کی آنکھوں کے آگے لہرا رہی تھی۔

"ہاں چلتے ہیں آجاؤ۔"

زین نے فوراً ہی مسکراہٹ کے ساتھ حیات کا ہاتھ تھاما تھا۔

وہ لوگ سمندر کی دوسری جانب گئے تھے جہاں کوئی نہیں تھا مگر دور سے ایک خوبصورت منظر دکھ رہا تھا وہ لوگ وہاں پہنچے تھے ٹیبل سے کافی دور تک ریڈ کارپٹ بچھایا گیا تھا شاہزین نے حیات کا ہاتھ تھاما تھا اور ان دونوں نے ساتھ قدم آگے بڑھایا تھا سامنے ہی ایک جو بصورت سا ٹیبل سیٹ کیا گیا تھا ساری ڈیکوریشن سفید اور سرخ رنگ سے کی گئی تھی ٹیبل کے آس پاس ایک دائرہ تھا جس میں سرخ اور سفید رنگ کے پھول رکھے گئے تھے پھول کی پتیوں سے ہر چیز مہک رہی تھی ٹیبل پر بھی پھولوں کی پتیا بچھائی گئی تھیں ہلکا ہلکا میوزک بج رہا تھا ٹھنڈی ہوائیں کچھ پھول اڑا لے جا رہی تھی یہ انتظام کچھ اس جگہ کیا گیا تھا جہاں بیٹھنے پر سمندر کا پانی ہلکا ہلکا لہروں سے آتا ہوا پیروں سے ٹکراتا تھا وہ دونوں عین مقام پر پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"زین یہ سب بہت زیادہ خوبصورت ہے یہ سب آپ نے میرے لئے کیا ہے زین؟"

حیات بے یقینی کے عالم میں گھومتی ہوئی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"حیات مائے لو یہ سب تمہارے لئے ہے بلکہ شاہزین شاہ حیات کے لئے دنیا کی ہر آسائش اس کے قدموں میں لا کر رکھ سکتا ہے کیسا لگا تمہیں یہ سرپرائز؟"

شاہزین نے حیات کی آنکھوں میں اپنی نظریں جمائی تھیں۔

"بہت خوبصورت بلکل کسی خواب کی طرح۔"

حیات نے اپنی مسکراہٹ گہری کرتے ہوئے بولا تھا۔

"یہ سب واقعی خوبصورت ہے حیات مگر میرے لئے میری زندگی میں تمہارا ہونا ہی سب سے زیادہ خوبصورت احساس ہے یقین جانو اس احساس سے بڑھ کر میں نے آج تک کچھ خوبصورت نہیں پایا۔"

نرم مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے شاہزین گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا نگاہیں ہنوز حیات پر ٹھہری ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ زین؟"

حیات کو حیرت ہوئی تھی۔

"حیات فاطمہ کیا تم مجھ سے یعنی شاہزین شاہ سے شادی کرو گی میں جانتا ہوں ہمارا نکاح ہو چکا ہے لیکن اس وقت ہم چھوٹے تھے میں تم پر کسی معاملے میں زبردستی نہیں کر سکتا تمہارا جواب جو بھی ہو گا مجھے منظور ہو گا یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا تمہارا زین تم سے بے غرض محبت کرتا ہے کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟"

شاہزین نے اپنے جیب سے ایک باکس نکالا تھا جس میں ایک خوبصورت انگوٹھی چمک رہی تھی وہ اس انگوٹھی کو اپنے ہاتھ میں لئے حیات کی طرف بڑھاتے ہوئے اس سے سوال کر رہا تھا حیات بے یقینی کہ عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"زین میں دنیا کی سب سے زیادہ خوش قسمت لڑکی ہو نگی اگر آپ میرے لائف پارٹنر بنے گے حیات فاطمہ کل بھی آپکی تھی اور ہمیشہ آپکی رہے گی میں آپ سے شادی کرنے کہ لئے راضی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

حیات مسکراتے ہوئے شاہزین کہ بلکل سامنے بیٹھی تھی حیات کی بات سن کر شاہزین کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اس نے فوراً ہی اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے انگوٹھی پہنائی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہوں میں اپنا عکس دیکھ سکتے تھے ایک دوسرے کی محبت انہیں

اورپر کشش بنارہی تھی ٹھنڈی ہوائیں ان کے وجود میں گھلتی چلی جارہی تھیں مگر وہاں بس وہ دونوں ایک دوسرے کہ لئے تھے کوئی منظر کوئی پانی کی لہریں کچھ بھی انہیں ایک دوسرے سے زیادہ خوبصورت نہیں لگ رہا تھا وقت ان دونوں کہ لئے تھم سا گیا تھا ہوا کی لہر سے حیات کے بالوں نے اس کا چہرہ چھپایا تھا جس سے شاہزین کا سحر ٹوٹا تھا اور اس نے فوراً ہی حیات کے چہرے سے بالوں کو پیچھے کیا تھا اور پھر اس کا ہاتھ تھاما تھا اور وہ دونوں وہاں سے کھڑے ہوئے تھے شاہزین نے ٹیبل کی دائی جانب پر حیات کو بٹھایا تھا اور اس کے بلکل سامنے والی کرسی پر خود بیٹھا تھا۔

"حیات۔"

شاہزین نے خاموشی توڑی تھی۔

"زین وہ۔۔۔۔"

حیات کہ الفاظ ٹوٹے تھے۔

"کہو حیات کیا کہنا چاہتی ہو میں سن رہا ہوں۔"

شاہزین نے حیات کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زین میری وجہ سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی ہے آئی ایم سوری۔"

حیات نے شاہزین کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا تھا۔

"آئندہ ایسی بات کبھی مت کرنا حیات پرانی باتیں بھول جاؤ تمہاری غلطی نہیں تھی تم میرے پاس ہو میرے ساتھ بس میرے لئے یہ کافی ہے مجھے تم رگِ جاں سے زیادہ عزیز ہو حیات شاہزین شاہ کی زندگی میں حیات کی جگہ کبھی کوئی نہیں لے سکتا میرے وجود میں حیات بستی ہے۔"

شاہزین نے حیات کے چہرے پر نظریں جمائی تھیں۔

"آپ کی باتیں سن کر ہمیشہ میرے الفاظ میرا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں زین آپکی محبت بے مثال ہے میں وعدہ کرتی ہوں کہ زندگی کے ہر سفر میں حیات فاطمہ آپکی ہمسفر رہے گی۔"

حیات کی اس بات نے شاہزین کو مطمئن کر دیا تھا کافی دیر وہ لوگ وہی بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے کچھ دیر بعد دو ویٹرز آئے تھے جو حیات کی تمام فیورٹ ڈیشس ٹیبل پر سجا گئے تھے اور اب وہ دونوں کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ساتھ ساتھ باتیں کرتے جا رہے تھے ماحول میں خوشگواریت گھلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف باقی سب ابراہیم کو درمیان میں کھڑا کرے دائرہ کی مانند اس کے آس پاس کھڑے ہو کر اس پر سوالوں کی برسات کر رہے تھے۔

"یار کب سے پوچھ رہے ہیں اب تو بتا دو ابراہیم کدھر ہے وہ دونوں کب سے غائب ہے ہمیں پتہ ہے آپ جانتے ہو بتاؤ نہ یار۔"

ارمان نے ابراہیم کو گھورا تھا۔

"ہاں نہ یار اب تو کچھ بولو۔"

ارسلان نے بھی انکا ساتھ دیا تھا۔

"شاہزین نے منع کیا تھا کیسے بتاؤ میں آجائے گے کچھ دیر میں بس۔"

ابراہیم نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کی تھی مگر سب کی نظریں خود پر اور گڑتی محسوس کی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے چلو لے چلتا ہوں لیکن مجھ پر الزام مت لگانا وہ اگر غصہ ہوا تو میں تم لوگوں کو ہی سامنے کرو نگا یاد رکھنا۔"

ابراہیم نے کندھے اچکاتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر کرتے ہوئے بولا تھااور وہ سب فوراًہی راضی ہوئے تھےاور ابراہیم کے پیچھے چلے تھے۔۔۔۔۔۔

"زین میرا پیٹ بھر گیابس اور نہیں کھاسکتی۔"

حیات نے گہری سانس کھینچتے ہوئے بولا تھا۔

"اوکے لاسٹ بائٹ پکا پھر مت کھانا۔"

شاہزین نے ایک نوالہ حیات کے آگے کیا تھا۔

"اچھاٹھیک ہے پھر اور کچھ نہیں اوکے۔"

شاہزین نے ٹشو باکس سے ایک ٹشو نکالا تھااور حیات کی طرف بڑھایا تھا۔

وہ دونوں کھانا کھاچکے تھے۔

"زین اتناسب کچھ کیوں منگوایاآپ نے؟"

حیات اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی ارمان کی آواز پر وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"یقیناًہمارے لئے منگوایاہوگانہ آپ نے؟"

ارمان مسکراتا ہوا ان تک پہنچ چکا تھا۔

"تم سب یہاں کیسے پہنچے؟"

شاہزین نے ابراہیم کی طرف دیکھا تھا۔

"بھائی میری غلطی نہیں ہے مجھے بیچ میں کھڑا کر کے مجھ پر ٹوٹ پڑے تھے یہ لوگ میں کیا کرتا میں نے منع بھی کیا مگر مان ہی نہیں رہے تھے۔"

ابراہیم نے اپنی مجبوری بتائی تھی۔

"ہاں تو آپ یہاں سمندر کے کنارے حیات کے ساتھ ڈیٹ پر آ گئے اور ہمیں بتایا بھی نہیں تو ظاہر سی بات ہے پوچھے گے تو صحیح نہ۔"

ارمان نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا تھا۔

"اسی لئے نہیں بولا تھا ورنہ تم لوگ ہم سے پہلے یہاں پہنچ کر سارے مومنٹس ہمارے اسموئل کر چکے ہوتے۔"

شاہزین نے حیات کی طرف مسکراتی نگاہوں سے دیکھا۔

"اووووو تو پھر کیا کیا ہوا ہمیں بھی بتاؤ یار؟"

زاویار نے شرارتی مسکراہٹ اچھالی تھی۔

جس پر شاہزین نے حیات کا سیدھا ہاتھ اٹھایا تھا اور اس کی انگلی میں پہنی انگوٹھی واضح ہوئی تھی۔

"ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے یہ۔"

سب باری باری انگوٹھی کی بات کر رہے تھے جب شاہزین نے ایک نظر انگوٹھی کو دیکھا تھا اور پھر حیات کو۔

"یہ کمال ان ہاتھوں کا ہے جس میں یہ انگوٹھی پہنائی گئی ہے حیات کہ ہاتھوں نے اس انگوٹھی کو مزید خوبصورت بنا دیا ہے۔"

شاہزین کی نگاہیں حیات کہ چہرے کا جائزہ لے رہے تھے حیات کہ رخسار گلابی ہوئے تھے اور اس نے شاہزین کہ ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا اور اپنی نگاہیں دوسری جانب کی تھی اور شاہزین کی اس بات پر سب نے زور سے ہوٹنگ کی تھی اور کچھ دیر بعد سب ایک بار پھر سمندر کی طرف بڑھ چکے تھے جب ارمان نے زینب کو آواز دی تھی۔

"ہاں بولو ارمان۔"

زینب ارمان کی طرف بڑھی تھی۔

"آؤ مٹی سے کچھ بناتے ہیں۔"

ارمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ہاں نام لکھتے ہیں ہم ایک دوسرے کا پہلے۔"

زینب گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی۔

"ٹھیک ہے ایک طرف سے تم بناؤ ایک طرف سے میں۔"

ارمان بھی اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

وہ دونوں مٹی پر ایک دوسرے کے نام نقش کر رہے تھے اور ساتھ ارمان نے ایک انگلی سے اس کے آس پاس دل کا شیپ بنایا تھا وہ دونوں مسکرا رہے تھے اور پھر اچانک ہی ایک بڑی لہر آئی تھی جو مٹی پر کئے نقش مٹا گئی تھی۔

"ارمان یہ تو مٹ گئے یار۔"

زینب نے اداسی سے کہا تھا۔

"زینب یہ نام مٹی پر لکھے گئے تھے اس لئے پانی اسے بہالے گئی اداس مت ہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا تمہارا نام میرے دل پر نقش ہے اسے کوئی لہر کوئی طوفان کبھی نہیں مٹا سکتا ہماری محبت ان سب چیزوں کی محتاج نہیں ہے۔"

ارمان نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے اونچا کیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم ارمان ہمارے دل سے ایک دوسرے کا نام کبھی کوئی نہیں مٹا سکتا ہم ایسا کبھی نہیں ہونے دینگے۔"

زینب مسکرائی تھی اور اسے دیکھ ارمان بھی مسکرایا تھا اور پھر وہ لوگ سمندر کے کنارے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔

وقت گزر رہا تھا شام ہو چکی تھی وہ لوگ اب ہرٹ میں آ چکے تھے سب اپنے اپنے کپڑے بدل کر باہر آئے تھے اور رات کا کھانا کھانے بیٹھے تھے اور وہیں ساتھ ساتھ خوشگپیوں کا سلسلہ بھی روادوا تھا اور کچھ دیر بعد وہ لوگ گھر کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔

دن یوں ہی گزرتے رہے تھے سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے حیات اور زینب کے امتحانات نزدیک آ چکے تھے وہ دونوں اس کی تیاریوں میں مصروف تھیں ارمان اور ارسلان بھی اب آفس جانے لگے تھے شام کا وقت تھا سب لان میں اکٹھے ہوئے تھے۔

"میں کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا حیات اور شاہزین کے حوالے سے۔"

ارباز شاہ نے چائے کا کپ سامنے پڑے میز پر رکھا تھا۔

"ہاں بھائی کہیں۔"

www.novelsclubb.com

وجدان شاہ ارباز شاہ اور باقی تمام گھر والے بھی ارباز شاہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"میں چاہ رہا ہوں کہ حیات اور شاہزین کی رخصتی کروا دینی چاہیے ہمیں اب۔"

ارباز شاہ نے حیات اور شاہزین کی طرف اپنی نگاہیں پھیری تھیں۔

"پاپا آئی ایم سوری بٹ حیات کی پڑھائی جب تک مکمل نہیں ہو جاتی میں اس پر کسی قسم کا برڈن نہیں ڈالنا چاہتا۔"

شاہزین نے ایک نظر حیات کی جانب دیکھا تھا اور پھر ارباز شاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے زین۔"

حیات نے شاہزین کا جملا مکمل ہوتے ہی کہا تھا۔

"مگر حیات۔"

شاہزین نے اپنا رخ حیات کی جانب کیا تھا۔

"زین اس سیمیسٹر کے پیپرز نیکسٹ منتھ ہونے والے ہے پھر صرف ایک سیمیسٹر رہ جائے گا میں مینیج کر لونگی آپ اس بات کی فکر مت کریں۔"

حیات نے شاہزین کو اپنی بات پر قائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

"اگر حیات کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ہمیں نہیں لگتا کہ اب شاہزین کو کوئی پرو بلم ہو گی کیوں شاہزین؟"

بلال شاہ نے شاہزین کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"جیسا حیات چاہتی ہے ویسا ہی ہو گا۔"

شاہزین نے پر سکون لہجے میں حیات کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے تو پھر حیات کے اکزیمس کے بعد کی تاریخ ڈیسائڈ کرتے ہیں کوئی اور حیات اور شاہزین کی شادی کہ ساتھ ارسلان، طوبہ اور ارمان اور زینب کا بھی نکاح کروا دیتے ہیں یہ بہتر رہے گا آپ سب کا کیا خیال ہے؟"

ارباز شاہ نے تمام گھر والوں کی رائے مانگی تھی۔

"ہاں یہ فیصلہ بلکل ٹھیک ہے طوبہ کے گھر والوں سے بھی بات کر لیتے ہیں اس سلسلے میں امید ہے انہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

وجدان شاہ اور باقی تمام گھر والوں نے ارباز شاہ کی ہاں میں ہاں ملائی تھی ارمان اور زینب نے ارباز شاہ کی اس بات پر خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا کچھ دیر وہاں بیٹھنے کہ بعد سب ایک بار پھر اپنے اپنے کاموں میں لگے تھے حیات اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی جب شاہزین نے اسے پکارہ تھا۔

"حیات۔"

شاہزین نے کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑے اسے آواز دی تھی۔

"جی زین کہیں۔"

حیات فوراً ہی پلٹی تھی۔

"حیات تم اپنے فیصلے کو لے کر شیور ہو نا کسی کہ پریشر میں کوئی فیصلہ مت لینا اگر تم نہیں چاہتی ابھی رخصتی تو میں ویٹ کر سکتا ہوں تم جانتی ہو میں کسی بھی صورت۔۔۔"

شاہزین کہ چہرے پر پریشانی کہ اثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"زین رکیں میری بات سنیں۔"

حیات نے شاہزین کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی بات کاٹی تھی۔

"کوئی پریشر نہیں ہے میں نے یہ فیصلہ خود لیا ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے سپورٹ کرینگے اور میں اپنی پڑھائی شادی کہ بعد بھی مکمل کر سکتی ہوں کیونکہ آپ کبھی مجھے قید نہیں کرینگے آپ مجھے پنکھ دینگے آپ کا ساتھ مجھے اڑنا سکھائے گا نہ کہ اپنے خوابوں

کو روندنے پر مجبور کرے گا اسی لئے میں نے خود یہ فیصلہ کیا ہے زین آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔"

حیات نے نرمی سے شاہزین کا ہاتھ تھامے اپنی بات مکمل کی تھی۔

"حیات میں وعدہ کرتا ہوں تمہارا ہر ایک خواب پورا کرنا میری ذمہ داری ہے اور رہے گی تم پر کبھی کوئی بھی فیصلہ مسلط نہیں کیا جائے گا تمہاری ہر ایک امید پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کرونگا اور مجھ پر بھروسہ کرنا تمہارے لئے کبھی پچھتاوے کا باعث نہیں بنے گا حیات یہ وعدہ ہے شاہزین شاہ کا اس کی حیات سے۔"

شاہزین نے حیات کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں جواب دیا تھا۔

"میں جانتی ہوں زین آپکو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

حیات کا لہجے میں شاہزین خود کہ لئے اتنا بھروسہ دیکھ کر دل سے مطمئن ہوا تھا اور اسے حیات کہ اس فیصلے پر بے حد خوشی ہوئے تھی۔

دوپہر کا وقت تھا ابراہیم اور مشایم ڈاکٹر سے چیک اپ کے بعد ابھی گھر واپس آئے تھے۔

"جوس لانے کا کہو آپکے لئے؟"

ابراہیم مشایم کے برابر میں بیٹھا تھا۔

"نہیں فلحال دل نہیں ہو رہا۔"

مشایم نے سر صوفے کی پشت سے ٹکایا تھا۔

"مشایم نہ کرو ایسا پلیز تم نے دیکھا نہ ڈاکٹر نے کیا کہا تمہیں اپنی ڈائٹ کا خیال رکھنے کی بہت ضرورت ہے ورنہ تمہیں ویکنیس ہو سکتی ہے اور تم ٹھیک سے کھانا نہیں کھا رہی ہو آج کل۔"

ابراہیم کے لہجے میں فکر مندی صاف ظاہر تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے مجھ سے کچھ کھایا نہیں جارہا آج کل سٹرینج سی سیٹویشن ہونے لگتی ہے میں کیا کروابراہیم؟"

مشایم ابراہیم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"آئی ٹوٹلی انڈرسٹینڈ یور سیچویشن بٹ ٹرائے تو کرنا ہوگا نہ اور ڈاکٹر نے آج ساری میڈیسنز دی ہیں نہ وہ پلیز پروپرلی لینی ہے تمہیں اور کسی بھی وقت کا کھانا سکیپ نہیں کرنا ہے اب سے اوکے؟"

ابراہیم نے مشایم کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں خیال رکھونگی پکا اور ویسے بھی آپ کے ہوتے ہوئے مجھے خود کا خیال رکھنے کی کیا ضرورت۔"

مشایم ابرو اچکاتے ہوئے بولی تھی۔

"ہاں بلکل اب سے تمہارے کھانے پینے کا میڈیسنز وغیرہ کا خیال میں خود ہی رکھونگا تاکہ تم کچھ بھی سکیپ نہ کرسکو اور فلحال آپکو جوس پینا ہے دس منٹ بعد اوکے۔"

ابراہیم نے مشایم کے گرد بازوں پھیلائے تھے۔

"ٹھیک ہے پی لو نگی اور کچھ حکم؟"

مشایم نے اپنا سر ابراہیم کے بازوں پر ٹکایا تھا۔

"نہیں فلحال کے لئے اتنا ہی۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔

ارمان زینب کو یونیورسٹی لینے گیا تھا اس کو کال لگانے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا مگر فون بند جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان ہوا تھا وہ یونیورسٹی کے اندر داخل ہونے ہی لگا تھا جب زینب باہر آئی تھی۔

"زینب کب سے کال کر رہا ہوں فون بند کیوں ہے تمہارا پتہ ہے کتنا پریشان ہو گیا تھا میں یونیورسٹی کے اندر آنے ہی لگا تھا میں بس۔"

ارمان نے زینب کو دیکھتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔

"سانس لے لو ارمان چلو گاڑی میں بیٹھتے ہیں پھر بات کرتے ہے بہت دھوپ ہے باہر۔"

زینب گاڑی کی طرف بڑھی تھی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے ارمان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"آج صبح جلدی جلدی میں موبائل چارج کرنا ہی بھول گئی تھی میں اور آج کا دل بہت بزی تھا ابھی موبائل نکالا یہ دیکھنے کہ لئے کہ تمہاری کال کیوں نہیں آئی اب تک جب پتہ چلا کہ موبائل بند ہو چکا ہے اور پھر میں فوراً باہر آئی کیونکہ مجھے اندازہ تھا تم آچکے ہو گے تو بس اتنی سی بات تھی۔"

زینب نے پوری کہانی ایک ساتھ سنائی تھی۔

"پاور بینک ساتھ کیوں نہیں رکھتی ہو تم اگر آج مجھے لیٹ ہو جاتا میں باہر نہ آیا ہوتا تو تمہارا موبائل بھی بند تھا کونٹیکٹ کیسے کرتی تم کسی سے پلیز نیکسٹ ٹائم گھر سے نکلنے سے پہلے موبائل چارج کر لینا یاد سے اور پاور بینک بھی ساتھ لینا۔"

ارمان گاڑی چلاتے ہوئے بولتا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اگلی دفعہ خیال رکھو نگی فکر مت کرو اور آج بھی میرے پاس پاور بینک موجود تھا مگر جب موبائل نکالا تب پتہ چلا اور تمہارے آنے کا ٹائم ہو گیا تھا اس لئے فوراً باہر آئی ورنہ پہلے دیکھا ہوتا تو چارج کر لیتی۔"

زینب نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"یار بہت گرمی ہے باہر آئس کریم کھاتے ہیں پہلے پھر گھر جائینگے۔"

ارمان نے ایک نظر زینب کو دیکھا تھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے ویسے بھی آئسکریم کا میں منع نہیں کر سکتی اور اتنی گرمی کہ باوجود تم گاڑی میں سکون سے بیٹھنے کہ بجائے باہر کیوں نکلے تھے ارمان؟"

زینب نے اپنے بیگ سے ایک پانی کی بوتل نکالی تھی۔

"تمہارا فون نہیں لگ رہا تھا پریشانی ہو رہی تھی میں گاڑی میں بیٹھ کر ائے سی کی ہوا کھاتا اور چل کر تا بیٹھ کر کیسی باتیں کرتی ہو زینب تم بھی۔"

ارمان سٹیرنگ ویل پر نظریں جمائے بولا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے یہ لو پانی پی لو۔"

زینب نے پانی کی بوتل آگے بڑھائی تھی جسے ارمان نے فوراً ہی ہاتھ سے لیا تھا اور ایک سانس میں وہ پانی پی چکا تھا اور پانی پیتے ہی سگنل کی وجہ سے روکی ہوئی گاڑی دوبارہ چلانے لگا تھا اور پھر وہ لوگ آئس کریم پارلر پر رکے تھے جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے انہیں ایک ٹیبل پر طوبہ اور ارسلان بیٹھے ہوئے دکھے تھے۔

"زینب وہ دیکھو ارسلان اور طوبہ بھی آئے ہوئے ہیں چلو ان کے پاس چلتے ہیں۔"

ارمان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"رک جاؤ ارمان بلکہ ہم کسی اور جگہ چلتے ہیں چلو۔"

زینب نے اپنا رخ موڑا تھا۔

"کیوں یار ایسے کیوں بول رہی ہو تم؟"

ارمان کو زینب کی بات عجیب لگی تھی۔

"ارمان اتنی مشکلوں کے بعد انکا رشتہ ہوا ہے آج تک کبھی ان کو ڈھنگ سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا آج بچارے بات کرنے کہ لئے باہر آئے ہیں تو ہم کیوں انکا یہ کوالیٹی ٹائم اسپائل کریں ارمان ان کے ساتھ بیٹھ کر آئسکریم تو ہم ہزار دفعہ کھا چکے ہیں نہ انہیں آج موقع ملا ہے تو رہنے دیتے ہیں نہ ہم۔"

زینب نے سمجھانے کہ انداز میں ارمان سے کہا تھا۔

"ہاں یار یہ بات میرے دماغ میں کیوں نہیں آئی چلو ہم کہی اور چلتے ہیں سمجھدار ہوتی جا رہی ہو میرے ساتھ رہ کر۔"

ارمان بولتا ہوا باہر کی طرف بڑھا تھا۔

"ہاں ہاں اور کچھ۔"

زینب بھی اس کے پیچھے گئی تھی۔

طوبہ اور ارسلان کونے والے ٹیبل پر بیٹھے تھے اس لئے وہ ارمان اور زینب کو نہیں دیکھ سکے تھے۔

"طوبہ تایا جان کہ اس فیصلے سے تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ہے نہ؟"

ارسلان طوبہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں ارسلان بلکہ یہ تو اچھی بات ہے نہ ویسے بھی میری نظر میں منگنی ایک رلائیبل اور شرعی لحاظ سے بھی کوئی مضبوط رشتہ نہیں ہوتا ہمارا نکاح ہو جائے گا یہ تو بہتر ہے ہم ایک جائز رشتے میں بندھ جائے گے۔"

www.novelsclubb.com

طوبہ نے لہجے میں خوشی صاف ظاہر تھی۔

"ٹھیک ہے میں بس یہی جاننا چاہتا تھا کہ تم اس فیصلے سے پر راضی ہو نہ۔"

ارسلان مطمئن انداز میں بولا تھا۔

"ہاں بلکل میں راضی ہواس بات پر بلکہ خوش ہوں۔"

طوبہ نے نگاہیں چڑائی تھیں۔

"ہاں ہاں خوش ہونا بھی چاہیے اتناہینڈسم ہسبینڈ ملنے والا ہے بہت جلد آپ طوبہ ارسلان بننے والی ہیں کیسالگ رہاہے؟"

ارسلان نے ٹیبل پر رکھاہواطوبہ کاہاتھ تھاماتھا۔

"اچھاٹھیک ہے نہ بس ہم کچھ اور بات کرتے ہیں۔"

طوبہ کاچہرہ شرم سے گلابی ہواتھا۔

"اچھامگراس گلابی ہوتے ہوئے چہرے سے نظریں کیسے ہٹائی جائے جو شرماتے ہوئے اتنا خوبصورت لگتاہے۔"

ارسلان کالہجاشرارتی تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارسلان پلیز۔"

طوبہ نے مسکراتے چہرے کہ ساتھ التجائیہ انداز میں بولا تھا۔

"اچھانہ ٹھیک ہے نہیں کر رہا چلو آئس کریم آگئی ہے پہلے وہ کھالو ورنہ میلٹ ہو جائے گی۔"

وہ دونوں آئس کریم کھانے میں مصروف ہو چکے تھے اور ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی باتیں بھی کرتے رہے تھے۔

آئس کریم کھا کر ارمان اور زینب فوراً ہی گھر پہنچے تھے ارسلان انکے آدھے گھنٹے بعد آیا تھا جب وہ لوگ لنچ کر رہے تھے۔

"ارسلان کیا ہوا تم آفس سے جلدی آگئے آفس سے ہی آئے ہو نا کہی کچھ ضروری کام سے باہر تو نہیں گئے تھے نہ؟"

ارمان نے ارسلان کو ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ شرارتی لہجے میں پوچھا تھا۔

"ہاں میں باہر گیا تھا کسی کام سے اس لئے ڈائرکٹ گھر آگیا۔"

ارسلان نے خود کو کمپوس کرتے ہوئے بولا تھا۔

"اچھا آجاؤ لنچ کر لو ہمارے ساتھ یہ پھر لنچ بھی طوبہ کے ساتھ کرنے کا پلین ہے؟"

ارمان نے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائی تھی۔

"طوبہ کے ساتھ نہیں تو میرا مطلب طوبہ کے ساتھ لنچ پر کون جارہا ہے بلکہ میں تو روم میں جارہا ہوں ایک ایمپورٹنٹ کال کرنی ہے۔"

ارسلان نا سمجھی کہ عالم میں بولتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا اور اس کو یوں دیکھ کر ارمان اور زینب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

حیات کے امتحان میں دو ہفتے رہ گئے تھے وہ کمرے میں بیٹھی کتابوں کو بیڈ پر پھیلائے ایک کتاب ہاتھ میں لئے اس کے صفحے کچھ سوچتی ہوئے پلٹ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا تھا

۔

سارہ کالنگ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دوسری بیل پر ہی کال ریسیو کی تھی۔

"کیسی ہو حیات؟"

سارہ نے فوراً سے بات شروع کی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں سارہ تم سناؤ کیسی ہوں تمہاری پھپھو کیسی ہیں؟"

حیات نے کتاب بند کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے یہاں پھوپھو بھی ٹھیک ہے حیات اور تمہیں پتہ ہے کل امی کی کال آئی تھی پھوپھو کا موبائل بند جا رہا تھا تو انہوں نے مجھے کال کی تھی اور زیادہ نہیں مگر چند باتیں کری انہوں نے مجھ سے اتنے مہینوں میں پہلی دفعہ میں بہت خوش ہوں حیات کل تھوڑی بات ہوئی ہے اگلی بار شاید وہ کچھ زیادہ بات کر لیں مجھ سے مجھے امید ہے وہ مان جائے گی۔"

سارہ کہ لہجے سے اس کی خوشی صاف نمایا تھا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے سارہ میں نے کہا تھا نہ وہ زیادہ وقت تک نہیں رہے گی ناراض اس بار تو ان کے پاس بہانا تھا مگر مجھے یقین ہے اگلی بار وہ بنا کسی بہانے کہ تم سے کانٹیکٹ کریں گی۔"

حیات اس کو یوں خوش دیکھ دل سے خوش ہوئی تھی۔

"ہاں اور تمہارے پیپرز ہونے والے ہیں کیسی چل رہی ہے تیاری؟"

سارہ کو اچانک اس کے امتحانات کا خیال آیا تھا۔

"ہاں ٹھیک چل رہی ہے ابھی بھی وہی سب کھول کر بیٹھی ہوں بس دعا کرو اچھے سے ہو جائیں پیپرز۔"

حیات نے ایک نظر بیڈ پر پھیلی ہوئی کتابوں کو دیکھا تھا۔

"ہاں تم فکر مت کرو تم تو ہمیشہ سے ہی جینیس ہو پڑھائی کہ معاملے میں اچھے ہونگے پیپرز اور پیپرز کے بعد تو پھر شادی کی تاریخ بھی طے ہو گئی ہے اب تو۔"

سارہ نے خوشدلی سے کہا تھا۔

"ہاں بلکل اور تمہیں بھی آنا ہے یاد ہے نہ میری شادی پر آنے کا وعدہ کیا تھا تم نے؟"

حیات نے اسے اس کا وعدہ یاد دلایا تھا۔

"ہاں بلکل یاد ہے ضرور آؤنگی تم فکر مت کرو ویسے بھی تم سب کی بہت یاد آرہی ہے۔"

سارہ نے اسے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"ہاں ہم سب مل کر بہت انجوائے کرینگے تمہارا بھی مائینڈ فریش ہو جائے گا تھوڑا۔"

حیات اپنی گود سے تین چار پینوں کو بیڈ پر رکھتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔

"ہاں انشاءاللہ یہ تو اچھا ہے یہاں پھوپھو ہوتی ہے ورنہ تو میں یہاں ایڈجسٹ ہی نہیں ہو پاتی اور اب کل وہ نہیں ہونگی نہ تو میں بور ہو جاؤنگی کیونکہ کل انہیں کسی کی شادی میں جانا ہے صبح سے وہی ہونگی رات تک آجائے گی تو کل تو پکا بور ہو جاؤ گی میں۔"

سارہ نے اداسی سے بولا تھا۔

"اچھا تو کل تم شام میں فری ہو جانا تو ویڈیو کال کر لینا میں تمہاری بات کرواؤنگی سارے گھر والوں سے تو ایسے تم بور نہیں ہو گی۔

حیات نے سارہ کو اسکی بوریت دور کرنے کا طریقہ بتایا تھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے سب سے بات ہو جائے گی ویسے بھی سب کی بہت یاد آتی ہے اور یار تم نے پکچرز سینڈ نہیں کی تم لوگوں کی آوٹنگ والی اور ارسلان اور ارمان کی منگنی والی بھی۔"

سارہ نے برابر میں پڑا تکیہ اٹھا کر گود میں رکھا تھا۔

"اوہاں یار سوری میں بھول گئی رئیلی سوری اتنے دنوں سے پیپرز میں مصروف ہوں بھول گئی تھی بس بات کرنے کہ فوراً بعد بھیجتی ہوں۔"

حیات نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا کچھ دیر اور باتیں کرنے کہ بعد اب وہ دونوں فون رکھ چکی تھیں۔

"سارہ بیٹا میرا چشمہ نہیں مل رہا تم نے دیکھا ہے کہیں۔"

کمرے سے باہر آتی سارہ کی پھوپھو نے اسے مخاطب کیا تھا۔

"میں ڈھونڈ دیتی ہوں پھوپھو۔"

سارہ کھڑے ہو کہ چشمہ ڈھونڈنے لگی تھی چشمہ مل چکا تھا اور اب وہ اپنے کمرے میں جا کر یونیورسٹی کا کام کرنے لگی تھی کام کرنے کہ بعد وہ باہر آئی تھی جہاں اسکی پھوپھو نے کھانا لگایا تھا کھا پی کر جب وہ کمرے میں آئی تو اس کے موبائل بج رہا تھا۔

"کتنے پیارے لگ رہے ہیں یہ سب ماشاءاللہ۔"

سارہ نے پکچرز دیکھی تھی جو ابھی ابھی حیات نے اسے سینڈ کی تھی یہ فنکشن کی پکچرز تھیں سارہ نے ایک ایک کر کے ساری تصویریں دیکھی تھی جس میں کچھ فیملی فوٹوس تھی کچھ

سمندر کے قریب کھینچی گئی ان کی ٹرپ کی تصاویر تھی جن میں سے ایک ارمان اور زینب کی پکچر تھی جسے اس نے زوم کیا تھا جہاں اسے پیچھے حیات اور شاہزین دکھے تھے اس تصویر میں حیات کسی بات پر کھل کر مسکرا رہی تھی اور شاہزین کی نظریں اس کی حیات کو مسکراتا دیکھ اس پر ٹھہر سی گئی تھی۔

"یہ دونوں کتنے خوبصورت لگتے ہیں ساتھ کتنی محبت ہے ان دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کہ لئے پتہ نہیں کیوں میں کبھی دیکھ ہی نہیں پائی اللہ پاک انہیں ہر بڑی نظر سے بچائے۔"

سارہ کہ دل میں ان کو دیکھ فوراً ہی یہ بات آئی تھی۔

صبح وہ یونیورسٹی کہ لئے اٹھی تھی اور اسکی پھوپھو اس کے لئے ناشتہ بنا رہی تھیں۔

"چلو بیٹا ناشتہ کر لو اور میں تمہارے لئے کھانا بنا کر جاؤنگی آکر کھا لینا ٹھیک ہے کیونکہ جب تک تم آؤ گی میں نکل چکی ہونگی۔"

انہوں نے مصروف سے لہجے میں کہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھوپھو اور رات کو آپ اکیلے مت آنا وہاں سے کسی کو بولنا وہ چھوڑ جائے گے ٹھیک ہے۔"

سارہ ناشتہ کرتے ہوئے ان سے کہہ رہی تھی۔

"ہاں بیٹا بلکہ لینے بھی بھیجیں گے وہ کسی کو اور چھوڑ بھی جائینگے بہت پرانے تعلقات ہیں میرے ان سے وہ تو مجھے شادی شروع ہونے سے پہلے ہی رکنے بلا رہی تھی مگر تمہیں اکیلا چھوڑ کر جانے کو دل نہیں مانا اس لئے میں نے سوچا کہ آج ہی صبح سے چلی جاتی ہوں فنکشن ختم ہونے کہ بعد لوٹ آؤ نگی۔"

اب وہ بھی سارہ کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی ناشتے کے بعد سارہ یونیورسٹی کے لئے نکل چکی تھی۔

یونیورسٹی سارہ پیدل جایا کرتی تھی کیونکہ وہ صرف دس منٹ دور تھی وہ چل کر جانا پسند کرتی تھی اور آتے وقت وہ اپنی دوستوں کے ساتھ نکل آتی تھی جو اس کے گھر کے قریب ہی رہتی تھیں مگر آج اس کی دونوں دوستوں کی کلاس جلدی ختم ہو گئی تھی وہ جا چکی تھی سارہ اپنی تمام کلاسز لے کر یونیورسٹی سے باہر آئی تھی اچانک ہی بارش شروع ہو گئی تھی وہ

بچتے بچاتے چل رہی تھی اور جلدی جلدی میں روڈ کراس کرنے کے چکر میں وہ ایک گاڑی سے ٹکرائی تھی جس کی وجہ سے اس کے پیر میں چوٹ آئی تھی اور ہتھیلی پر بھی پتھر لگنے کی وجہ سے خون رسا تھا وہ زمین بوس ہو چکی تھی اور درد کے مارے اٹھ نہیں پا رہی تھی جب ہی گاڑی سے کوئی باہر آیا تھا اور اس کی طرف بڑھا تھا۔

"تم؟"

سارہ کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں۔

"آئی ایم رئیلی سوری موسم کی خرابی کی وجہ سے بہت دھند ھلا دکھ رہا تھا مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کوئی گاڑی کہ سامنے سے گزر رہا ہے۔"

وہ فوراً ہی گھٹنوں کے بل سارہ سے تھوڑا دور بیٹھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں جاؤ یہاں سے مجھے تمہاری مدد نہیں چاہیے نوفل یزدانی۔"

سارہ تھوڑا پیچھے کو ہو کر چیخی تھی۔

"سارہ چوٹ لگی ہے پلیز ہوسپٹل چلواس پر بینڈیڈ کرنا ضروری ہے دیکھو خون بہہ رہا ہے پرانی باتوں کی وجہ سے مجھے غلط مت سمجھو میں وعدہ کرتا ہوں آج کچھ غلط نہیں ہونے دونگا پلیز چلو۔"

نوفل نے نرم لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"نہیں جاؤ تم میرا گھر قریب ہے میں جارہی ہوں۔"

سارہ نے گاڑی کا سہارا لیا تھا اور کھڑے ہونے کی کوشش کی تھی۔

"سارہ سمنبھال کے۔"

سارہ لڑکھڑائی تھی اور نوفل نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"گاڑی میں بیٹھو اب بہت ہو گیا چلو ویسے بھی موسم خراب ہے بارش ہو رہی ہے زخم خراب ہو جائے گا اور پانی لگ لگ کے چلو پلیز آئی بیگ یو۔"

نوفل نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں اسے ایک ڈر دکھا تھا۔

"ٹھیک ہے مگر ہاسپٹل چھوڑ کر تم وہاں سے چلے جاؤ گے۔"

سارہ نے سختی سے بولا تھا۔

"ٹھیک ہے فلحال چلو۔"

نوفل نے اسے گاڑی میں بٹھایا تھااور فوراًہی وہ قریبی ہاسپٹل پہنچے تھے بینڈیڈ کروانے کہ بعد پین کلر کا انجیکشن لگایا گیا تھانوفل اس دوران باہر ہی کھڑا تھااور اب وہ اندر آیا تھا۔

"تم گئے نہیں اب تک ؟"

سارہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"تمہارے گھر والوں کا نمبر دو کال کر کے انہیں بلالوں پھر چلا جاؤ نگا۔"

نوفل نے سارہ کی حیرت کو کم کیا تھا۔

"نہیں ابھی پھوپھو گھر پر نہیں ہیں وہ بہت دور شادی پر گئی ہیں انہیں نہیں بتانا فلحال کچھ میں اوٹو کروا کر چلی جاؤ نگی گھر تم جاؤ۔"

سارہ نے سرسری سا جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کھڑا تم سے ہوا نہیں جارہا گھر چلی جاؤ گی ایسے ؟"

نوفل نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں چلی جاؤ نگی احسان نہیں چاہیے کسی کا مجھے۔"

سارہ کالہجہ تلخ ہوا تھا۔

"احسان نہیں کر رہا میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی ہے میرا فرض ہے تمہارا خیال رکھنا ۔"

نوفل اس کے سامنے پڑی چیئر پر بیٹھا تھا۔

"کس کس تکلیف کا ازالہ کرو گے ؟"

سارہ کی آنکھ سے ایک انسوں بہا تھا۔

"میں یہ میڈیسن لے آتا ہوں تم جب تک یہی ریسٹ کرو پھر گھر ڈراپ کر دونگا جانا مت کہی۔"

نوفل نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوتا وہاں سے باہر جا چکا تھا

سارہ نے جانا چاہا تھا مگر پیر میں چوٹ ہونے کی وجہ سے وہ کھڑی نہیں ہو پائی تھی نوفل کچھ دیر بعد میڈیسن لایا تھا اور پھر اس کا اپنے ہاتھ سے سہارا دیتا گاڑی تک لایا تھا سفر خاموشی سے کٹا تھا وہ لوگ گھر پہنچے تھے گھر لاک تھا سارہ نے چابی نکالی تھی جسے نوفل نے اس کے ہاتھ سے لیکر دروازہ کھولا تھا اور اب وہ اسے باہر صوفے پر بٹھا چکا تھا۔

"ہو گیا اب تمہارا جا سکتے ہو اب تم کر دیا تم نے ایکسیڈینٹ کا ازالہ اب مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔"

سارہ نے نوفل کو کھڑے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"پانی مل سکتا ہے؟"

نوفل نے بنا کچھ جواب دیے پانی مانگا تھا۔

"ہاں فریج سے بوٹل نکال لو۔"

سارہ نے کچن کی طرف اشارہ کیا تھا۔

کچھ دیر میں نوفل ہاتھ میں ایک بوتل اور دو گلاس لئے آیا تھا اور صوفے پر بیٹھ کر پانی کہ دو گلاس بھرے تھے ایک گلاس سارہ کے آگے کیا تھا اور دوسرہ خود نے اٹھایا تھا سارہ اس کی اس حرکت سے حیران ہوئی تھی وہ اسے نوفل یزدانی نہیں لگا تھا آج وہ کچھ الگ تھا اس کا مزاج مختلف تھا اس کا لہجہ نرم تھا اس کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت نہیں تھی بلکہ پچھتاوا تھا۔

"سارہ مجھے بات کرنی ہے تم سے اگر تم اجازت دو تو کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں؟"

سارہ کو حیرت ہوئی تھی وہ اس سے اجازت مانگ رہا تھا بولنے کہ لئے اجازت جو انسان کسی کو برباد کرنے کی اجازت بھی نہ لے کبھی وہ آج بات کرنے کی اجازت مانگ رہا تھا سارہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اس نے ہامی کیوں بھری مگر وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔

"میں معافی مانگنا چاہتا ہوں تم سے جو کچھ ہوا اس کے لئے آئی ایم ریلی سوری میں جانتا ہوں میری معافی سے کچھ نہیں بدلے گا مگر شاید میرے اندر کا پچھتاوا کچھ کم ہو جائے میرے اندر کا گلٹ مجھے جینے نہیں دے رہا میں نہیں جانتا تھا کہ یوں ہماری کبھی ملاقات ہو گی مگر اب ہو ہی گئی ہے تو میں تم سے معافی مانگے بغیر کیسے جا سکتا ہوں پلیز کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟"

نوفل کا لہجہ شرمسار تھا۔

"اچانک سے ایسا کیا ہوا کہ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا؟"

سارہ نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پچھلے کچھ مہینوں میں بہت سی چیزیں بدل گئی ہیں سارہ اس حادثے کہ بعد مجھے جیل جانا پڑا زیادہ وقت وہ لوگ مجھے اندر تو نہیں رکھ پائے لیکن جب تک میں باہر آیا بزنس ڈوب رہا تھا ہماری بہت بدنامی ہوئی تھی بزنس لاس میں جارہا تھا کیونکہ پاپا بھی میرے جیل جانے کہ بعد بزنس پر دھیان نہیں دے پارہے تھے انہوں نے مجھے باہر نکلوالیا حالات خراب ہوتے چلے گئے پاپا ڈپریشن میں چلے گئے تھے میں بہت پریشان تھا لیکن ان سب کے باوجود بھی میرا غصہ ختم نہیں ہوا تھا مجھے لگتا تھا یہ سب شاہزین کی وجہ سے ہوا ہے ایک رات پاپا کی طبیعت خراب ہوئی تھی میں انہیں ہاسپٹل لے جارہا تھا گاڑی راستے میں رک گئی تھی میں نے بہت سے لوگوں کو کال ملائی لیکن کسی نے کال نہیں اٹھائی یہ وہی لوگ تھے جو میرے اچھے وقت میں مجھ سے ہر جائز ناجائز کام کروایا کرتے تھے اور آج جب مجھ پر بڑا وقت چل رہا تھا تو سب پیچھے ہٹ گئے تھے پاپا کی حالت بگڑتی جارہی تھی ایک گاڑی وہاں سے گزر رہی تھی جسے میں نے مدد کے لئے روکا اور وہ شاہزین کی گاڑی تھی اس نے بنا کچھ سوال کئے بنا کوئی شکوہ کئے میرے پاپا کو گاڑی میں بٹھایا اور ہمیں ہاسپٹل لے آیا اس دن اس نے میرے پاپا کو بچالیا اگر تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو میرے پاپا اس دنیا میں

نہیں ہوتے جب تک پاپا کو ہوش نہیں آیا وہ میرے ساتھ رہا مجھے سہارا دیتا رہا میں اتنا بے بس ہو گیا تھا کہ میری زبان سے معافی کہ لئے الفاظ تک جمع نہیں ہو پا رہے تھے کچھ دن گزرنے کہ بعد جب پاپا کی کنڈیشن بہتر ہوئی میں شاہزین سے ملا اس سے معافی مانگی پتہ نہیں اس نے مجھے معاف کیا یہ نہیں مگر اس نے مجھے سمجھایا کچھ ایسی باتیں اس نے بولی جن سے مجھے خود پر شرمندگی ہونے لگی اور پھر نا صرف اس نے میرا ساتھ دیا بلکہ اس نے بزنس میں بھی ہماری ہیلپ کی اور اس وجہ سے آج بزنس کچھ حد تک بہتر ہو گیا ہے اور آگے اپنی محنت اور ایمانداری سے میں بزنس کو دوبارہ ایک مقام پر لے جاؤنگا میں حیات سے اور تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا تب مجھے پتہ چلا تھا کہ تم کراچی سے باہر پڑھنے چلی گئی ہو اور حیات کہ سامنے جانے کی ہمت نہیں کی میں نے۔"

نوفل ایک ہی دھن میں اپنی پوری کہانی بتا چکا تھا اور سارہ بنا کچھ سوال کئے ساکت بیٹھی اس کی ہر بات غور سے سن رہی تھی۔

"وہ لوگ ایسے ہی ہیں ان کے دل بہت بڑے ہیں ہم جیسے تنگ دل اور احسان فراموش لوگوں پر بھی وہ لوگ رحم کھا لیتے ہیں میں نے حیات کہ ساتھ جو کچھ کیا اس کا زندگی بھر

افسوس رہے گا لیکن اس سب کے باوجود اس نے مجھے معاف کر دیا شاہزین سے بات کرنے کی ہمت نہیں کی میں نے اس دن کے بعد مجھے یقین ہے حیات تمہیں بھی معاف کر چکی ہو گی وہ ایسی ہی ہے مگر شاید شاہزین ہم دونوں کو کبھی معاف نہ کرے کیونکہ حیات کو تکلیف پہنچانے والوں کو شاہزین معاف نہیں کرتا ان دونوں کی محبت مثالی ہے لیکن ان سب کے باوجود اس نے تمہاری اتنی مدد کی اور مجھے ایک الفاظ نہیں بولا کیونکہ وہ بہت اچھے ہیں ہم جیسے لوگ ان کی اچھائی کا فائدہ اٹھاتے ہے وہ سب کچھ جو بھی ہوا اس میں میں بھی برابر شریک تھی غلطی صرف تمہاری نہیں تھی میں خود آئی تھی اپنی نفرت اور حسد میں اندھی ہو کر تمہارے پاس ہم دونوں ہی ان لوگوں کے گناہ گار ہے مگر ہم دونوں ہی جانتے ہے کہ وہ لوگ ہمیں معاف کر دینگے میں بس اب ایک اچھی انسان بننا چاہتی ہوں جو کسی کا دل نہ دکھائے جو دوسروں کا سوچے اپنے گھر والوں کا سوچے۔"

سارہ نے بھی اپنے دل کا غبار نکالا تھا ایک ہی کشتی میں سوار وہ دونوں اپنے ماضی پر پچھتا رہے تھے۔

"کیا تم نے مجھے معاف کیا؟"

نوفل نے سارہ کی طرف دیکھا تھا۔

"اگر تم مجھے میری غلطیوں کہ لئے معاف کردو تو میں بھی کردونگی۔"

سارہ نے اس سے نظریں ملائی تھیں۔

"تو پھر آج ہم دونوں ایک دوسرے کو معاف کرتے ہیں ماضی کی تلخ حقیقت بھول کر ایک نئے سرے سے شروعات کرتے ہیں۔"

نوفل نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

سارہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ دونوں مسکرائے تھے۔

"سارہ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا؟"

نوفل کی نظر اس کے پیر پر بندھی پٹی پر گئی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔"

www.novelsclubb.com

سارہ نے سرسری سے انداز میں بولا تھا۔

"ٹھیک ہے مگر تمہاری پھوپھو کب تک آئے گی تم اکیلی کیسے رہو گی چوٹ بھی آئی ہوئی ہے تمہیں۔"

نوفل نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"میں مینیج کرلونگی تم جاؤ کام ہوگا تمہیں پھوپھو رات تک آجائے گی اور بارش بڑھتی جارہی ہے موسم زیادہ خراب ہوا تو پھس جاؤ گے تم۔"

سارہ نے کھڑکی سے باہر دکھتی تیز بارش کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں یہ تو ہے مگر تمہیں اکیلے کیسے چھوڑ دوں تمہیں کچھ کام ہوگا کچھ کھانا ہوا پیاس لگی یہ کچھ تو کیسے مینیج کروگی؟"

نوفل کہ چہرے پر فکر تھی۔

"تمہیں اتنی فکر کیوں ہورہی ہے نوفل میں نے کہانہ میں کرلونگی مینیج۔"

سارہ نے ایک ایک الفاظ پر زور ڈالتے ہوئے بولا تھا۔

"میری وجہ سے تمہارا ایکسیڈینٹ ہوا ہے اس لئے ہورہی ہے فکر گلٹ ہے مجھے اس چیز کا۔"

نوفل شرمندہ ہوا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے تو پھر مجھے کھانا دے دو گرم کر کے پانی کی بوٹل میرے پاس رکھ دو میڈیسنز کی شاپر بھی دے دو مجھے اور پھر چلے جاؤ اب ٹھیک ہے یہ اس کے بعد بھی گلٹ ہوتا رہے گا؟"

سارہ نے ابرو اچکاتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔"

وہ دونوں مسکرائے تھے اور نوفل کچن کی طرف بڑھا تھا جو صحن سے صاف دکھتا تھا کیونکہ صحن میں ہی اوپن کچن بنا ہوا تھا نوفل کھانا گرم کر کے لایا تھا دوائیاں اور پانی سب وہ ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

"اور کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے نہ؟"

نوفل نے ٹشو باکس ٹیبل پر رکھا تھا۔

"نہیں بس یہ سب کافی ہے کچھ دیر میں پھوپھو آجائے گی."

سارہ نے ٹیبل پر پڑے سارے سامان کو ایک نظر دیکھا تھا جب ہی فون بجا تھا سارہ نے فون اٹھایا تھا۔

"سارہ بیٹا تم گھر پر ہی ہو نہ؟"

سامنے سے سارہ کی پھوپھو کی آواز آئی تھی۔

"جی پھوپھو آپ کب تک آئے گی؟"

سارہ نے فوراً ہی پوچھا تھا۔

"بیٹا یہاں موسم بہت خراب ہے گھر سے باہر نکلنے کا منع کر رہے ہیں صبح ہوتے ہی میں آجاؤ نگی تم اپنا خیال رکھنا بیٹا۔"

سارہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فون کاٹا تھا۔

سامنے نوفل کھڑا انکی باتیں سن رہا تھا وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا جب اسکا فون بجا تھا۔

ڈیڈ کالنگ۔۔۔۔۔۔

"جی ڈیڈ۔"

نوفل نے فون اٹھاتے ہی بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا کہاہو تم موسم بہت خراب ہے جہاں پر بھی ہو باہر مت آنا طوفانی بارش ہو رہی ہے ہوا بہت تیز چل رہی ہے درخت بھی گرے ہے بہت سی گاڑیوں کا ایکسیڈینٹ بھی ہوا ہے ڈرائیو مت کرنا اس موسم میں اگر آفس میں ہو تو آج رات وہی رہ جاؤ۔"

نوفل کے والد فکر مند ہوئے تھے۔

"پاپا ایک دوست کہ گھر پر ہوں آپ فکر نہیں کریں ٹھیک ہوں صبح گھر آکر بات کرتا ہوں۔"

نوفل نے مختصر سا جواب دیا تھا۔

فون کان سے ہٹا کر اس نے سارہ کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟"

سارہ نے تعجب سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ڈیڈ کا فون تھا کہہ رہے تھے کہ کچھ ایکسیڈینٹ وغیرہ ہوئے ہے بارش اور آندھی کی وجہ سے آفس میں ہی رہنا۔"

نوفل نے موبائل پر ہاتھ چلاتے ہوئے بولا تھا۔

"اچھا۔"

سارہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا کھانا کھالو تم اب میں چلتا ہوں دروازہ لوک کرتا ہوا نکل جاؤنگا ٹھیک ہے؟"

نوفل نے اپنا فون جیب میں ڈالا تھا اور آنکھوں پر چشمہ لگایا تھا۔

"نوفل رکو۔"

سارہ کی آواز پر اس کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

"ہاں بولو سارہ کچھ چاہیے؟"

نوفل سارہ کی طرف پلٹا تھا۔

"نہیں تم مت جاؤ۔"

سارہ نے الفاظ مشکل سے جوڑے تھے۔

"میں نہیں جاؤ؟"

نوفل کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میرا مطلب کہ تم کیسے جاؤ گے اس کنڈیشن میں اللہ نہ کرے کچھ ہو گیا تو باہر طوفانی ہوا بھی چل رہی ہے۔"

سارہ نے اپنے جملے کی وضاحت کی تھی۔

"سارہ میں نہیں رک سکتا میں نیچے گاڑی میں بیٹھ جاؤ نگا رات گزر جائے گی پھر گھر چلا جاؤ نگا تم فکر مت کرو۔"

نوفل بولتا ہوا دوبارہ پلٹا تھا۔

"مگر نوفل۔"

سارہ کو فکر ہوئی تھی۔

"میں اپنی وجہ سے تمہیں مشکل میں نہیں ڈال سکتا سارہ تمہاری پھوپھو موجود ہوتی تو اور بات تھی تم سمجھدار ہو سمجھو میری بات فکر مت کرو میں نہیں جاؤ نگا نیچے گاڑی میں گزار لو نگا رات پلیز تم اپنا خیال رکھو سٹریس مت لو۔"

نوفل نے نرمی سے سمجھایا تھا۔

"اچھا تم اپنا نمبر دے دو میں خیریت تو معلوم کر سکوں تا کہ۔"

سارہ کو اب یہی بات سمجھ آئی تھی۔

نوفل مسکراتا ہوا اس کی طرف آیا تھا اور اس کے موبائل پر اپنا نمبر سیو کیا تھا اور مس کال دے کر اپنے موبائل میں بھی اسکا نمبر سیو کر چکا تھا اور اب وہ جانے کہ لئے مڑا تھا جب سارہ کی آواز نے اسے پھر پیچھے مڑنے پر مجبور کیا تھا۔

"گاڑی میں مجھے تمہارے کوئی ہوٹل تو نہیں دکھا۔"

سارہ کا لہجا طنزیہ تھا۔

"کیا مطلب؟"

نوفل سمجھ نہیں پایا تھا۔

"میرا مطلب کھانا تو کھا ہی سکتے ہو نہ رات بھر گاڑی میں من و سلویٰ تو نہیں اترنے والا تمہارے لئے۔"

www.novelsclubb.com

سارہ نے ابرو اچکاتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں بھوک تو واقعی لگی ہے۔"

نوفل نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"کھانا دوبارہ ٹھنڈا ہو چکا ہے میں گرم کر کے لاتا ہوں وہ کھانا لے کر کچن میں جا چکا تھا کچھ دیر بعد وہ کھانا لے کر واپس آیا تھا وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف تھے اور وقفے وقفے سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے آج وہ دونوں الگ تھے وہ پرانے والے سارہ اور نوفل نہیں تھے۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ میں پہلی دفعہ تم سے مل رہا ہوں آج تم سے پہلے والی سارہ کوئی اور تھی ۔"

نوفل نے پانی کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے بولا تھا۔

"اور جس نوفل یزدانی کو میں جانتی تھی وہ بھی الگ تھا تم مختلف ہو بہت مختلف۔"

سارہ نے نگاہیں اٹھائی تھی۔

"اور یہ نوفل یزدانی کیسا لگا ہے پہلی ملاقات میں آپ کو؟"

نوفل نے سارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بہت اچھا۔"

سارہ نے بنا کچھ سوچے جواب دیا تھا وہ دونوں مسکرائے تھے آج ان دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے اصل سے ملوایا تھا جسے پہچان کر وہ دونوں خوش ہوئے تھے کھانا کھاتے ہی نوفل نے سارہ کو دوائی دی تھی اور اسے کمرے میں چھوڑ کر وہ جا چکا تھا پوری رات وہ اپنی گاڑی میں گزارنے والا تھا رات ڈھلتی رہی تھی اور سورج نکلا تھا مگر آسمان پر اب تک کالے بادل چھائے ہوئے تھے نوفل گاڑی میں سیٹ پیچھے کئے کب اپنی خوابوں کی دنیا میں گیا تھا اسے اندازا ہی نہیں ہوا تھا اور سارہ دوائیوں کے زیر اثر میں نوفل کے جانے کے آدھے گھنٹے بعد ہی سو چکی تھی۔

صبح کے گیارہ بجے تھے جب سارہ کی آنکھ فون بجنے کی وجہ سے کھلی تھی۔

"جی اسلامُ علیکم پھوپھو۔"

سارہ نے فون اٹھاتے ہوئے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام بیٹا میں ایک گھنٹے میں پہنچ جاؤ نگی گھر سب ٹھیک ہے نہ اور تم یونیورسٹی تو نہیں گئی نہ آج؟"

انہوں نے فکر مندی ظاہر کی تھی۔

"جی پھوپھو سب ٹھیک ہے یونیورسٹی نہیں گئی آج آپ گھر آجائیں پھر بات کرتے ہیں آرام سے آپ بے فکر رہیں۔"

سارہ کے انہیں ایکسیڈینٹ کے بارے میں نہیں بتایا تھا اور پھر چند الوداعیہ جملوں کے ساتھ رابطہ منقطع کیا تھا۔

فون رکھتے ہی اس نے اپنے موبائل پر آئے ہوئے میسیجز چیک کئے تھے جن میں سب سے پہلے لاشعوری طور پر اس کے ہاتھ نوفل کی چیٹ کی طرف بڑھے تھے جہاں ایک میسج آیا ہوا تھا۔

"موسم بہتر ہے میں اب گھر جا رہا ہوں تمہاری پھوپھو آجائے تو اگر بہتر سمجھنا تو مجھے بتا دینا اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بھی بتا دینا۔"

نوفل کا میسج پڑھ کر سارہ کو حیرت ہوئی تھی۔

"کتنی تبدیلی آگئی ہے اس شخص میں۔"

وہ خود کلامی کر رہی تھی۔

اس نے بنا جواب دیئے فون رکھا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ اور گلاس کی طرف رخ کیا تھا پانی پینے کے چند سیکنڈ بعد ہی وہ کبرڈ کی طرف اپنے کپڑے نکالنے گئی تھی فریش ہو کر وہ ناشتہ کر چکی تھی اور اب بیڈ پر پیر لمبے کئے ایک بک ہاتھ میں لئے بیٹھی تھی کافی دیر گزر چکی تھی وہ اٹھنے ہی لگی تھی جب ڈور بیل بجی تھی وہ آہستہ سے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

"اسلامُ علیکم پھوپھو۔"

سارہ نے خوشدلی سے سلام کیا تھا۔

"یااللہ یہ کیا ہوا ہے میری بچی تمہیں؟"

وہ سارہ کے ہاتھ اور پیر میں بندھی پٹی دیکھ پریشان ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں پھوپھو بس کل یونیورسٹی سے آتے پوئے گر گئی تھی اس لئے تھوڑی چوٹ لگ گئی ڈاکٹر کو دکھادیا ہے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے میں ٹھیک ہوں اب۔"

وہ ایکسیڈنٹ کا بتا کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"تو مجھے بتایا کیوں نہیں میں فوراً آجاتی۔"

وہ سارہ کا ہاتھ تھامے اسے صوفے پر بٹھائے خود بھی وہی بیٹھی تھی۔

"اسی لئے نہیں بتایا کہ آپ آجائیں گی یہ سن کر جو میں نہیں چاہتی تھی اور ویسے بھی چھوٹی سی چوٹ ہے آپ پریشان مت ہوں۔"

وہ انہیں دلاسا دینے کی کوشش کر رہی تھی اور پھر اسی طرح کافی دیر وہ لوگ وہیں باتیں کرتے رہے تھے۔

شام کا وقت تھا جب سارہ اپنے کمرے میں بیٹھی آج کے دن کے لیکچرز جو ایک کلاس فیلو نے اسے سینڈ کئے تھے وہ اسے پڑھ رہی تھی کیونکہ ہاتھ میں چوٹ کی وجہ سے وہ لکھ نہیں پا رہی تھی جب اس کے برابر میں پڑا فون بجا تھا۔

"نوفل یزدانی کالنگ۔۔۔۔۔"

اس نے ایک نظر اس نام پر ڈالا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے فون اٹھایا تھا۔

"ہیلو سارہ۔"

سامنے سے بات کا آغاز ہوا تھا۔

"اسلامُ علیکم۔"

سارہ نے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام کیسی طبعیت ہے اب؟"

نوفل نے فوراً ہی اس کی طبیعت پوچھی تھی۔

"ہاں اب بہتر ہے طبیعت پھوپھو بھی آگئی ہیں تمہارا میسج آیا تھا مگر پھوپھو کے آنے کے بعد مجھے خیال ہی نہیں رہا تمہیں بتانے کا پہلے تو وہ مجھے دیکھ کر ہی پریشان ہو گئی تھیں اتنی دیر تو انہیں یہ بتانے میں لگ گئی کہ ٹھیک ہو میں بس گر گئی تھی تھوڑی سی چوٹ ہے اور پھر تمہارا میسج یاد ہی نہیں رہا۔"

سارہ نے وضاحتی جواب دیا تھا۔

"چلو اچھا ہے تمہاری پھوپھو آ گئی ریسٹ کرو اور میڈیسنز ٹائم پر لو گی تو جلد ٹھیک ہو جاؤ گی اوکے گیٹ ویل سون۔"

نوفل نے پر سکون انداز میں جواب دیا تھا۔

"تھینک یو اللہ حافظ۔"

"مینشن نوٹ اینڈ سیم ٹو یو ٹو۔"

رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

"حیات بارش ہو رہی ہے ہم چھت پر جا رہے ہیں تم بھی چلو بہت پڑھ لیا ہے ابھی چار دن ہے تمہارے پیپرز میں چھوڑو یہ کتابیں اب۔"

طوبہ اور زینب دونوں اس کے کمریں میں آئی اسے چھت پر چلنے کے لئے اسرار کر رہی تھیں۔

"اچھا ٹھیک ہے چل رہی ہوں یہ سب بند کر کے رکھنے تو دو۔"

حیات اب اپنی کتابیں سمیٹنے لگی تھی۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ تینوں چھت پر تھی پانچ بجے کا وقت تھا بارش کی وجہ سے سارا آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا بارش تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"یار بارش تو تیز ہی ہوتی جا رہی ہے مجھے تو بہت سردی لگ رہی ہے میرا تو بس ہو گیا ہے۔"

طوبہ نے اپنے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں یار مجھے بھی چلو چینج کر لیتے ہیں اب ورنہ بیمار ہو جائے گے۔"

زینب نے بھی اس کی بات پر متفق ہوئی تھی۔

"تم دونوں جاؤ میں تو نہیں آنے والی لے کر تم لوگ آئے تھے جاؤ نگی اپنی مرضی سے میں یہاں سے اور فلحال مجھے بہت مزا آرہا ہے اسلئے میں نہیں آرہی۔"

حیات اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے چہرہ اونچا کئے بارش کے قطروں کو چہرے پر محسوس کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔

"حیات لاسٹ ٹائم بھی تم بیمار ہو گئی تھی بارش میں زیادہ بھیگنے کی وجہ سے چلو اب بہت ہو گیا ہے کافی دیر سے ہم یہاں پر ہے اور اگر شاہزین بھائی آ گئے نہ تو وہ غصہ ہو جائے گے ہم پر کیونکہ ہم لائے ہیں تمہیں یہاں اور لاسٹ ٹائم بھی انہوں نے کہا تھا کہ اگلی بار تمہیں زیادہ دیر بارش میں نہیں بھیگنے دیں ہم۔"

طوبہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا یار اور شاہزین کچھ نہیں کہیں گے بے فکر رہو تم لوگ جاؤ چینج کر لو میں بس پانچ منٹ میں جا رہی ہوں پکا واپس مت آنا دوبارہ گیلے ہو جاؤ گے تم لوگ میں بھی بس جا رہی ہوں کچھ دیر میں۔"

www.novelsclubb.com

حیات نے انہیں یقین دلایا تھا وہ لوگ جا چکی تھی حیات چھت میں لگے جھولے پر بیٹھ چکی تھی بارش کڑکتی بجلی کے ساتھ تیز ہو رہی تھی وہ بھیگتی جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ جھولا بھی تیزی سے چلا رہی تھی اسے اندازا ہی نہیں ہوا کب وہ اتنا تیز جھولنے لگی تھی اس کا سر

چکرانے لگا تھا اسے اپنے ارد گرد ماحول بھور کی طرح گھومتا دکھائی دے رہا تھا وہ جھولا روک کر اترنا چاہتی تھی مگر وہ جھولے کی تیزی کہ باعث اتر نہیں پا رہی تھی اور نا سمجھی کہ حالت میں اس نے چلتے جھولے سے اترنے کی حماقت کی تھی جس کی وجہ سے وہ زمین پر منہ کے بل جا گڑی تھی اس کے سر پر چوٹ آئی تھی جو زیادہ گہری نہیں تھی مگر اس کی بگڑتی طبیعت کی وجہ سے وہ ہوش کھو بیٹھی تھی اور وہیں بارش اس کے بے جان وجود کو بھگو رہی تھی اس نے آنکھیں کھولنا چاہی تھی مگر وہ اٹھ نہیں پائی تھی۔

"حیات کو دیکھا ہے اپنے کمرے میں نہیں ہے وہ۔"

شاہزین حیات کے کمرے سے باہر آتے ہوئے کچھ فاصلے پر کھڑی زینب سے مخاطب تھا۔

"کمرے میں ہی ہو گی اس نے کہا تھا پانچ منٹ میں چھت سے اتر جائے گی ہم لوگ ابھی چینج کر کے باہر آئے ہیں میں اس کے پاس ہی جا رہی تھی۔"

زینب نے وضاحت کی تھی ابراہیم اور ارسلان بھی اسی وقت وہاں آئے تھے۔

"وہ مجھے کہی نہیں دکھی ہے زینب نہ وہ نیچے تھی نا لاؤنج میں نہ اپنے کمرے میں۔"

شاہزین بولتا ہوا کچھ سوچ رہا تھا اور سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ وہاں سے چھت کی طرف بھاگا تھا وہ سب بھی اس کے پیچھے گئے تھے۔

"حیات۔۔حیات کیا ہوا ہے؟"

چھت پر پہنچتے ہے اسے جھولے سے کچھ فاصلے پر بے ہوش پڑی حیات اسے دکھی تھی اور بھاگتے ہوئے وہ اس تک پہنچا تھا۔

"ابراہیم ڈاکٹر کو فون کرو جلدی۔"

وہ حیات کا سر اپنی گود میں لئے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتے ہوئے اس کا چہرہ پر تھپکی مار رہا تھا۔

"اٹھ جاؤ حیات پلیز آنکھیں کھولو حیات۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر حیات کو فوری ٹریٹمنٹ دے چکے تھے اور اب وہ حیات کے کمرے سے باہر آئے تھے۔

"ڈاکٹر حیات کیسی ہے اگر آپ کہیں تو ہم ہاسپٹل شفٹ کروا دیتے ہیں کیا ہوا ہے اسے؟"

شاہزین نے ایک ہی سانس میں ڈاکٹر کے سامنے کئی سوال رکھے تھے۔

"نہیں فلحال ہاسپٹل شفٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بارش میں زیادہ بھیگنے کی وجہ سے بخار ہے انہیں اور شاید وہ کہی سے گری تھی جس کی وجہ سے سر پر چوٹ آئی ہے انہیں میں میں بینڈیڈ کر دی ہے اور فلحال ٹریٹمنٹ دے چکا ہوں انہیں ریسٹ کرنے دیں اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو آپ مجھے کال کریے گا گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔"

ڈاکٹر نے تفصیلاً جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر تھینک یو سو مچ"

ارباز شاہ نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انکا شکریہ ادا کیا تھا اور بلال شاہ ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑنے گئے تھے شاہزین فوراً ہی کمرے میں داخل ہوا تھا اس کے ساتھ باقی گھر والے بھی کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"حیات کو آرام کی ضرورت ہے ہمیں اسے آرام کرنے دینا چاہیے اور باہر چلنا چاہیے جب اسے ہوش آئے گا تب آجائے گے بس کوئی ایک انسان یہاں رہے اس کا خیال رکھنے کہ لئے۔"

ارباز شاہ حیات کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بول رہے تھے۔

"آپ سب جائے میں یہی ہوں۔"

شاہزین حیات کے پاس بیٹھا تھا تمام گھر والے جا چکے تھے شاہزین وہی حیات کا ہاتھ تھامے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا کافی دیر گزر چکی تھی۔

"حیات۔"

حیات کو آنکھیں کھولتا دیکھ شاہزین نے فوراً اسے پکارہ تھا۔

"کیسا فیل کر رہی ہو حیات ٹھیک تو ہو نا تم حیات؟"

شاہزین حیات کی آواز سننے کو بے چین ہو رہا تھا۔

"جی۔"

حیات نے گہرہ سانس لیا تھا۔

"لیٹی رہو حیات مت اٹھو فلحال۔"

حیات اپنے ہاتھ کا سہارہ لے کر کچھ اونچی ہوئے تھی جب شاہزین نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔

"پلیز زین۔"

حیات نے بیزاریت سے بولا تھا۔

"ٹھیک ہے رکو میں پیچھے کوشنس سیٹ کردون خود سے مت اٹھو میں اٹھاتا ہوں۔"

شاہزین نے اسے سہارا دیتے ہوئے ٹیک سے بٹھایا تھا۔

"حیات ٹھیک لگ رہا ہے نہ ڈاکٹر کو بلاؤ؟"

شاہزین دونوں ہاتھوں سے حیات کا ہاتھ تھامے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہوں میں زین۔"

حیات نے آہستگی سے جواب دیا تھا۔

"میں سب کو بتا کر آتا ہوں تمہیں ہوش آگیا ہے ٹھیک ہے؟"

شاہزین بولتا ہوا کھڑا ہوا تھا حیات نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا کچھ ہی دیر میں حیات کے کمرے میں سب آچکے تھے کچھ دیر بیٹھنے کہ بعد وہ سب وہاں سے گئے تھے اور فاطمہ پھوپھو حیات اور شاہزین دونوں کہ لئے کھانا لائی تھیں شاہزین نے حیات کو اسکا کھانا کھلانے کہ بعد خود وہی بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔

"چلو حیات اب میڈیسنز لو اور سو جاؤ جتنا ریسٹ کرو گی اتنا بہتر فیل کرو گی۔"

شاہزین پانی کا گلاس بھرتا ہوا کہہ رہا تھا۔

"میری وجہ سے آپ پریشان ہو گئے نہ؟"

حیات شاہزین کے چہرے پر نظریں جمائے بول رہی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو حیات تم جانتی ہو تم سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے میرے لئے ایسا مت سوچنا آئندہ کبھی۔"

شاہزین پانی سے بڑھا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر حیات کی جانب مڑا تھا۔

"میں جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی مجھے اندازا نہیں ہوا میں کہ جھولا اتنا تیز ہو چکا ہے پھر اچانک میرا سر گھومنے لگا اور چلتے جھولے سے اترنے کی وجہ سے میں گر گئی اور چوٹ لگ گئی اور اس کے بعد میں بے ہوش ہو گئی۔"

www.novelsclubb.com

حیات نے نظریں جھکائے ساری بات بتائی تھی۔

"ٹھیک ہے حیات ریلیکس چلو اب ریسٹ کرو مت سوچو کسی بھی چیز کے بارے میں۔"

شاہزین نے اسے دوائی کھلائی تھی اور اب اسے سلانے کی کوشش کر رہا تھا دوائیوں کے زیر اثر حیات جلد سو گئی تھی شاہزین نے کمرے کی لائٹز بند کر کے دوسری سائیڈ پر رکھا سائیڈ لیمپ جلا دیا تھا اور اب وہ حیات کا ہاتھ تھامے بیڈ سے نیچے بیٹھ چکا تھا اور اس کے چہرے پر نظریں جمائے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے وہ کافی دیر یوں ہی جاگتے ہوئے ہر کچھ دیر میں حیات کا ماتھا چھو کر بخار چیک کرتا رہا تھا آدھی رات گزر چکی تھی تھکن سے اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی اور اسے اندازا ہی نہیں ہوا وہ کب حیات کے ہاتھ پر اپنا سر رکھے بیڈ سے نیچے بیٹھے بیٹھے ہی سکون سے نیند کی آغوش میں جا چکا تھا۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب طاہرہ اور ارباز شاہ حیات کی طبیعت معلوم کرنے اس کی کمرے میں داخل ہوئے تھے اور ان کے پیچھے باقی گھر والے بھی آ رہے تھے سمیرہ حیات کہ لئے ناشتہ کی ٹرے لیتی ہوئی سب سے پیچھے تھی۔

"تایا جان اگر شاہزین اندر ہو تو پلیز اسے کہیے گا باہر آ کر مجھ سے بات کرے ایک ضروری کام ہے۔"

ابراہیم نے آگے بڑھتے ار باز شاہ کو مخاطب کیا تھا۔

وہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے تھے شاہزین اور حیات دونوں گہری نیند سو رہے تھے

طاہرہ اور ار باز شاہ اندر داخل ہوتے ہی مسکرائے تھے۔

"شاہزین پوری رات یہی بیٹھا رہا ہے؟"

بلال شاہ کی آواز پیچھے سے آئی تھی۔"

"یا اللہ بچا پوری رات جاگتا رہا ہے اپنی حیات کہ لئے۔"

فاطمہ نے شاہزین کو یوں بیٹھا دیکھ بولا تھا جب ہی شاہزین اور حیات دونوں کی آنکھ کمرے

میں چند آوازیں گونجنے کہ باعث کھلی تھیں۔

"آپ لوگ سب۔۔۔"

شاہزین نے سب کو دیکھ کر فوراً ہی گڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"زین آپ پوری رات میرے لئے خوار ہوتے رہے ہیں۔"

حیات نے گھر والوں کو دیکھا تھا اور پھر زین کو یوں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"رکو حیات میں ہیلپ کرتا ہوں۔"

شاہزین حیات کو اٹھتا دیکھ فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا تھا اور اسے سہارا دے کر اب بٹھا چکا تھا۔

"شاہزین جاؤ چینج کر لو فریش ہو جاؤ تم حیات کہ پاس ہم سب بیٹھتے ہیں جب تک تم نے کل سے چینج تک نہیں کیا۔"

ارباز شاہ شاہزین کی طرف آئے تھے۔

"جی پاپا بس ٹیمپریچر چیک کر لو ڈاکٹر نے کہا تھا صبح چیک کر کے انہیں بتانا ہے دوبارہ۔"

شاہزین سائیڈ ٹیبل سے ٹیمپریچر نکالنے ہی لگا تھا۔

"یہاں سے کوئی بھی کر لیگا چیک شاہزین۔"

ارباز شاہ نے اس کے بازوں تھپتھپایا تھا۔

"پلیز پاپا بس پانچ منٹ لگے گے مجھے اطمینان ہو جائے گا۔"

شاہزہن ٹیمپریچر نکال چکا تھا۔

"زین پلیز آپ جا رہے ہیں اپنے روم میں فریش ہو جائے چینج کر لیں آپ یہاں سب ہے کوئی بھی چیک کر لیگا۔"

حیات نے حکمیہ انداز میں کہا تھا اور شاہزین اثبات میں سر ہلا کر ابراہیم کے ہاتھ میں تھرمامیٹر پکڑاتا ہوا آنکھوں کے اشاروں سے اسے چیک کرنے کا کہہ کر باہر جا چکا تھا۔

"حیات اس جادوں کا نام تو بتاؤ جو تمہاری بات سنتے ہی شاہزہن پر ہو جاتا ہے؟"

ارمان مسکراتا ہوا بیڈ کے کونے پر بیٹھا تھا ارمان کی اس بات پر سارے گھر والے مسکرائے تھے۔

"یہ جادوں نہیں ہے بیٹا یہ محبت ہے آج کہ زمانے میں بہت نایاب ہے ایسی محبت جو یہ دونوں ایک دوسرے سے کرتے ہیں بے غرض محبت ملنا خوش نصیبی ہوتی ہے اور یہ دونوں بہت خوش نصیب ہیں بس اللہ پاک ان کو ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا رکھے ایک دوسرے کے ساتھ۔"

سمیرہ کی بات پر سب نے آمین کہا تھا۔

دوپہر کا وقت تھا شاہزین نے حیات کے سر پر لگی بینڈیڈ ہٹا کر دوسری لگائی تھی۔

"حیات مجھے ایک ضروری کام سے کچھ دیر کہ لئے باہر جانا ہے آدھا گھنٹہ لگے گا بس ٹھیک ہے ریسٹ کرو اب ویسے بھی صبح سے بیٹھی ہوئی ہو اب سو جاؤ تھوڑا۔"

شاہزین نے موبائل اپنی جیب سے نکالتے ہوئے بولا تھا۔

"زین آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟"

حیات نے شاہزین کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا ہونے سے روکا تھا۔

"ایسے کیوں سوچ رہی ہو حیات ؟"

شاہزہن کہ لئے یہ سوال غیر متوقع تھا۔

"آپ کہ منع کرنے کہ بعد بھی میں گھنٹوں بارش میں بھیگتی رہی اور اس حال میں پہنچ گئی آپکی بات نہیں مانی اس لئے۔"

حیات نے نظریں جھکائی تھی۔

"حیات میں ناراض نہیں ہوں بس کل ڈر گیا تھا بہت زیادہ میں تمہیں ڈھونڈ رہا تم نہیں مل رہی تھی اور پھر چھت پر تم بے ہوش تھی تمہارے سر سے خون نکل رہا تھا تم آنکھیں نہیں کھول رہی تھی حیات زین کہ بلانے پر بھی اسے جواب نہیں دے رہی تھی تم میرے سامنے تھی مگر مجھ سے بات نہیں کر رہی تھی میں ڈر گیا تھا بہت ڈر گیا تھا۔"

شاہزین نے نرمی سے حیات کو چہرہ اونچا کیا تھا۔

"آئی ایم سوری زین آئندہ نہیں ہو گا۔"

حیات نے بھیگتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

" بلکل نہیں ہو گا ایسا آئندہ حیات میں گھر میں سب کو بتا چکا ہوں کہ وہ تمہیں چند منٹ سے زیادہ بارش میں نہیں بھیگنے دینگے وہ بھی جب میں گھر پر ہو اور میرے بغیر تم بارش میں نہیں بھیگو گی چاہے جو ہو جائے تمہاری ہیلتھ کو لے کر میں کسی قسم کا کومپرومائز نہیں کر سکتا مائے لو چاہے تمہیں میرا یہ فیصلہ بڑا لگے مگر اس معاملے میں شاہزین حیات کی نہیں سنے گا آئی ایم سوری۔"

شاہزین نے آرام سے اپنی پوری بات کہی تھی۔

" یہ بہت زیادہ نہیں ہے زین؟"

حیات نے معصومیت بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

" بلکل بھی نہیں یہ میں نے تمہاری بارش کے لئے محبت دیکھ کر طے کیا ہے ورنہ میں تمہیں صرف بارش دور سے دیکھنے کی اجازت دیتا کل کے واقعے کہ بعد۔"

شاہزین نے حیات کا چہرہ دیکھے بنا کہا تھا۔

"زین۔"

حیات کالہجا منت بھرا تھا۔

"حیات پلیز فلحال اس ٹاپک کو اینڈ کرتے ہیں ٹھیک ہے تم سمجھ جاؤ گی تم جانتی ہوں کہ تمہارے معاملے میں کتنا کنسرن ہوں تو ابھی ریسٹ کرو پر وپر لی ٹھیک ہو جاؤ پیپرز ہیں تمہارے اس پر دھیان دو ٹھیک ہے یہ بات اس وقت زیرِ بحث نہیں ہونی چاہیے۔"

شاہزین نے سمجھانے کہ انداز میں بولا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے زین فلھال ہم اس پر بات نہیں کرتے آپ جائے آپکو دیر ہو گئی ہے ویسے بھی۔"

حیات کو اچانک ہی یاد آیا تھا کہ وہ کہی جا رہا تھا۔

"اوکے ٹیک کیئر کچھ چاہیے ہو تو مجھے کال کر دینا۔"

شاہزین نے مسکرا کر جواب دیا تھا جس پر حیات نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

سارہ دو دن بعد آج یونیورسٹی آئی تھی چھٹی کا وقت قریب ہی تھا جب اس کا موبائل بجا تھا۔

"اسلامُ علیکم نوفل۔"

فون اٹھاتے ہی سارہ نے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام سارہ ہاؤ آر یو؟"

سامنے سے جواب کہ ساتھ دوسرا سوال آیا تھا۔

"آئی ایم ٹو ٹلی فائن ناؤ۔"

www.novelsclubb.com

سارہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ڈیٹس گریٹ یونیورسٹی میں ہوا بھی؟"

نوفل نے پیچھے سے آتی آوازوں کو جانچتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جی۔"

سارہ نے جواب دیا تھا۔

"لنچ کریں ساتھ اگر تمہارے پاس ٹائم ہو تو؟"

نوفل نے بنا کسی تمہید کے پیشکش کی تھی۔

"لنچ کیوں خیریت؟"

سارہ کو تجسس ہوا تھا۔

"ہاں خیریت ہی ہے دراصل میری ایک بہت بڑی ڈیل آج فائنل ہوئی ہے تو سوچا کہ سیلیبریٹ کیا جائے اسے کسی دوست کے ساتھ۔"

نوفل نے الفاظ کو سوچتے ہوئے جوڑا تھا۔

"دوست کے ساتھ تو پھر مجھے کال کیوں کی جہاں تک مجھے یاد آرہا ہے ہماری تو اب تک دوستی ہوئی ہی نہیں."

سارہ نے ایک ایک الفاظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں میں جانتا ہوں اسی لئے تو بلا رہا ہوں اب تک نہیں ہوئی پر اب تو ہو سکتی ہے نہ اور مجھے لگتا ہے ہم اچھے دوست ثابت ہونگے ایک چانس دے کر دیکھوں اس بار ناامید نہیں کرونگا آئی پرومس۔"

نوفل نے التجائیہ لہجے میں جواب دیا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن صرف آدھے گھنٹے تک میں واپس چلی جاؤنگی اور زیادہ دور نہیں جائینگے کسی قریب ریسٹورنٹ میں چلے گیں۔"

سارہ اپنے تمام خدشات لاکھ چاہنے کہ بعد بھی نہیں بھلا پائی تھی۔

"تم جہاں کہو گی وہی جائینگے۔"

نوفل نے اس کے اندیشوں کو سمجھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

یونیورسٹی سے وہ آج کچھ دیر جلدی نکل آئی تھی نوفل باہر گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا وہ دونوں سارہ کے بتائے ہوئے ریسٹورنٹ میں پہنچے تھے کھانا آرڈر کر چکے تھے۔

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے یہاں تمہاری؟"

نوفل نے پانی کا گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں اچھی چل رہی ہے بلکہ یہاں سب بہت کوپریٹیو ہیں ایک دوسرے کی پوری ہیلپ کرتے ہیں۔"

سارہ نے کھلے دل سے جواب دیا تھا۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔"

نوفل نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے تھے۔

"ہاں اور ابھی نیکسٹ منتھ کراچی بھی جانا ہے حیات اور شاہزین کی شادی پر جب تک ریمینگ اسائنمنٹز کلئیر کرنے ہیں تاکہ آرام سے وہاں انجوائے کر سکوں انکی شادی کہ ساتھ ارمان اور ارسلان کا بھی نکاح ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"واو کونگریٹولیشنز یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے۔"

نوفل اس بات پر دل سے مسکرایا تھا۔

"ہاں کافی وقت بعد اس گھر میں اتنی ساری خوشیاں ساتھ آرہی ہے بس ٹھیک سے ہو جائے میں نے تو سوچا ہے کہ حیات کہ لئے کچھ یہاں سے بھی شاپنگ کر لونگی اور باقی

سب کہ لئے بھی کچھ نہ کچھ لے لو نگی مگر مجھے اندازا ہی نہیں ہے کہ کس جگہ اچھے کپڑے وغیرہ ملتے ہیں یہاں۔"

سارہ کا لہجہ اختتام میں افسردہ ہوا تھا۔

تو اس میں کیا بڑی بات ہے یار میں تو بچپن سے یہاں رہا ہوں میرے ساتھ چلنا جب تمہیں جانا ہو بس ایک دن پہلے بتا دینا تا کہ میں فری رہوں۔"

نوفل نے مسئلے کا حل بتایا تھا۔

"تم بچپن سے یہاں رہے ہو؟"

سارہ کو حیرت ہوئی تھی۔

"ہاں کراچی میرا آنا جانا لگا رہتا ہے وہاں پر بھی ہمارا گھر ہے کام کہ سلسلے میں وہاں کافی جاتا ہوں لیکن میری کمپنی کی مین برانچ یہاں پر ہے جسے میں دیکھتا ہوں کراچی میں دوسری برانچ ہے جو مینیجر سمنبھالتے ہیں۔"

نوفل نے وضاحت کی تھی۔

"اچھا مجھے نہیں پتہ تھا۔"

سارہ نے آبرو اچکائے بولا تھا۔

"اچھا اب تو پتہ چل گیا نہ تو پھر مجھے بتا دینا کب جانا ہے میں ریڈی رہو نگا۔"

ان کی باتوں کے دوران ہی ایک ویٹر ٹیبل پر کھانا رکھ کر گیا تھا۔

"لیکن تم کیسے چل سکتے ہو تمہیں تو بہت کام ہوتے ہونگے نہ۔"

سارہ نے اندازہ لگایا تھا۔

"اپنی دوست کہ لئے کچھ وقت نکال سکتا ہوں۔"

اس بات پر وہ دونوں مسکرائے تھے۔

"ٹھیک ہے لیکن ابھی نہیں کچھ ڈیز بعد میں بتا دونگی۔"

"ٹھیک ہے چلو اب لنچ کرتے ہیں ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا اس دن کی طرح۔"

نوفل نے مسکراتے ہوئے بولا تھا اس پر سارہ بھی مسکرا دی تھی اور اب وہ دونوں کھانے سے لطف اندوز ہونے لگے تھے۔

دن گزرتے چلے گئے تھے حیات کے امتحانات مکمل ہو چکے تھے اور اب سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے سارہ بھی یہاں آچکی تھی اور سب نے پرانی باتیں بھلا کر اسے خوش آمدید کیا تھا گھر کی تمام لڑکیاں ابراہیم کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی سب اپنی اپنی شاپنگ میں مصروف تھے۔

"مشایم یہ ڈریس لو ریڈ کلر میں بہت اچھا لگے گا تم پر۔"

ابراہیم مشایم کے پیچھے کھڑا اسے مشورہ دے رہا تھا۔

"نہیں ابراہیم یہ بہت شاکنگ ہے اور ہیوی بھی عجیب لگے گا۔"

مشایم نے اس ڈریس کو غور سے دیکھا تھا۔

"تو گھر کی تقریب ہے اتنا بڑا فنکشن ہے پہن لینا اور ویسے بھی یہ ڈریس بہت پیارا ہے بہت سوٹ کرے گا تم پر بس تم یہی لے رہی ہو پلیز نہ یار۔"

ابراہیم مشایم کو ڈریس لینے پر اسرار کر رہا تھا جب ہی پیچھے سے حیات آئی تھی۔

"مشایم صحیح کہہ رہے ہیں ابراہیم آپ پر یہ بہت سوٹ کرے گا کلر اور بہت پیارہ ڈریس ہے مجھے آپ اپنی بہن کہتی ہے نہ تو اب بہن کی شادی پر آپ اس طرح کے ڈریس نہیں پہنے گی تو کب پہنے گی پلیز لے لے بہت اچھا ہے یہ ڈریس۔"

حیات نے آکر ابراہیم کا ساتھ دیا تھا۔

"دیکھو اب دلہن خود تمہیں فورس کر رہی ہے اب تو لے لو۔"

ابراہیم نے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"اچھا بھئی ٹھیک ہے لے لیتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے میں پیک کرواتا ہوں تم لوگ باقی دیکھ لو جو لینا ہو۔"

ابراہیم مسکراتے ہوئے اب انہیں پیک کرنے کا کہہ رہا تھا۔

"مشایم آپ سارہ کی ہیلپ کرواسے سینڈلز سمجھ نہیں آرہے کوئی میں جب تک جیولری اٹھانے کا کہا تھا سامنے والی شاپ سے چاچی جان نے میں وہ لے لیتی ہوں۔"

حیات اب شاپ کی طرف بڑھی تھی اور اپنے بیگ سے رسید نکال کر انہیں دے رہی تھی دکاندار رسید لے کر جیولری نکال رہا تھا جب پیچھے سے ایک کسٹمر کہ داخل ہوتے ہی وہاں کھڑے ایک آدمی نے ایک سیٹ کاؤنٹر پر رکھا تھا ایک خوبصورت سا ڈائمنڈ سیٹ جو حیات کی پسند کے مطابق تھا حیات کو وہ سیٹ بہت پسند آیا تھا۔

"کیا میں یہ سیٹ دیکھ سکتی ہوں۔"

حیات اس سیٹ کو دیکھ کر خود کو روک نہیں پائی تھی۔

"اپنی چیز ٹرائے کرنے سے پہلے بھی بھلا کسی کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے کیا؟"

پیچھے سے آواز آئی تھی وہی مانوس سی آواز جسے وہ بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی سامنے پڑے شیشے میں ایک چہرہ ابھرا تھا دونوں کی نگاہیں ملی تھیں اور یکدم مسکراہٹ دونوں کے لبوں پر پھیلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زین آپ یہاں؟"

حیات اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی تھی۔

"جی میں نے یہ سیٹ آرڈر کیا تھا تمہارے لئے آج ویسے بھی لینے آنا تھا گھر کال کی تو پتہ چلا تم سب یہی آئے ہوئے ہو تو میں ڈائریکٹ آگیا۔"

شاہزین حیات کے برابر میں آکر رکا تھا۔

"اچھا تو یہ ڈائمنڈ سیٹ آپ نے میرے لئے لیا ہے؟"

حیات اس کے چہرے کی طرف دیکھتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

"بلکل اور کسی کہ لئے لینے کی گستاخی کر سکتا ہوں کیا میں؟"

شاہزین مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"مگر آپ نے یہ سیٹ کیوں لیا زین؟"

حیات نے اس قیمتی سیٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کچھ ڈیز پہلے میٹنگ کہ لئے اس مال میں آیا تھا جب یہ جیولری پیس پر نظر پڑی تھی اور یہ بلکل ایسا تھا جیسا تمہیں پسند ہے تو میں نے آرڈر کر دیا اور ویسے بھی تمہارے لئے کچھ خریدنے کہ لئے مجھے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے مائے لو۔"

شاہزین اب وہ نیکلیس باکس سے نکال کر حیات کو پہنا رہا تھا۔

"یہ بہت خوبصورت ہے زین سچ میں آئی ایم لونگ اٹ۔"

حیات شیشے میں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ سے نیکلیس کا چھو رہی تھی۔

"ہاں اب واقعی بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔"

حیات شیشے میں عین اس کے پیچھے کھڑے اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

وہ لوگ ساری جیولری لے کر باتیں کرتے ہوئے باہر نکل رہے تھے جب ابراہیم اور مشایم بھی ان کے پاس پہنچے تھے۔

"شاہزین تم کب آئے؟"

ابراہیم کو اسے دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔

"تھوڑی دیر پہلے آیا بس اور آتے ہی حیات دکھ گئی تو اسی کہ پاس چلا گیا۔"

شاہزین نے موبائل پر نظر ڈال کر اسے جیب میں ڈالا تھا۔

"ہاں بھئی اگر آتے ساتھ حیات نہ بھی دکھتی تو بھی تم اسے ڈھونڈ کر اسی کہ پاس جاتے یہاں تو تمہارا دل ہی نہیں لگتا۔"

ابراہیم شرارتی لہجے میں بول رہا تھا پیچھے سے سارہ چلتی ہوئی آرہی تھی جب جیولری شاپ پر سامنے لگے ایک بریسلیٹ کو دیکھ کر وہ رکی تھی۔

"یہ تو وہی بریسلیٹ ہے....."

"سارہ سب کے لئے تم نے لے لیا ہے کچھ نہ کچھ تمہیں نہیں خریدنا کچھ۔"

ابراہیم چلتے چلتے رکا تھا۔

"ابھی تو لیا ہے میں نے ایک ڈریس اور باقی وہاں پر بہت سی شاپنگ مما اور باقی سب کر چکے ہے اور شادیوں کے ڈریس ویسے بھی دوبارہ نہیں پہنے جاتے ایکسٹرا ڈریس لے کر کیا کرو نگی۔"

سارہ بھی چلتے چلتے رکی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے یہ بھی چلو جیولری دیکھ لو اپنے لئے کچھ۔"

نوفل آگے بڑھتا ہوا جیولری شاپ کی طرف بڑھا تھا۔

"نہیں یار جیولری کا پورا کلیکشن ہے میرے پاس فلحال کسی چیز کی نیڈ نہیں ہے سب کی میچنگز موجود ہے۔"

سارہ بھی اس سے قدم ملانے کی کوشش کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اچھا چلو تو اندر۔"

وہ دونوں چلتے ہوئے شاپ میں داخل ہوئے تھے۔

"یہ بریسلیٹ بہت اچھا ہے تم پر اچھا لگے گا پیک کر دو یہ پلیز۔"

اندر داخل ہوتے ہی اسے ایک بریسلیٹ دکھا تھا اور اس نے فوراً پیک کروایا تھا۔

"نوفل یہ بہت اچھا ہے مگر مجھے نہیں چاہئے فلحال۔"

سارہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"تمہیں نہیں چاہیے مگر مجھے دینا ہے اٹس یور گفٹ فروم می۔"

نوفل نے پیمنٹ کے لئے کارڈ آگے بڑھایا تھا۔

"گفٹ مگر کیوں؟"

www.novelsclubb.com

سارہ کو حیرت ہوئی تھی۔

"کیونکہ یہ تم پر سوٹ کرے گا مجھے اچھا لگا اور میرا دل چاہا کہ میں یہ خرید لو تمہارے لئے اس لئے بس لے لیا ہر چیز کی وجہ ہونا لازم تو نہیں ہے نہ۔"

نوفل بریسلیٹ کی شاپر لیتے ہوئے آگے بڑھا تھا اب وہ دونوں چلتے ہوئے کیفیٹیریا کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"مگر مجھے اچھا نہیں لگ رہا پلیز یہ تم رکھ لو کسی اور کو دے دینا۔"

سارہ نے انکار کرتے ہوئے کہا تھا۔

"اگر تمہیں اب تک مجھ پر بھروسہ نہیں ہوا تو ٹھیک ہے مت لو اور جہاں تک بات ہے کسی اور کو دینے کی تو میری لائف میں کوئی ایسی عورت نہیں ہے جس کے لئے میں نے آج تک دل سے کچھ لیا ہو میری مما تو جب میں بہت چھوٹا تھا تب ہی ڈیڈ سے ڈائیورس لے کر اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ چلی گئی تھی آج کافی سال بعد خود سے کسی کہ لئے کچھ لینے کا دل چاہا تو بس لے لیا اس کے پیچھے کوئی مقصد نہیں تھا میرا پھر بھی آئی ایم سوری۔"

نوفل کے لہجے میں تکلیف تھی جسے سارہ نے محسوس کیا تھا کیونکہ اس نے پہلی دفعہ بات کرتے ہوئے نظریں چرائی تھیں۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا نوفل بلکہ مجھے یہ بریسلیٹ سچ میں بہت اچھا لگا تھا اور تم نے خرید لیا ڈائریکٹ تو میں نے سوچا ایک دو دفعہ منع کرتی ہوں پھر لے لو نگی مگر تم نہیں دینا چاہتے تو ٹھیک ہے۔"

سارہ نے اس کا موڈ بہتر کرنے کی کوشش کی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا اور اسے مسکراتا دیکھ سارہ بھی مسکرائی تھی۔

"اچھا یہ پہن کر تو دکھاؤ کیسا لگ رہا ہے مجھے دیکھنا ہے۔"

نوفل نے بریسلیٹ کا باکس کھولتے ہوئے اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"یہ بہت پیارا ہے۔"

سارہ بریسلیٹ پہن کر اپنی کلائی گھماتی ہوئی دیکھ رہی تھی۔

"ہاں یار سچ میں بہت پیارا لگ رہا ہے۔"

نوفل نے سارہ کی کلائی پر غور سے دیکھا تھا۔

"سارہ تم بہت اچھی ہو جب جب میں تمہارے ساتھ ہوتا ہوں مجھے ایک الگ خوشی محسوس ہوتی ہے بہت اچھی وائبز آتی ہیں سچ میں۔"

نوفل کافی کو گھونٹ بھرتے ہوئے بول رہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے آج کہ لئے اتنا کافی تھا بہت مکھن لگالیا اب چلو دیر ہو رہی ہے۔"

سارہ بولتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔

"آرے یہ مکھن نہیں ہے سچ بول رہا ہوں اچھا یہ بیگز تو دو میں اٹھاتا ہوں چھوڑو۔"

نوفل سارہ کے ہاتھ سے بیگز لیتا ہوا بول رہا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے باتیں کرتے راستہ گزر رہا تھا۔

"تم دو دن میں کراچی جا رہی ہو نہ؟"

نوفل نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں نہ کچھ ہی ڈیز میں فنکشنس سٹارٹ ہو جائے گے میرا تو دل کر رہا ہے ابھی آڑ کر چلی جاؤ سب وہاں بہت انجوائے کر رہے ہے تمہیں پتہ ہے روز رات وہ لوگ سارے جمع ہو کر لاؤنج میں بہت مزے کرتے ہے اور میں یہ سب مس کر رہی ہوں۔"

سارہ کھلکھلاتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"وہاں جا کر تمہیں یہ سب یعنی تمہارے دوست تمہاری پھوپھو اور باقی سب یاد آئے نگے نہ؟"

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ پوچھنا کیا چاہ رہا تھا۔

"ہاں مگر زیادہ نہیں پھوپھو بھی میرے ساتھ چل رہی ہیں کراچی شادی میں شرکت کے لئے اور کسی سے اتنی زیادہ گہری دوستی ہے نہیں میری یہاں کہ مجھے شادی کہ گھر میں ساری مستیوں اور کاموں میں وہ سب یاد آئے۔"

سارہ کا انداز سرسری سا تھا۔

"اور میری؟"

نوفل کہ منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی یہ الفاظ نکلا تھا۔

"تمہاری کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

سارہ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی یہ سمجھ کر انجان بننا چاہ رہی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی اسی دوران گاڑی رکی تھی وہ بنا جواب دیئے اتری تھی وہ ایک قدم آگے بڑھ کر پھر واپس مڑی تھی اسے مڑتا دیکھ نوفل نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تھا۔

"فارغ ٹائم میں شاید کبھی ایک آدھ بار یاد آجاؤ تم ویسے تو کوئی چانس نہیں ہے۔"

سارہ شرارتی لہجے میں بولتی ہوئی مسکرا رہی تھی اور اس بات پر نوفل بھی مسکرایا تھا اور سارہ کے اندر جانے تک وہ مسکراہٹ ایسے ہی برقرار رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا سارہ یہاں آجاؤ۔"

حیات کی آواز پر سارہ خیالوں سے باہر آئی تھی اور انکی طرف بڑھی تھی وہ سب شاپنگ کے بعد آئس کریم کھا کر گھر گئے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

دن بھاگتے چلے جا رہے تھے نکاح کا فنکشن شروع ہونے میں کچھ دیر باقی تھی فنکشنز کچھ اس طرح ترتیب دیے گئے تھے کہ سب کا نکاح دوپہر کو لاؤنج میں رکھا گیا تھا ساری تیاریاں وہاں کی گئی تھی اور شاہزین اور حیات کی رخصتی رات کو ہال سے ہونی تھی جہاں

بڑا فنکشن ارینج کیا گیا تھا اور اس کے دو دن بعد ہی ولیمے کا پروگرام رکھا گیا تھا نکاح کہ لئے سب نے سنہری اور سفید رنگ کے کپڑے بنوائے تھے تینوں دلہنوں کے لئے سنہری رنگ کے ایک جیسے دوپٹے لئے گئے تھے جبکہ حیات نے گھیر دار ٹخنوں تک آتا فراک بنوایا تھا جس پر سفید چوری دار پجامہ تھا زینب نے گھٹنوں تک آتا فراک اور گرارہ پہنا ہوا تھا اور طوبہ گھٹنوں تک آتی قمیض پر کھلا پائنچے والا ٹراؤسر پہنے ہوئے تھی وہ تینوں ہی اپنے اپنے پسند کے جوڑوں میں خوبصورت لگ رہی تھیں ارمان اور ارسلان نے سفید کرتا شلوار پر سنہری واسکٹ پہن رکھے تھی جس میں سفید لائنز آتی تھی اور شاہزین نے سفید کرتا شلوار پر سنہری رنگ کی شال اور سنہری کف لینگز لگائے ہوئے تھے تینوں ہی اپنے اپنے انداز میں جیل سے بال سیٹ کئے انتہائی پرکشش شخصیات لگ رہے تھے سب لاؤنج میں پہنچ چکے تھے دلہوں اور دلہنوں کو انکی مخصوص جگہوں پر بٹھا دیا گیا تھا بیچ میں ایک پردہ تھا جس کی وجہ سے وہ لوگ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ پا رہے تھے کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا تھا ایک ایک کر کے سب کا اور قبول ہے کہ ساتھ ہی تالیوں کی گونج چاروں طرف پھیلی تھی سب ایک دوسرے کے گلے لگ کر مبارکباد دے رہے تھے

ارمان،ارسلان اور شاہزین بیچ میں لگے پردے کو ہٹاتے ہوئے اپنی اپنی دلہنوں کے برابر میں بیٹھ چکے تھے شاہزین نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بہت احتیاط کے ساتھ حیات کا گھونگھٹ ہٹایا تھا کیمرہ مین انکے اس پل کو کیمرے میں قید کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"نکاح مبارک ہو حیات شاہزین شاہ۔"

شاہزین نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"آج سے میرا خود کی زندگی پر کوئی حق نہیں رہا آج سے میں اپنا آپ تمہیں سونپتا ہوں۔"

شاہزین نے حیات کے چہرہ کو انگوٹھوں کے پوروں سے سہلاتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر سبط کی تھی اور اس وقت حیات اور شاہزین مکمل ہو گئے تھے۔

زینب اور طوبہ کی منہ دکھائی کے بعد سب مہمان رات کے فنکشن کی تیاریوں میں لگ چکے تھے کچھ ہی دیر میں ساری لڑکیاں پارلر کے لئے نکل چکی تھیں دیکھتے ہی دیکھتے تقریب کا وقت ہو چکا تھا تمام گھر والے شادی لان پہنچ چکے تھے انتہائی خوبصورتی سے ہر چیز سجائی گئی تھی ڈرونز کے ذریعے ریکارڈنگز ہو رہی تھی فوٹو گرافر بھی اپنے کاموں میں

مصروف تھاارسلان تمام لڑکیوں کو پارلر سے لے آیا تھا شاہزین کے منع کرنے کی وجہ سے اس نے حیات کا انتظار نہیں کیا تھا وہ حیات کو خود لینے جانا چاہتا تھا۔

"زین میں ریڈی ہو گئی ہوں آپ آجائیں یہ کسی کو بھیج دیں لینے۔"

حیات کا میسج اسکرین پر چمکا تھا اور وہ فوراً ہی گاڑی نکال کر اسے لینے پہنچا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ پارلر کے باہر کھڑا تھا اور اس کے کال کرنے کہ بعد حیات باہر آئی تھی شاہزین اس ساکت کھڑا بنا آنکھیں جھپکائے دیکھے جا رہا تھا چند سیکنڈز میں اب وہ شاہزین کہ بلکل سامنے کھڑی اسے کسی خوبصورت خواب کی مانند لگ رہی وہ پلکیں نہیں جھپکا رہا تھا اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کی پلکیں جھپکانے پر یہ منظر ہوا میں کہیں تحلیل نہ ہو جائے کچھ دیر یوں ہی گزری تھی جب دونوں کے سحر کو ایک موبائل ٹیون نے توڑا تھا یہ شاہزین کا موبائل تھا جس پر ارباز شاہ فون کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"شاہزین کدھر ہو تم لوگ کب تک پہنچو گے؟"

"پاپا بس نکل رہے ہیں پہنچ جائینگے کچھ دیر میں۔"

شاہزین نے بولتے ہوئے فون کاٹا تھااور حیات کے لئے گاڑی کادروازہ کھول کراسے اندر بیٹھایا تھااور بہت ہی احتیاط سے اس کالہنگااندر سیٹ کیا تھا جس کی گھیر زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ گاڑی میں سماں نہیں پارہا تھاراستہ یوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے کٹ گیا تھاالفاظ آج ان دونوں کاساتھ چھوڑ گئے تھے خوشی تھی کہ دل اچھل اچھل کر باہر آنے کو تیار تھا زبان تھی جوالفاظ ادا کرنے کو تیار نہ تھی نگاہیں تھی جوایک دوسرے کہ علاوہ کچھ دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی تھی آج یہ خوشی لبوں سے زیادہ آنکھوں میں دکھائی دیتی تھی ان کے چہرے دیکھ کراندازاہوتا تھا کہ آج انہیں ایک دوسرے کی دنیامیں موجود سالوں پہلے خریدی گئی جگہ پر رہائش کالائسنس مل جائے گا آج ان کے لئے دنیا کی ہر شے سے زیادہ ضروری ایک دوسرے کی نگاہوں میں اپنا عکس تلاش کرنا تھاجو آج پہلے سے زیادہ آسان تھاآج وہ عکس مکمل تصویر کی طرح انکے سامنے تھی ہال میں پہنچ کر وہ دونوں گاڑی سے باہر اترے تھے جب ہی گھر والے باہر آئے تھےاوران دونوں کو دیکھ کر وہاں موجود ہر شخص کی زبان سے ماشاءاللہ ضرور نکلا تھاوہ لوگ اندر قدم رکھ چکے تھے ایک دوسرے کا ہاتھ یوں تھامے جیسے کوئی تیز طوفان بھی نہ الگ کر پائے شادی لان میں لگی بڑی سی

اسکرین پر انکا چہرہ نمایاں ہونے لگا تھا انکے اندر آنے کہ اور آس پاس ہوتی آتش بازی کا منظر وہاں دکھایا جارہا تھا ہر کسی کی نگاہیں ان دونوں پر ٹکی تھی جو وہاں موجود ہر نظر کو حیران کر رہے تھے حیات مکمل طریقے سے لال لہنگے میں ملبوس تھی جس پر کام بھی لال رنگ سے کیا گیا تھا لہنگا بہت بھاری تھا اور پیچھے تک پھیلایا گیا تھا جیولری اور میک اپ نے اس جوڑے کو چار چاند لگائے تھے جبکہ شاہزین نے سیاہ رنگ کی شیروانی پہلی تھی جس پر سنہری کام تھا اور سیدھے ہاتھ طرف سینے پر ایک خوبصورت سا بروچ لگایا گیا تھا اور سیاہ رنگ کا تربن پہنے ہوئے وہ دونوں لوگوں کی نظروں پر کچھ پل کے لئے چھائے جارہے تھے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ لوگ اب اسٹیج پر پہنچ چکے تھے ہال میں لائٹس کھل چکی تھیں رسم شروع ہوئی تھی اور پھر ایک کہ بعد ایک سب ان سے ملنے آرہے تھے حیات نوفل اور اس کے والد کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہ لوگ بھی وہاں موجود تھے ارباز شاہ اور باقی لوگ بھی کھلے دل سے ان دونوں سے ملے تھے کیونکہ شام میں ہی شاہزین نے گھر والوں سے بات کی تھی کہ اس نے نوفل کو فیملی کہ ساتھ شادی میں انوائٹ کیا ہے اور پہلے

ہونے والی ساری باتیں بتائیں تھی جس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا مگر حیات سے وہ بات نہیں کر پایا تھا وہ ان دونوں سے مل کر گفٹ دیتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔

"زین انہیں آپ نے انوائٹ کیا تھا؟"

حیات حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں میں نے کیا تھا ہماری اس کے بارے میں کبھی بات ہی نہیں ہوئی اس لئے میں بتانا بھول گیا تمہیں۔"

شاہزین نے اس رات ہونے والا واقع حیات کو بتایا اور اس نے بعد نوفل کی کمپنی میں اپنی عمل دخل سے بھی آگاہ کیا۔

"چلو یہ تو اچھی بات ہے اگر وہ معافی مانگ رہا ہے تو ہمیں موقع دینا چاہیے میں تو پہلے ہی اسے معاف کر چکی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

حیات نے پوری بات سمجھ کر اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"ہاں مگر ایک اور بات ہے۔"

شاہزین نے تمہید باندھی تھی۔

"کیا بات ہے زین؟"

حیات پوچھنے ہی لگی تھی جب اسٹیج پر لڑکیوں کی فوج آئی تھی اور اب وہ لوگ تصاویر بنانے میں مصروف تھیں"

"بعد میں بات کرینگے اس بارے میں ہم۔"

شاہزین نے ایک ساتھ اتنے ساری لڑکیوں کو آتے دیکھ اسے جواب دیا تھا۔

ساری لڑکیاں گھیرا بنا کر انکے آس پاس کھڑی ہو چکی تھی باقی گھر والے بھی اسٹیج پر آئے تھے سارہ، زینب، طوبہ اور منہل ان سب میں آگے کھڑی تھیں ان کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں دودھ کا گلاس رکھا ہوا تھا۔

"شاہزین بھائی تو پھر تیار ہیں آپ دودھ پلائی کی رسم کے لئے؟"

طوبہ کھلکھلاتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یعنی اپنی جیب کھالی کرنے کہ لئے۔"

زینب نے قہقہہ لگایا تھا۔

"ہاں بھئی اب سالیوں کا تو حق ہوتا ہے کیوں شاہزین؟"

سارہ بھی ایک قدم آگے آئی تھی۔

"ہاں حق تو ہوتا ہے تو پھر کہیے کتنا لوٹنا چاہ رہی ہیں آپ لوگ اپنے بھائی کو؟"

شاہزین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"شاہزین ان سے کیا پوچھ رہے ہیں دے دو بس دس بیس روپے ان کے لئے کافی ہونگے۔"

ارمان شاہزین کے صوفے کے پیچھے سے نمودار ہوا تھا۔

"کیوں ہمیں اپنی طرح بھکاری سمجھا ہے؟"

طوبہ نے ابرو اچکاتے ہوئے بولا تھا جس پر ایک قہقہہ بلند ہوا تھا۔

"نہیں تم لوگوں کے چہرے دیکھ کر اندازا لگایا تھا ہم نے۔"

ارسلان بھی ارمان کے برابر آ کھڑا ہوا تھا۔

"پہلے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھو ہماری خوبصورتیوں سے جل کر سرخ ہو چکا ہے۔"

سارہ نے ساری لڑکیوں کو سراہتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں وہی خوبصورتی نہ جو پانی میں جاتے ہی گھل جاتی ہے؟"

ارمان نے طنزیہ جواب دیا تھا۔

"چلو ہماری خوبصورتی پانی لگنے تک تو رہتی ہے اپنی شکلیں دیکھوں تم لوگ تو پانی لگنے سے پہلے ہو یہ بعد میں شکل پر بارہ ہمیشہ بجے رہتے ہیں بلکہ آئینہ میں دیکھ کر بھی ڈر جاتے ہو نا اپنے آپ کو تم لوگ تو؟"

طوبہ نے ارمان کے لہجے میں اسے جواب دیا تھا۔

"ہاں بڑی تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔"

ارسلان کچھ بولنے ہی لگا تھا جب شاہزین نے بات کاٹی تھی۔

"بس کردو تم لوگ بہت لڑ لیا اب چلو بتاؤ کتنے پیسے لوگے مجھے میری بیوی کے ساتھ اکیلا چھوڑنے کہ لئے؟"

شاہزین نے حیات کی طرف ایک نظر دیکھا تھا۔

"اوووو تو انہیں اپنی بیوی کے ساتھ ٹائم سپینٹ کرنا ہے تو پھر اس کے لئے تو ہمیں یہاں سے جانا پڑے گا اور جب ہی جائینگے جب ہمیں دو لاکھ روپے ملیں گے۔"

زینب کے باقی لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"دو لاکھ کیوں لوٹ رہی ہو میرے بھائی کو تم لوگ بھائی دو سو روپے دے دو بس کافی ہو گا۔"

ارمان فوراً ہی بولا تھا۔

"اتنی ساری لڑکیاں ہے ہم لوگ پھر بھی صرف دو لاکھ مانگ رہے ہیں شاہزین بھائی کا خیال کر کے ورنہ پانچ لاکھ سے کم میں تو کام ہی نہیں ہے۔"

طوبہ نے آس پاس کھڑے سب لڑکیوں کو دیکھا تھا۔

"کیا کہتی ہو حیات دے دو؟"

شاہزین نے سوالیہ نظروں سے حیات کو دیکھا تھا۔

"حیات سے کیا پوچھ رہے ہو شاہزین آج آپ کو حیات مل رہی ہے اس خوشی میں دو لاکھ نہیں دے سکتے کیا آپ؟"

سارہ نے شاہزین کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہاں شاہزین حیات کے لئے تو آپ کچھ بھی کر سکتے تھے کل تک اور آج آپ کو وہ مل گئی تو آپ دو لاکھ روپے نہیں دے رہے بس اتنا ہی پیار تھا حیات کہ ملنے کے بعد آپکی محبت ختم ہو گئی؟"

زینب نے طوبہ اور سارہ کو آنکھ ماری تھی۔

"شاہزین میرے بھائی یہ لوگ تجھے اکسا رہے ہیں بھکاوے میں مت آنا۔"

ابراہیم نے شاہزین کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ارمان میری چیک بک اور پین لے آؤ میری گاڑی سے۔"

شاہزین نے حکمیہ لہجے میں کہا تھا۔

"ٹھیک ہے بھائی۔"

ارمان منہ لٹکائے باہر نکلا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ چیک بک اور پین لے کر آیا تھا اور ساری لڑکیاں خوشی سے چہک رہی تھیں۔

"یہ لو۔"

شاہزین نے چیک بنا کر انکی طرف بڑھایا تھا۔

"میں اچھے سے جانتا ہوں کہ مجھے اکسانے کی کوشش کر رہے تھے تم لوگ اور مجھے اس سے کچھ فرق نہیں پڑا میں ویسے بھی تم لوگوں کو دے دیتا جو اماؤنٹ تم لوگ مانگتے حیات کی میری زندگی میں کیا اہمیت ہے وہ میں جانتا ہوں اور دنیا جانے نہ جانے مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا۔"

شاہزین نے حیات کا ہاتھ تھاما تھا اور دونوں کی نظریں ملی تھیں۔

"اووووووو بازی لے گیا میرا چیتا۔"

ابراہیم نے زور سے چیخا تھا اور ارمان اور ارسلان بھی زور زور سے ہوٹنگ کر رہے تھے اور شاہزین کی اس بات پر وہاں کھڑا ہر فرد ہی مسکرایا تھا کیونکہ شاہزین کی حیات کے لئے محبت وہاں کھڑے ہر فرد کو انکی آنکھوں میں دکھتی تھی۔

کچھ گھنٹوں بعد فنکشن ختم ہوا تھا اور اب وہ سب گھر پر پہنچ چکے تھے سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے حیات کو کمرے میں بٹھا کر ساری لڑکیاں جا چکی تھی کچھ ہی دیر میں شاہزین کمرے میں داخل ہوا تھا اور حیات کے پاس جانے بجائے وہ اس ڈرا کے پاس گیا تھا

جہاں بہت سے گفٹس تھے وہ ایک ایک کر کے ٹیبل پر وہ سب رکھ چکا تھا اور پھر حیات کا ہاتھ تھام کر اسے ساتھ لئے صوفے تک لایا تھا اور اسے بٹھا کر خود نیچے بیٹھا تھا۔

"حیات یہ سب تمہارے ہے صرف تمہارے آج سے نہیں برسوں سے اس پر صرف تمہارہ حق تھا اور رہے گا شاہزین کی زندگی پر اس کے وجود پر اس کی ہر ایک چیز پر صرف اور صرف حیات شاہزین شاہ کا حق ہے میرے دل میں تم ایسے مقام پر ہوں جہاں تک کبھی کوئی نہ پہنچ سکتا ہے نہ ہی میں کسی کو وہاں تک پہنچنے کی اجازت دے سکتا کیونکہ وہ جگہ تمہارے لئے بنی ہے تمہارے بغیر یہ دل بند ہو جائے گا تم میری حیات ہو میری زندگی انسان زندگی کہ بغیر نہیں جی سکتا کبھی اور اسی لئے میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتا یہ میں تمہارے لئے لایا تھا۔"

شاہزین نے ایک باکس اپنے کوٹ سے نکالا تھا جس میں وائٹ گولڈ کی ایک پائل تھی وہ اسے اب حیات کے پیروں میں پہنا رہا تھا۔

"زین یہ بہت خوبصورت ہے میں اسے کبھی نہیں اتاروں گی یہ آپکی محبت ہے اور اس محبت کی قید میں ہمیشہ میں رہنا چاہو نگی یہ قید میرے لئے سکون کا باعث ہے میری زندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے بہت شکریہ زین۔"

حیات نے شاہزین کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"آئی ایم بلیسڈ ویتھ بیسٹ۔"

شاہزین حیات کی گود میں سر رکھ چکا تھا اور اپنے ہاتھوں سے اس کی پوئل کو چھو رہا تھا۔

"آپکی محبت نے مجھے مکمل کر دیا زین۔"

حیات اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ سے سہلا رہی تھی اور دوسرا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا جسے شاہزین نے اپنے ہاتھ میں لے کر چوما تھا۔

وقت تھا جو ٹھہر گیا تھا

www.novelsclubb.com

خوشی تھی جو آسمان چھو رہی تھی

ماحول تھا جو پرکشش لگ رہا تھا

خوشبو تھی جو ہر شے مہکا رہی تھی

پھول تھے جو ٹوٹ کر بھی نکھر رہے تھے

آسمان تھا جو انہیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا

روشنی تھی جو انکے وجود سے اٹھ رہی تھی

آسمان تھا جو سیاہ ہو کر بھی چمک رہا تھا

محبت تھی جو انہیں دیکھ کر سرشار ہو رہی تھی

ایک حد تھی محبت کی جو ان پر آ رکی تھی

کچھ تھا جو بے حد تھا

کچھ ہے جو بے حد ہے

کچھ ہو گا جو بے حد رہے گا

وہ "محبت" تھی وہ "محبت" ہے اور وہ "محبت" رہے گی

زندگی تھی جسے ایک دن ختم ہونا تھا

وقت تھا جسے ایک دن گزر جانا تھا

لمحے تھے جنہیں یادیں بن جانا تھا

پر محبت تھی جسے مٹ کر بھی نہیں مٹنا تھا

محبت تھی جسے مر کر بھی زندہ رہنا تھا

محبت تھی جسے روح میں بس جانا تھا

محبت تھی جسے ہر رشتے کو بچانا تھا

کیونکہ "محبت" تھی "محبت" ہے اور "محبت" رہے گی.....

ولیمے کا فنکشن ہو چکا تھا سب گھر آ چکے تھے حیات اور شاہزین کمرے کی بالکنی میں کھڑے چاند کی روشنی میں آسمان پر نظریں جمائے ریلنگ پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے۔

"حیات تمہیں پتہ ہے چاند سے کافی باتیں کرتا رہا ہوں وہ میرا ہر راز جانتا ہے۔"

شاہزین نے چاند پر نظریں جمائے کہا تھا۔

"میں جانتی ہوں زین آپکی ہر بات سے باخبر ہوں میں کافی دفعہ آپکو یہ کرتے دیکھا ہے میں نے۔"

حیات نے شاہزین کی طرف ایک نظر دیکھا تھا۔

"حیات میں تمہاری ہر خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں۔"

شاہزین نے اپنا رخ پھیرا تھا۔

"شاہزین ہر خواہش پوری کر چکے ہیں آپ میری اب کوئی خواہش ہی نہیں بچی۔"

حیات کی نظریں آسمان پر جمی تھیں۔

"تم شہر کے شور سے دور کہیں ایک چھوٹے سے خوبصورت گھر میں جہاں بہت سی ہریالی ہو کوئی شور نہ ہو کوئی موبائل نہ ہو جہاں سے دور سمندر دکھے ٹھنڈی ہوائیں ہو جہاں جس کے قریب گھنا جنگل ہو جہاں تم دن کی روشنی میں جا سکوں ایک جھولا لگا کر وہاں آنکھیں بند کر کے پر سکون ہو سکوں جہاں کوئی ڈر نہ ہو اور جھڑنا بھی بہتا ہو جہاں وہاں تم جانا چاہتی تھیں نہ تم نے بتایا تھا ایک بار."

شاہزین نے ریلنگ پر رکھے حیات کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

"زین آپ کو یاد ہے لیکن ہم جا تو نہیں سکتے ایسی جگہ ہمارے ملک میں تو ممکن نہیں۔"

حیات ایک پل کے لئے خوش ہوئی تھی اور پھر اداس۔

"ہمارا ملک بہت خوبصورت ہے میں وعدہ کرتا ہوں نیکسٹ ویک سے پہلے پہلے میں ایسی کوئی جگہ ڈھونڈ لونگا اور ہم پورے پندرہ دن کے لئے وہاں چلے گے اور اگر ہمارے ملک میں کوئی ایسی جگہ نہیں ملی تو ہم باہر کسی ملک چلے گے جہاں ایسی جگہ ہو مگر میں ضرور لے کر جاؤنگا تمہیں آئی پرومس۔"

شاہزین نے اسے یقین دلایا تھا۔

"زین آپ سچ میں لے کر جائینگے؟"

حیات چہکی تھی۔

"کوئی شک؟"

شاہزین نے اس کے گرد بازوں پھیلائے تھے۔

"نہیں بلکل نہیں مجھے یقین ہے آپ نے کہا ہے تو ہم ضرور جائینگے میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں زین۔"

www.novelsclubb.com

حیات کھلکھلا رہی تھی اور شاہزین کو اس کی یہ مسکراہٹ پر سکون کر رہی تھی۔

"حیات اس دن میں نے نوفل کے بارے میں بتایا تھا نہ۔"

شاہزین کا انداز سرسری تھا۔

"ہاں زین آپ نے کہا تھا بعد میں بتاؤ گے۔"

وہ دونوں اب ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"بزنس ریلیشنز کی وجہ سے میں انہیں انوائٹ تو کرتا ہی مگر شادی سے ایک دن پہلے نوفل نے مجھے بلایا تھا کیفے میں وہ کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔"

وہ دونوں کمرے میں آ چکے تھے۔

"کیا بات کرنا چاہتا تھا وہ؟"

حیات صوفے پر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ سارہ کے لئے رشتہ بھیجنا چاہ رہا ہے۔"

شاہزین اس کے برابر میں کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا

"نوفل مگر کیسے میرا مطلب ہے کہ سمجھ نہیں آئی مجھے یہ بات."

حیات حیران ہوئی تھی۔

"نوفل آسلام آباد میں رہتا ہے اور نوفل کی ملاقات سارہ سے وہی ہوئی تھی اسے افسوس ہے اس نے جو کچھ کیا اور سارہ کو سمجھانے کہ بجائے اس نے اسکا ساتھ دیا جس کی وجہ سے سارہ کو بہت زیادہ سفر کرنا پڑھا ان کی دو تین دفعہ ملاقات ہوئی ہے وہاں وہ چاہتا تھا کہ پہلے مجھ سے بات کرے شادی میں شرکت کرے اپنے فادر کے ساتھ سب سے معافی مانگے اور رشتے تھوڑے سلجھ جائیں اس کے بعد رشتہ بھیجے رشتہ کے بارے میں فلحال اس نے سارہ سے کچھ بات نہیں کی ہے مگر کسی بھی فیصلے سے پہلے میں سارہ سے ضرور پوچھوں گا اور شادی میں اس نے پاپا سے بھی معافی مانگی تھی اور سارے گھر والے اسے معاف کر چکے ہیں وہ لوگ اگلے مہینے رشتہ بھیجنا چاہ رہے ہیں اور نوفل اس سے پہلے سارہ سے خود بات کرے گا اگر راضی ہوئی وہ تو پھر رشتہ بھیجے گا۔"

شاہزین نے ساری بات کھل کر بتائی تھی۔

"یہ تو اچھی بات ہے مگر وہ سارہ کو پسند کرتا ہے یہ صرف پچھتاوے کی بنا پر یہ فیصلہ کیا ہے اس نے۔"

حیات مطمئن نہیں تھی۔

"پہلے مجھے بھی لگا کہ وہ پچھتاوے کی بناپر یہ کر رہا ہے لیکن میں نے اس کی آنکھوں میں سارہ کے کئے محبت دیکھی ہے اور سارہ بھی اسے پسند کرتی ہے اس کا احساس مجھے شادی والے دن ہوا جب نوفل کے اندر داخل ہوتے ہی سارہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور ان دونوں کہ بات کرنے کہ انداز سے اس بات کا اندازہ ہوا مجھے کہ ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہیے اور اگر ایسا کچھ ہوتا بھی ہے تو ہم صرف انگیجمینٹ کرے گے اور پورا اطمینان کرنے کے بعد ہی اس کی شادی کرینگے چاہے جو ہوا پاسٹ میں مگر وہ میرے لئے زینب اور منہل جیسی ہے میں کچھ غلط نہیں ہونے دونگا یقین رکھو۔"

شاہزین نے اسے اطمینان دلایا تھا۔

"مجھے یقین ہے آپ کچھ غلط نہیں ہونے دینگے بس میں چاہتی ہوں اسے وہ سب ملے جو وہ ڈیسرو کرتی ہے لائف میں بہت سفر کیا ہے اس نے غلط راہ پر بھی نکل گئی تھی مگر وہ اب سب ٹھیک کرنا چاہتی ہے تو اس کے ساتھ بھی سب اچھا ہو اور وہ خوش رہے بس۔"

حیات نے شاہزین کے کندھے پر اپنا سر رکھا تھا۔

"سب ٹھیک ہو گا حیات انشاءاللہ۔"

شاہزین نے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تین سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زین یمان کو آپ لے کر گاڑی میں بیٹھے میں بس آرہی ہوں پانچ منٹ میں۔"

حیات مصروف سے انداز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے حیات جلدی آجانا میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔"

شاہزین یمان کو گود میں اٹھائے باہر جا چکا تھا کچھ دیر میں وہ لوگ پارٹی میں پہنچ چکے تھے۔

ایک بڑاسالاؤنج تھا جسے سجایا گیا تھا ہر جگہ چمک رہی تھی ڈیکوریشن سے صاف ظاہر تھا کہ یہ کسی کی برتھ ڈے پارٹی ہے سامنے ہی غباروں سے سجا اسٹیج تھا جہاں آسمانی اور سفید رنگ کے غباروں سے سجاوٹ ہوئی تھی اور بڑا بڑا ہیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا وہ لوگ اندر داخل ہو چکے تھے کچھ لوگ وہاں موجود تھے اور تھوڑی ہی دیر میں لوگ آنا شروع ہو چکے تھے جن میں سب سے پہلے مشایم اور ابراہیم آئے تھے ان سے ملنے کے بعد وہ شاہزین کی گود سے یمان کو لے کر آگے بڑھ چکے تھے اور تھوڑی دیر بعد ارسلان، طوبہ، ارمان اور زینب آئے تھے۔

"بھئی شہزادہ کدھر ہے ہمارا؟"

ارمان داخل ہوتے ہی ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"نہ سلام نہ دعا ہم بھی ہیں یہاں آتے کہ ساتھ یمان کی یاد آگئی۔"

شاہزین نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔

"شہزادہ ہے چاچو کا بھئی اب آپ سے زیادہ ویلیو ہے اس کی۔"

ارمان بول کر ابراہیم کی طرف بڑھا تھا جہاں اس نے یمان کو دیکھا تھا زینب بھی حیات اور شاہزین سے مل کر ان کے پیچھے گئی تھی۔

"چلو تم لوگ بھی آجاؤ اندر۔"

شاہزین ارسلان کے کندھے پر تھپکی مارتا ہوا آگے بڑھا تھا۔

"چلیں بیگم؟"

ارسلان نے طوبہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

"ہاں چلو۔"

وہ مسکرائی تھی۔

وہ سب ساتھ کھڑے باتیں کر رہے تھے جب پیچھے سے کسی کی آواز پر پلٹے تھے۔

"ہمارے بغیر ہی مستیاں شروع ہو چکی ہے یہاں تو نو فل۔"

سارہ آبرو اچکائے بولی تھی۔

"ارے کب سے انتظار کر رہے تھے تم دونوں کا اتنا ٹائم لگا دیا تم دونوں نے۔"

حیات سارہ کی طرف آئی تھی اور اب وہ سب باتیں کرنے میں مصروف ہو چکے تھے

"ہاں بھئی بہت ٹریٹز لے لی ہم لوگوں سے اب اگلے ہفتے تم لوگوں کی ویڈنگ اینیورسری ہے کدھر لے جارہے ہو؟"

شاہزین کو اچانک سے کچھ یاد آیا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے جہاں تم لوگ بولو کیوں ارسلان ارمان؟"

نوفل نے ارمان اور ارسلان کے کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہاں ہاں تو ہماری سیکنڈ اینیورسری ہے دینگے ہم ٹریٹ وہ بھی تم لوگوں کی مرضی سے بتاؤ کدھر چلنا ہے؟"

ارمان نے نوفل کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"یااللہ ارمان ٹریٹ دے گا ہمیں شاہزین اس کا سر چیک کرو بخار تو نہیں؟"

ابراہیم نے قہقہہ لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو میری ارسلان کی اور نوفل کی ہم تینوں کی ایک ہی دن اینیورسری آتی ہے تو ہم تینوں مل کر دے دیتے ہیں پارٹی اس میں کیا ہے۔"

ارمان نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا تھا اتنی دیر میں ایک بچی بھاگتے ہوئے شاہزین کے پاس آئی تھی۔

"پاپاجانی۔"

شاہزین نے فوراً اسے گود میں لیا تھا۔

"اریج میری جان آپ تو دادا ابو کے پاس تھی نہ۔"

شاہزین نے اس کا گال چوما تھا۔

"مگر تمہارے بغیر اسے سکون ملتا ہے کیا باپ میں ہوں مگر پاپاجانی بولتی تمہیں ہے اور مجھے ڈیڈ بچپن سے اتنا لاڈ میں جو رکھا ہے تم نے۔"

ابراہیم نے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں تو میری بیٹی ہے یہ یمان میں اور اریج میں مجھے کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا کبھی دونوں میرے بچے ہیں ہے نہ حیات؟"

شاہزین نے حیات کی گود میں موجود یمان کا ماتھا چوما تھا۔

"ہاں یہ توسب جانتے ہیں چلو بھئی اب ہمارے شیر کی برتھ ڈے ہے ایک سال کا ہو گیا ہے میرا شیر اب کیک کٹنگ کرتے ہیں۔"

ارمان یمان کو گود میں لیتا آگے بڑھا تھا کیک کٹنگ ہوا تھا سب بہت خوش تھے سارے گھر والے کیک کھانے میں مصروف تھے حیات کے برابر میں کھڑے شاہزین نے اپنی پلیٹ سے کیک کا ٹکرہ اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا تھا جسے اس نے فوراً کھایا وہ عادی تھی اس کے ہاتھ سے یوں کھانے کی اور وہ عادی تھا اسے اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کھلانے کا۔

"زین۔"

حیات درخت سے لگے جھولے پر بیٹھی سب گھر والوں کو خوش دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

"یس مائے لو۔"

شاہزین اس کے گرد بازوں پھیلائے بولا تھا۔

"سب کتنے خوش ہیں نہ؟"

حیات کی نظریں سب کی مسکراہٹوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں حیات سب خوش ہیں بہت خوش اور خوش کیوں نہ ہو اللہ پاک نے اتنا نوازہ ہے ہمیں ہماری ہر چاہت ہمیں ملی ہے اور اگر کچھ نہیں ملا تو اس میں ہماری ہی بہتری تھی اس بات کا اندازہ بھی ہمیں ہوتا رہا ہے آج ہم سب خوش ہیں ہمارے گھر والے بھی خوش ہیں سب کو انکی محبت مل گئی ارسلان کو طوبہ مل گئی ارمان نے بہت محنت کی تھی اس کے لئے تو اور اس کی نیکی کہ صلہ اسے زینب کے روپ میں مل گیا ابراہیم اور مشایم دونوں بہترین ہیں اس لئے اللہ پاک نے انہیں رحمت سے نوازا بیٹی کی صورت میں ارتیج گھر میں آئی ہے جب سے خوشیاں کبھی ہم سے نہیں روٹھی نوفل اور سارہ اپنے ماضی پر پچھتائے اور اچھے انسان بننے کے لئے ایک قدم بڑھایا اور اللہ پاک نے انکا ہاتھ تھام لیا اور وہ لوگ آج ایک دوسرے کے ساتھ کتنے خوش ہے ایک دوسرے کی محبت نے انہیں بہت تبدیل کر دیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

حیات نے اپنا چہرہ اونچا کر کے شاہزین کی طرف دیکھا تھا۔

"اور میں تو جب ہی مکمل ہو گیا تھا جب تم میری زندگی میں آئی تھی ہر چیز میں ہر اچھے برے وقت میں تم نے کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا حیات تم نے مجھے یمان دیا اس نے

ہماری فیملی مکمل کر دی دنیا میں اگر خوش قسمتی کی حد ہوتی تو شاید میں سب سے اوپر ہوتا حیات میں جانتا ہوں کہ وقت بدلتا ہے ہر چیز بدلتی ہے یہ تو نہیں جانتا کہ ہمارا کل کیسا ہو گا حیات بس ایک وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑونگا ہماری محبت کبھی کم نہیں ہو گی تمہاری جگہ میرے دل میں ہمیشہ وہی رہے گی جو آج ہے اس محبت کو کبھی کم نہیں ہونے دونگا اور ایک دوسرے پر اس بھروسے اور محبت کے رہتے ہم زندگی اچھے سے جی لینگے مل کر ہر اچھے برے دن کا سامنا کر لینگے تم میرے لئے کافی ہو شاہزین شاہ حیات سے محبت کرتا ہے بے حد اور بے غرض محبت۔"

شاہزین حیات کے گرد بازوں پھیلا چکا تھا۔

"حیات شاہزین شاہ ہوں میں آپکی حیات اور ہمیشہ آپکے ساتھ رہونگی اور ہر چیز میں آپکا ساتھ دونگی آپ مجھے مکمل کرتے ہیں زین میری محبت آپ کے لئے کم نہیں ہو گی زین آپکی آواز مجھے سکون دیتی ہیں آپ کے سینے پر سر رکھ کر ساری تھکان دور ہو جاتی ہیں آپکی باتیں مجھے ہمت دیتی ہیں زین ہم ہمسفر ہے زندگی بھر کے لئے میں دعا کرتی ہوں کہ اگلی زندگی میں بھی ہمسفر کے روپ میں مجھے آپ ہی ملیں۔"

حیات شاہزین کے سینے پر سر رکھے سرشاری سے بولی تھی۔

اس چاند کر سامنے جو سیاہ آسمان کو روشن کر رہا تھا جو ہمیشہ ان کا راز دار رہا تھا آج بھی انہیں ایک دوسرے کے حصار میں یوں محبت لٹاتے دیکھ مسکرا رہا تھا محبت کی کئی داستان مشہور تھی مگر اس داستان کا گواہ چاند تھا اسکی چاندنی تھی سیاہ آسمان تھا جو سیاہ ہوتے ہوئے بھی چمکتا تھا وہ سیاہی تھی جو ماحول میں گھل جائے تو بھی ان دونوں کی روشنی اجالا کر دیتی تھی محبت کی داستان تھی شاہزین اور حیات کی جنہیں ایک دوسرے سے محبت تھی محبت ہیں اور محبت رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com